بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ القمر: 17

”اور بلاشبہ یقیناً ہم نے بالکل آسان بنا دیا ہے (اس) قرآن کو سمجھنے کے لیے، تو کیا کوئی ہے نصیحت لینے والا“

تین رنگوں کی مدد سے گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے

ترجمۂ قرآن کا جدید اور منفرد انداز

مِصباحُ القرآن

وَقَالَ الَّذِيْنَ 19

پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر

BAIT-UL-QURAN

بیتُ القرآن

لاهور - پاکستان

0092-321-8844845

جملہ حقوق بحق بیت القرآن (رجسٹرڈ) محفوظ ہیں
(A Company Registered U/S 42 of the Companies Act, 2017)

مصباحُ القرآن
وَقَالَ الَّذِيْنَ 19

پروفیسر عبد الرّحمٰن طاہر
فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاذ: انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ریسرچ اسکالرز ٹیم

مولانا عبدالرحمٰن اطہر
فاضل علوم اسلامیہ، ایم اے عربی و اسلامیات
سابق نائب مدیر تعلیم: مرکز ابن القاسم الاسلامی، ملتان

قاری محمد اکرم محمدی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
اُستاذ: جامعہ اسلامیہ، مرکز جاوید بن اسماعیل، لاہور، پاکستان

ڈاکٹر حافظ سعید عمران
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D(ITC)UMT
لیکچرار: ICET، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

مدثر بن یوسف حجازی
فاضل علوم اسلامیہ، Ph.D اسکالر
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

محمد عابد رحمت
فاضل علوم اسلامیہ، M.Phil(ITC)UMT
لیکچرار: IER، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان

حافظ محمد مستمر خان
فاضل علوم اسلامیہ، جامعہ اشرفیہ، لاہور
رجسٹرڈ پروف ریڈر، محکمہ اوقاف، پنجاب

ایڈیشن سوم، اشاعت اول .... جون 2023
ناشر .... بیت القرآن (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان
پرنٹر .... اعزاز الدین ٹی بی ایم پرنٹرز، لاہور، پاکستان

ادارہ "بیت القرآن" درحقیقت قرآن فہمی کی ایک عظیم تحریک ہے جس کا مقصد لوگوں تک اللہ کے کلام کو نہایت آسان اور عام فہم انداز میں پہنچانا ہے۔ زیر نظر ترجمہ "مصباح القرآن" تمام مسالک میں مقبولِ عام ہے جبکہ ادارہ "بیت القرآن" نصاب سازی کیلیے "پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ" میں بطور "Book Developer" رجسٹرڈ ہے۔ ادارہ "بیت القرآن" اپنی مطبوعات امپورٹڈ کاغذ پر، انتہائی اعلیٰ اور دیدہ زیب پرنٹنگ کروا کر صرف اشاعت فنڈ وصول کرتا ہے، الحمد للہ۔ 2001ء سے تاحال قرآن فہمی کے لیے ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کا کام جاری و ساری ہے، اللہ کی توفیق سے "مصباح القرآن" کی تکمیل کے بعد اب اس مشن کو منظم انداز میں سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں پھیلانے کی اشد ضرورت ہے، لہٰذا اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے آپ کا ہر ممکن تعاون درکار ہے، جزاکم اللہ خیراً۔

Account Title : Bait-ul-Quran, IBAN Account # PK65MUCB 0075 9525 6100 0334
MCB Bank, Upper Mall Branch, Lahore, Pakistan.

بیت القرآن
1-C سکندر علی روڈ، گلبرگ 2، لاہور
موبائل: 0092-321-8844845
آفس: 0092-322-8844700 ایکسٹینشن: 115
ویب سائیٹ: www.bait-ul-quran.org
ای میل: info@bait-ul-quran.org

برائے رابطہ: ڈسٹری بیوٹرز

کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور	0321-4163595
ادارہ صدائے اسلام اُردو بازار، لاہور	0335-1143822
البلاغ، مرکز G10، اسلام آباد	0300-5511552
دارالسلام، مرکز F8، اسلام آباد	051-2281513
دارالسلام، مین طارق روڈ، کراچی	0321-7796655
فضلی بک سپر مارکیٹ، اُردو بازار، کراچی	021-32212991
مکتبہ اسلامیہ، کوتوالی روڈ، فیصل آباد	0300-0997826
مکتبہ اُمّ القریٰ، جناح پارک، رحیم یار خان	0303-2696753
البلاغ، چنگی نمبر 6، بوسن روڈ، ملتان	0300-6112240

حرف اوّل

قرآن مجید وحی الٰہی کا واحد نسخہ اور نمونہ ہے جو آج انسانیت کے پاس اسی زبان میں اور اسی متن کے ساتھ محفوظ ہے جو لوح محفوظ سے جبریل علیہ السلام کے ذریعے محمد ﷺ کو عطا کیا گیا۔ یہ کتاب ہدایت ہے جو صاحب تقویٰ لوگوں کے لیے تزکیہ نفس، طمانیتِ قلب اور تطہیر دماغ کا فریضہ سر انجام دیتی ہے۔

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ اسے آسان بنا کر پیش کیا گیا ہے تا کہ اس میں غور وفکر آسان ہو اور راہ عمل ہر ایک طالب ہدایت پر واضح ہو جائے۔

قرآن فہمی کے معلمِ اوّل تو خود محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مگر آپ کے درسِ قرآن کے فیض یافتگان نے پھر اس علم الوحی کو چہار دانگ عالم میں اس طرح پھیلا دیا کہ پہلی صدی ہجری کے اختتام تک قرآن مجید کے فہم و تدبر کے متعدد مراکز 65 لاکھ مربع میل کے ممالک اور خطوں کے باسیوں میں اپنی خدمات پیش کر رہے تھے۔ قرآنی علوم وفنون کا ایک ارتقائی سلسلہ ہے جو کہ گزشتہ چودہ صدیوں سے جاری ہے اور ان کی جوئے رواں دلوں اور دماغوں کی سرزمین کو سیراب کرتی ہوئی ایمان و عمل کے گل وگلزار کی شادابیاں پیش کر رہی ہے۔

پاکستان کی سرزمین بھی کتاب و سنت کی تعلیمات کے نفاذ کے لئے ایک عملی ماڈل کے طور پر حاصل کی گئی، مگر یہاں قرآن فہمی کے لئے وہ تگ و دو نہ ہو سکی جس کی عملاً ضرورت تھی، اس صورت حال کے پیش نظر یہاں ترجمہ قرآن اور قرآن فہمی کے مختلف مراکز قائم ہوئے، جن میں سے ایک موقر اور موثر ادارہ "بیت القرآن" بھی ہے۔ اس ادارے کے روح رواں محترم پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان اور سائنٹیفک انداز میں سکھانے اور پڑھانے کا ایک خصوصی ملکہ عطا فرمایا ہے، ان کی اس کوشش کے دو رنگ اور پیرائے ہمارے سامنے ہیں: ایک "مفتاح القرآن" کی شکل میں جب کہ دوسرا "مصباح القرآن" کے رنگ میں موجود ہے۔ فہم قرآن اور ترجمہ قرآن کے لحاظ سے ایک اسلوب مختلف الفاظ کو مختلف رنگوں میں پیش کر کے پھر انہی رنگوں میں ان کے معانی اور مطالب کو بیان کرنے کا ہے۔ مصنف موصوف نے بڑی مہارت اور علمی چابک دستی سے ان رنگوں کا سائنٹیفک استعمال کیا ہے۔ مجھے ان کے اس تجزیے سے اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے 65 فیصد الفاظ کو ہم اپنی روز مرّہ زبان اردو میں استعمال کرتے ہیں۔ 20 فیصد وہ الفاظ ہیں جو قرآن مجید میں بہت تکرار سے استعمال ہوئے ہیں، یوں صرف 15 فیصد الفاظ ایسے رہ جاتے ہیں، جن پر خصوصی غور وفکر اور تدبر کی ضرورت ہے۔

پروفیسر صاحب موصوف نے اپنے "مفتاح القرآن" والے منصوبے میں ان الفاظ کو بالترتیب مختلف رنگوں میں پیش کر کے ان کو سمجھنے میں آسانی کی راہ پیدا کی ہے۔ "مصباح القرآن" ترجمہ قرآن یقیناً ایک نئے اور مفید اسلوب سے آراستہ ہے یہ کوشش قرآنی مطالب کو عام کرنے اور ایک طالب قرآن کو اس کے معانی و مفہوم سے آشنا کرنے کی کامیاب کوشش ہے۔ "مصباح القرآن" میں ترجمہ قرآن کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے، اس میں تین رنگوں میں تقسیم الفاظ قرآن کے معانی کو بھی "مفتاح القرآن" کے اصولوں کے مطابق انہی رنگوں میں قواعد کی تقسیم اور جوڑ توڑ کے پیرائے میں یوں درج کیا گیا ہے کہ کسی آیت شریفہ کا کوئی لفظ یا اِن لفظوں کے مزید کسی گرامر میں منقسم حصے کی تعیین، تشریح اور تفہیم بہت واضح، آسان، عام فہم اور دلچسپ ہو گئی ہے۔

اس صفحے کے مقابل صفحہ پر روز مرّہ زندگی میں اردو زبان میں استعمال ہونے والے 65 فیصد الفاظ کو سیاہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے، تکرار کے ساتھ استعمال ہونے والے 20 فیصد الفاظ کو نیلا رنگ اور 15 فیصد دوسرے اہم الفاظ کو سرخ رنگ میں پیش کر کے ان کے فہم کے الگ الگ دائرے متعین کر دیئے ہیں تا کہ ایک اُستاد یا طالب قرآن ان کی مدد سے ان کا خصوصی فہم حاصل کر لے، میرے نزدیک انسانی ذہن کو گرامر کی گراں بار اصطلاحات میں اُلجھانے اور ان کی تعلیم کے ادق اور پیچیدہ اسلوب کی بجائے یہ ایک آسان اور سلیس طریق ہے جسے انسانی نفسیات کے مطلوبہ اسلوب کے مطابق پیش کر دیا گیا ہے۔

میں برادر عزیز پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کی اس قرآنی کاوش کو ایک مفید اور انقلابی کوشش سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ "مصباح القرآن" کے اس نظام اور پروگرام کے ذریعے اردو خواں دنیا میں فہم قرآن کی ایک ایسی تحریک پیدا ہو گی جو عامۃ المسلمین میں عمل و تقویٰ اور صلاح و فلاح کا ایک نیا زاویہ فکر پیدا کرے گی۔ اہل خیر سے توقع ہے کہ اس علمی اور قرآنی اسلوب کی سرپرستی اور تعاون میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور دین و دنیا کی حسنات کو حاصل کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کاوش کی حفاظت فرمائے اور اس کی قبولیت اور افادیت کی راہیں ہموار فرمائے۔ آمین۔

پروفیسر عبد الجبار شاکر (مرحوم)

سابق ڈپٹی ڈائریکٹر: الدعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

تقریظ

رسول اکرم ﷺ حکم الٰہی ”يَآيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ“ کے اولین مخاطب اور مصداق تھے۔ بعدازاں فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ نبوی تلقین کو محبان رسول ﷺ نے ہر دور میں جاری رکھا اسی نبوی روایت کو جاری وساری رکھتے ہوئے عامۃ الناس میں قرآنی فہم عام کرنے، عمل کا جذبہ اُبھارنے کے لیے ذوق وشوق اور جہدِ مسلسل الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی کا خاصہ ہے۔ ”مصباح القرآن“ پہلے ایک ایک پارے کی صورت میں اور اب پانچ پاروں کی شکل میں ان کی محنت، لگن اور اخلاص کا ثمر ہے۔ یقیناً ہزاروں لوگ قرآن مجید کے اس آسان طریقِ تفہیم سے قرآنی تعلیمات کو سمجھ رہے ہیں۔

قرآنِ عظیم ربِ کریم کی ایسی کتاب ہے جو سارے انسانوں کے لیے ہدایت، قیامت تک کے لیے موجود اور محفوظ۔ ہدایت کے ہر طلب گار کے لیے آسان فہم ہے جسے خالق کائنات نے کثافتوں اور ملاوٹوں سے پاک رکھا۔ جس کی تازگی اور شفافیت ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی برقرار ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ قیامت تک اس چشمۂ صافی سے پیاسوں نے سیراب ہونا ہے۔ گم کردہ راہ مسافروں نے نورِ ہدایت حاصل کر کے منزل کو پانا ہے۔

کتابِ ہدایت کے لیے حفاظت کا الٰہی بندوبست کچھ ایسا ہوا کہ نزول کے آغاز سے ہی اوراق میں محفوظ، سینوں میں محفوظ، ہر آیت اور ہر سورۃ محفوظ، اور یوں پورا قرآن محفوظ ”ایک مثالی زندگی“ کے شب وروز اور ماہ وسال میں آپ کی رفیقۂ حیات، یارغارِ رسول ﷺ کی بیٹی ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ کی گواہی ”كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ“ کی صورت جس پر ”لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ“ کی خدائی مہرتصدیق ثبت ہو چکی۔ مزید براں لاکھوں منوّر چہروں اور معطّر قلوب سے متصف صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین پر مشتمل ایمان افروز معاشرہ ”آیاتِ قرآنیہ“ کے موجود اور محفوظ ہونے کا عملی گواہ ہے۔ ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ پہلے قرآنی سبق کے نزول کے ساتھ روزِ اول سے فلاحِ دارین کے لیے قرآنی تعلیمات کا فہم لازم اور عمل واجب قرار پایا۔ چنانچہ قرآنی تحفیظ وتعلیم، تفسیر وتفہیم اور تیسیر وتسہیل کا عمل ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ اور اس سارے عمل نے ایک تحریک کی شکل اختیار کر لی، تفسیریں لکھی گئیں اور مختلف زبانوں میں قرآن کے ترجمے کیے گئے۔ برصغیر پاک وہند میں فارسی اور اردو ترجمہ کی روایت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ محدث دہلوی اور ان کے بیٹوں نے ڈالی۔ بعدہٗ اللہ کے بیسیوں بندوں نے لوگوں میں قرآن فہمی کے لیے عربی دانی کا ذوق وشوق پیدا کیا تا کہ اللہ کی کتاب کو براہ راست سمجھا جا سکے۔ گلی گلی، شہر شہر، قرآن وحدیث کی مبارک محفلیں برپا ہوئیں۔ عالم اسلام میں خاص طور پر اور کرۂ ارض پر عام طور پر جگہ جگہ یہ سلسلہ نہ صرف قائم ہے بلکہ روز افزون ہے۔

اُردو جاننے اور بولنے والے قرآن فہمی کے لاکھوں شائقین کے لیے فہمِ قرآن کی ایک ”طرح“ جناب پروفیسر عبدالرحمن طاہر مدنی صاحب نے ڈالی ہے۔ ”مصباح القرآن“ میں اردو ترجمہ کو قرآن کے عربی متون کے بالمقابل تین رنگوں میں کچھ اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ قرآن کا فہم آسان تر ہو جاتا ہے۔ اردو خواں قاری قرآن اور عربی الفاظ سے کچھ یوں مانوس ہو تا جاتا ہے کہ عربی زبان سے اس کی ”نفسیاتی وحشت“ دور ہوتی جاتی ہے اور تسہیل کے رنگین اشاراتی اسلوب سے قرآن سینے میں اترنے لگتا ہے۔ موصوف کے ہاں قرآن کی تدریس وتفہیم کے لیے سفر وحضر، صبح وشام وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ جبکہ مسجدوں، کھلے پارکوں، تفریح گاہوں اور تعلیمی اداروں میں ان سے قرآن سیکھنے والے خواتین وحضرات سب ان کے شیدائی اور انکے حضور قرآن فہمی کے لیے ہمہ تن گوش رہتے ہیں۔ عام طور پر طباعت واشاعت کوئی آسان کام نہیں ہوتا، جبکہ ”مصباح القرآن“ جیسا مبارک کتابی سلسلہ اپنے اندر طباعت کے لحاظ سے بہت نزاکت رکھتا ہے۔ مہارت اور احتیاط کا متقاضی بھی ہے لیکن پروفیسر صاحب کے معاونین نے فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ اس ہدف کو ممکن الحصول بنا دیا ہے۔ ”مصباح القرآن“ کی طباعت واشاعت، فنی مہارت اور مالی تعاون کے ساتھ ”مصباح القرآن“ کے اس سلسلۂ اشاعت کو آسان بنانے والے یقیناً امت کے محسن اور سعید لوگ ہیں۔ اللہ کے حضور ان کی زندگیوں اور مالوں میں برکت کے لیے بے شمار دعائیں۔ بجا طور پر ریسرچ سکالرز کی ٹیم جناب محمد اکرم محمدی، حافظ سعید عمران، مدثر بن یوسف حجازی، تمام معاونین اور طباعتی و اشاعتی ادارہ ”بیت القرآن“ اس صدقہ جاریہ کا معتبر ذریعہ ہیں۔ یقیناً محترم الاستاذ عبدالرحمن طاہر مدنی اس قرآنی قافلے کے سالار ہیں۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ اُن کی کاوشوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور یہ سلسلہ کروڑوں اُردو خواں حضرات وخواتین کے لیے باعث ہدایت ورحمت بنتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

ڈاکٹر شبیر احمد منصوری

پروفیسر مسند سیرت (ر) شعبہ اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی لاہور

تقریظ

زیرنظر کتاب "مصباح القرآن" جو کہ پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر مدنی سلمہ اللہ نے مرتب کی ہے، چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا ہے۔
موصوف نے اس میں قرآن کریم کے ترجمہ کو رنگوں کی مدد سے سہل انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے، تحت اللفظ اور بامحاورہ دونوں ترجمے کیے گئے ہیں، نیز حاشیہ پر قرآنی الفاظ کی وضاحت اور ان کے اردو میں استعمال کا طریقہ، عربی گرامر کے نکات ومسائل کو بھی خوبصورت انداز سے بیان کیا ہے۔
دعا ہے کہ اللہ جل شانہ موصوف کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، عوام الناس، علماء اور طلباء کے لیے اسے نافع بنائے اور موصوف کو اسی طرح قرآن کریم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین۔

محتاج دعا

حافظ فضل الرحیم اشرفی
مہتمم جامعہ اشرفیہ، لاہور، پاکستان

تقریظ

پروفیسر عبدالرحمن طاہر صاحب حفظہ اللہ اُن فضلائے مدینہ یونیورسٹی میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے "الجامعۃ الاسلامیہ" سے فراغت اور سعودی حکومت کی طرف سے مبعوث ہونے کے بعد اپنے ملک پاکستان میں دینی خدمت کی خصوصی توفیق سے نوازا۔ فاضل موصوف نے قرآن کریم کے معانی ومطالب کو زیادہ سے زیادہ عام فہم بنانے کے لیے عام ڈگر سے ہٹ کر کچھ نئے تجربے کیے جس کی تفصیل آپ "عرض مرتب" میں ملاحظہ فرمائیں۔
پڑھنے والوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسی طریقہ تعلیم کو کتابی شکل میں پیش کیا جائے تاکہ اس کا دائرہ استفادہ محدود نہ رہے، بلکہ وسیع سے وسیع تر ہو جائے اور ملک کے اطراف واکناف میں ہر جگہ قرآن فہمی کا سلسلہ اس کے ذریعے سے عام ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، موصوف حفظہ اللہ نے اس کے لیے پہلے دو کتابیں مرتب کیں، "مفتاح القرآن" اور "مصباح القرآن" دونوں کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت عامہ کے شرف سے نوازا۔
"مفتاح القرآن" میں عربی گرامر کو آسان انداز میں پیش کیا اور "مصباح القرآن" میں اس کے مطابق قرآن کریم کا لفظی ترجمہ اور دیگر وہ جدتیں شامل کیں جو قرآن کریم کے فہم کو آسان سے آسان تر کر دے جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے۔
﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ القمر 17
ایک صفحے پر خانوں میں لفظی ترجمہ اور حاشیے میں مشکل الفاظ کی وضاحت، حل لغات اور صرفی تعلیل۔ اور دوسرے صفحے پر بامحاورہ ترجمہ ہے اور اس کے حاشیے میں قرآنی الفاظ کی اُردو میں استعمال کی وضاحت دی گئی ہے۔
اس طرح "مصباح القرآن" دو ترجموں کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے، لفظی بھی اور بامحاورہ بھی اور دونوں صفحے الگ الگ فوائد کے حامل ہیں۔
اب پروفیسر صاحب نے اس کا نیا ایڈیشن تیار کیا ہے، اُمید ہے کہ وہ بہت پسند کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔
پروفیسر صاحب موصوف کی یہ عظیم قرآنی خدمت جس طرح عندالناس مقبول ہوئی ہے، اُمید ہے عنداللہ بھی درجہ قبولیت سے سرفرازی جائے گی اور ان کے لیے اور ان کے تمام معاونین کے لیے بھی ذخیرہ آخرت اور ذریعہ نجات ثابت ہوگی۔ ان شاءاللہ

حافظ صلاح الدین یوسف
مشیر وفاقی شرعی عدالت پاکستان

عرض مرتب

جنوری 1998ء کی بات ہے کہ مجھے "قرآن انسٹی ٹیوٹ سوسائٹی" کے زیر اہتمام گلبرگ لاہور میں قرآن فہمی کی کلاسز لینے کا موقع ملا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے میں نے گرامر کے ساتھ ساتھ علامتوں کی مدد سے ترجمۂ قرآن پڑھانے کا ایک سلسلہ شروع کیا، میں وائٹ بورڈ پر قرآنی آیت تحریر کر کے اس کے الفاظ میں موجود گرامر کی علامتوں کی وضاحت کرتا اور الفاظ کو جوڑ توڑ کے ذریعے خوب واضح کر دیتا کہ قرآن کے الفاظ تین اقسام پر مشتمل ہیں: اکثر الفاظ ہم روز مرّہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں اور کچھ الفاظ بار بار استعمال ہو کر خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اور بہت کم الفاظ ہیں جو نئے اور خالص عربی زبان کے الفاظ ہیں اور انہیں یاد کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے بعد ہر قسم کے قرآنی الفاظ کی شناخت کراتا، الحمدللہ اس طریقہ تدریس میں طلبہ نے خوب دلچسپی کا اظہار کیا۔

2001ء کے وسط میں انہی طلبہ میں سے ایک صاحب خیر طالب علم کے مشورے سے قرآن حکیم کی اشاعت اور خدمت کی غرض سے ادارہ "بیت القرآن" کی داغ بیل ڈال دی گئی۔

میں نے کام کا باقاعدہ آغاز کر دیا، اس سلسلے میں سب سے پہلے گرامر کی علامتوں کے گروپ بنا کر 36 اسباق پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جو "مفتاح القرآن" کے نام سے شائع کی، اس کے بعد "مصباح القرآن" کے نام سے ایک ایسا ترجمۂ قرآن ترتیب دینا شروع کیا جس میں ان علامات کا عملی انطباق موجود ہو۔

"مصباح القرآن" کا یہ عظیم الشان پروجیکٹ 14 سال کی محنت شاقہ کے نتیجے میں 31 دسمبر 2014 کو پایۂ تکمیل تک پہنچا جو کہ الگ الگ پاروں کی شکل میں شائع ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔

"مصباح القرآن" کی پروف ریڈنگ کے کئی مراحل طے کیے گئے ہیں، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہ رہنے پائے، تاہم انسان غلطیوں سے مبرا ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتا کیونکہ کوتاہیوں سے مبرا ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔

آئندہ صفحہ پر "مصباح القرآن" سے استفادہ کرنے کا طریقہ بتا دیا گیا ہے، اگر اس طریقہ کو پیش نظر رکھ کر استفادہ کیا جائے تو ان شاءاللہ نتائج حوصلہ افزا نکلیں گے۔

میرے خیال میں "مصباح القرآن" اپنے منفرد اسلوب کی وجہ سے برصغیر پاک وہند میں شائع ہونے والے تمام تراجم میں سے آسان ترین اور عام فہم ترجمہ ہے، اللہ تعالیٰ اسے اُمتِ اسلامیہ کے لیے نافع اور مقبول عام فرمائے۔ آمین۔

میں تمام معاونین کا شکر گزار ہوں اور خاص طور پر "بیت القرآن ریسرچ ٹیم" کا کہ جن کی ہر مرحلے میں میرے ساتھ معاونت رہی ہے اور یہ عظیم کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ آخر میں میری استفادہ کرنے والے تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ میرے لیے، میرے والدین، میرے اساتذہ، اہل خانہ، بیت القرآن ریسرچ ٹیم اور اس کار خیر میں معاونت کرنے والے تمام افراد کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اجر و مغفرت سے نوازے، آمین۔

عبد الرحمٰن طاہر

فاضل جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ، ایم اے عربی، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور
اُستاد: انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ، پنجاب یونیورسٹی، قائد اعظم کیمپس لاہور، پاکستان

"مصباح القرآن" سے استفادہ کرنے کا طریقہ

قارئین کی سہولت کے پیش نظر "مصباح القرآن" میں ترجمۂ قرآن سکھانے کے دو مختلف اسلوب اختیار کیے گئے ہیں۔

1. دائیں طرف پہلے صفحہ پر قرآنی الفاظ کو الگ الگ (Break up) کر کے خانوں میں درج کیا گیا ہے، ہر لفظ کے اجزاء کو الگ الگ رنگ دے کر ترجمہ واضح کیا گیا ہے، اگر کسی لفظ میں ایک علامت استعمال ہوئی ہے تو اسے سرخ رنگ اور دو علامتوں کی صورت میں دوسری علامت کو نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور ترجمہ میں رنگوں کا استعمال قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق کیا گیا ہے، بعض الفاظ کی ضروری وضاحت بھی حاشیہ میں کر دی گئی ہے، اس صفحہ پر استعمال ہونے والی علامات کی تفصیلات "مفتاح القرآن" (لانگ کورس) اور "معلم القرآن" (شارٹ کورس) میں بیان کی جا چکی ہیں، اگر "مصباح القرآن" کے مطالعہ سے قبل "مفتاح القرآن" اور "معلم القرآن" کی ان علامات کو سمجھ لیا جائے تو قرآن فہمی میں بہتر نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے۔
2. بائیں طرف دوسرے صفحے پر قرآنی الفاظ کو تین مختلف رنگوں میں پیش کیا گیا ہے۔

پہلی قسم اُن الفاظ کی ہے جنہیں ہم روز مرّہ زندگی میں بالکل اُسی طرح یا معمولی فرق کے ساتھ اُردو بول چال میں استعمال کرتے ہیں اور ایسے الفاظ کم و بیش **65** فیصد ہیں۔ اِن الفاظ کو سیاہ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اِن کے اُردو میں استعمال کی وضاحت اسی صفحہ کے حاشیے پر کر دی گئی ہے۔

دوسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو اُردو میں استعمال نہیں ہوتے البتہ کثرتِ استعمال کے باعث خود بخود یاد ہو جاتے ہیں اُن کے بارے میں بہت فکر مندی کی ضرورت نہیں، یہ الفاظ اندازاً **20** فیصد ہیں اور اِنہیں نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

تیسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو خالصتاً عربی زبان کے ہیں اور بالکل نئے ہیں اُنہیں خوب یاد کرنے کی ضرورت ہے، ایسے الفاظ تقریباً **15** فیصد ہیں اور ان کو سرخ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اس صفحہ کا ترجمہ با محاورہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، ترجمہ میں رنگ قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق دیئے گئے ہیں، البتہ جو الفاظ ترجمہ کی وضاحت کیلئے استعمال ہوئے ہیں اُنہیں بریکٹ میں دیا گیا ہے۔

اگر سیاہ الفاظ کے اُردو میں استعمال پر غور کر لیا جائے، نیلے الفاظ جو کہ بار بار استعمال ہو کر خود بخود ہی یاد ہو جاتے ہیں اور صرف سرخ الفاظ یاد کر لیے جائیں تو یقیناً قرآن فہمی میں نہایت آسانی ہو جاتی ہے اور اس طریقہ سے ذخیرۂ الفاظ (Vocabulary) کی کمی کا مسئلہ بھی تقریباً حل ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

وَ	قَالَ [1]	الَّذِيْنَ	لَا	يَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا
اور	کہا	(اُن لوگوں نے) جو	نہیں	وہ سب اُمید رکھتے	ہماری ملاقات (کی)

لَوْلَآ	اُنْزِلَ [2]	عَلَيْنَا	الْمَلٰٓئِكَةُ	اَوْ	نَرٰى
کیوں نہیں	نازل کیے گئے	ہم پر	فرشتے	یا	ہم دیکھتے

رَبَّنَا ط	لَقَدِ	اسْتَكْبَرُوْا	فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	وَعَتَوْ [3]
اپنے رب (کو)	بلاشبہ یقیناً	ان سب نے تکبر کیا	اپنے دلوں میں	اور ان سب نے سرکشی اختیار کی

عُتُوًّا	كَبِيْرًا [4] (21)	يَوْمَ [5]	يَرَوْنَ	الْمَلٰٓئِكَةَ	لَا بُشْرٰى
سرکشی	بہت بڑی	جس دن	وہ سب دیکھیں گے	فرشتوں (کو)	کوئی خوشخبری نہیں

يَوْمَئِذٍ	لِّلْمُجْرِمِيْنَ	وَ	يَقُوْلُوْنَ	حِجْرًا [6]	مَّحْجُوْرًا [6] (22)
اس دن	سب مجرموں کیلیے	اور	وہ سب کہیں گے	ممنوع	بالکل ممنوع

وَ	قَدِمْنَآ [7]	اِلٰى	مَا	عَمِلُوْا	مِنْ عَمَلٍ
اور	ہم آئیں گے	(اس کی) طرف	جو	ان سب نے کیا	کسی عمل سے

فَجَعَلْنٰهُ [7]	هَبَآءً	مَّنْثُوْرًا (23)	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	يَوْمَئِذٍ
تو ہم بنادیں گے اسے	غبار	بکھرا ہوا	جنت والے	اس دن

خَيْرٌ	مُّسْتَقَرًّا	وَّ	اَحْسَنُ [8]	مَقِيْلًا [9] (24)	وَ
بہتر	ٹھکانا	اور	بہت اچھے	آرام گاہ	اور

يَوْمَ	تَشَقَّقُ	السَّمَآءُ	بِالْغَمَامِ	وَ	نُزِّلَ [2][7]
(جس) دن	پھٹ جائے گا	آسمان	بادلوں کے ساتھ	اور	نازل کیے جائیں گے

الْمَلٰٓئِكَةُ	تَنْزِيْلًا (25)	اَلْمُلْكُ	يَوْمَئِذِ	الْحَقُّ	لِلرَّحْمٰنِ ط [10]
فرشتے	نازل کرنا	بادشاہی	اس دن	حقیقی	رحمان کی

وَ	كَانَ [11]	يَوْمًا	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	عَسِيْرًا (26)	وَيَوْمَ
اور	ہوگا	دن	سب کافروں پر	بہت سخت	اور (جس) دن

يَعَضُّ	الظَّالِمُ	عَلٰى يَدَيْهِ [12]	يَقُوْلُ	يٰلَيْتَنِى	اتَّخَذْتُ
وہ دانتوں سے کاٹے گا	ظالم	اپنے دونوں ہاتھوں پر	وہ کہے گا	اے کاش میں	میں اختیار کرتا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] قَالَ دراصل قَوَلَ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق قَالَ ہوا ہے۔

[2] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] عَتَوْ کے آخر میں وْا کا "ا" قرآنی کتابت میں نہیں ہے۔

[4] اپنے آپکو بہت کچھ سمجھنے لگے تکبر و سرکشی میں اس حد تک بڑھ گئے کہ کہنے لگے رب خود آکر ہمیں کہے کہ یہ محمد ﷺ میرا ہی رسول ہے اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

[5] يَوْمَ سے بعض نے قیامت کا دن مراد لیا ہے لیکن درست یہ ہے کہ اس سے اُن کی موت کا دن مراد ہے۔

[6] حِجْرٌ آڑ یا رکاوٹ کو کہتے ہیں اور مَحْجُوْرًا تاکید کے لیے آیا ہے یعنی فرشتے مجرموں سے کہیں گے آج تم سے مسرت اور کامیابی روک دی گئی یا یہ کلمہ مجرم فرشتوں سے ڈرتے ہوئے خود کہیں گے (اللہ کی پناہ) کیونکہ عرب کسی سخت آفت آنے پر محاورۃ یہ کلمہ کہتے تھے۔

[7] یہ فعل ماضی ہے، یہاں ترجمہ ضرورتاً مستقبل میں کیا گیا ہے۔

[8] اسم کے شروع میں علامت "اَ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[9] مَقِيْلًا قیامت کا دن اپنی ہولناکی کے باوجود اہل ایمان کے لیے اتنا مختصر اور آسان ہوگا کہ قیلولے کے وقت تک فارغ ہوکر جنت میں داخل ہوجائیں گے۔

[10] لِ یہاں ضرورتاً ترجمہ کی کیا گیا ہے۔

[11] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا، ہے، ہو ہوتا ہے اور یہاں ضرورتاً ترجمہ ہوگا کیا گیا ہے۔

[12] يَدَيْهِ دراصل يَدَيْنِ+هٖ تھا گرامر کے اصول کے مطابق نِ حذف ہوگیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا	اور کہا (ان لوگوں نے) جو ہماری ملاقات کی اُمید نہیں رکھتے
لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ	ہم پر فرشتے کیوں نہیں اُتارے گئے
اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ	یا ہم اپنے رب کو دیکھتے
لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	بلاشبہ یقیناً انہوں نے اپنے دلوں میں تکبر کیا
وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿21﴾	اور انہوں نے سرکشی اختیار کی بہت بڑی سرکشی ﴿21﴾
يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ	جس دن وہ فرشتوں کو دیکھیں گے
لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ	اس دن مجرموں کے لیے کوئی خوشخبری نہیں ہوگی
وَيَقُوْلُوْنَ	اور وہ (فرشتے) کہیں گے (اب تم پر جنت، رحمت وراحت)
حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿22﴾	ممنوع ہے بالکل ممنوع۔ ﴿22﴾
وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ	اور ہم اسکی طرف آئیں گے جو انہوں نے کوئی عمل کیا ہوگا
فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿23﴾	تو ہم اسے بکھرا ہوا غبار بنادیں گے۔ ﴿23﴾
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ	اس دن جنت والے
خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا	ٹھکانے کے اعتبار سے بہتر ہوں گے
وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿24﴾	اور آرام گاہ کے اعتبار سے بہت اچھے ہوں گے ﴿24﴾
وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ	اور جس دن آسمان بادلوں کے ساتھ پھٹ جائے گا
وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ﴿25﴾	اور فرشتے اُتارے جائیں گے (لگاتار) اُتارنا۔ ﴿25﴾
اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ	اس دن حقیقی بادشاہی رحمان کی ہوگی
وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ﴿26﴾	اور (وہ) دن کافروں پر بہت سخت ہوگا۔ ﴿26﴾
وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ	اور جس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو دانتوں سے کاٹے گا
يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ	کہے گا اے کاش میں اختیار کرتا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ : رحم وکرم، شان وشوکت۔
قَالَ : قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
يَرْجُوْنَ : اُمید ورجا، بیم ورجا۔
لِقَآءَنَا : ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
اُنْزِلَ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
عَلَيْنَا : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
الْمَلٰٓئِكَةُ : ملک الموت، ملائکہ۔
نَرٰى : رویت باری تعالیٰ، ریاکاری۔
اسْتَكْبَرُوْا : متکبر، تکبر۔
اَنْفُسِهِمْ : نفس، نفسانفسی، نظام تنفس۔
يَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
بُشْرٰى : بشارت، مبشر، بشیر۔
لِّلْمُجْرِمِيْنَ : جرم، مجرم، جرائم پیشہ افراد۔
قَدِمْنَآ : مقدم، مقدمہ، تقدیم، قدم۔
اِلٰى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
مَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
اَصْحٰبُ : صاحب، صحابی، صحابہ۔
يَوْمَئِذٍ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
خَيْرٌ : خیریت، خیرخواہی، صبح بخیر۔
مُّسْتَقَرًّا : قرار گاہ، قرارداد، قول وقرار۔
اَحْسَنُ : حسن، محسن، تحسین۔
مَقِيْلًا : قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام کرنا)۔
تَشَقَّقُ : شق قمر، واقعہ شق صدر۔
السَّمَآءُ : کتب سماویہ، ارض وسما۔
نُزِّلَ : نازل، نزول، منزّل من اللہ۔
الْمُلْكُ : ملک، مملکت، ملکی حالات۔
عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
يَدَيْهِ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
يَقُوْلُ : قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
اتَّخَذْتُ : اخذ، ماخوذ، مواخذہ، ماخذ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

مَعَ الرَّسُوْلِ	سَبِيْلًا (27)	يٰوَيْلَتٰى [1]	لَيْتَنِيْ	لَمْ	اَتَّخِذْ [2]
رسول کے ساتھ (والا)	راستہ	ہائے میری بربادی	کاش میں	نہ	میں بناتا
فُلَانًا	خَلِيْلًا (28)	لَقَدْ	اَضَلَّنِيْ [3][4]	عَنِ الذِّكْرِ	
فلاں (کو)	دلی دوست	بلاشبہ یقیناً	اس نے گمراہ کردیا مجھے	ذکر سے	
بَعْدَ	اِذْ	جَآءَنِيْ ط	وَ	كَانَ [5]	الشَّيْطٰنُ
اس کے بعد	جب	وہ آیا میرے پاس	اور	ہے	شیطان
لِلْاِنْسَانِ [6]	خَذُوْلًا (29)	وَ	قَالَ	الرَّسُوْلُ	يٰرَبِّ [7]
انسان کو	چھوڑ جانے والا	اور	کہا	رسول	اے (میرے) رب
اِنَّ	قَوْمِي	اتَّخَذُوْا	هٰذَا [8]	الْقُرْاٰنَ	مَهْجُوْرًا (30)
بیشک	میری قوم	اُنہوں نے بنایا	اس	قرآن (کو)	چھوڑا ہوا
وَ	كَذٰلِكَ [9]	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ	عَدُوًّا [10]	مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ط
اور	اسی طرح	ہم نے بنایا	ہر نبی کے لیے	ایک دشمن	مجرموں میں سے
وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ [11]	هَادِيًا	وَّ	نَصِيْرًا [12] (31)
اور	کافی ہے	آپ کا رب	ہدایت دینے والا	اور	بہت مدد کرنے والا
وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْلَا [13]	نُزِّلَ
اور	کہا	جن	سب نے کفر کیا	کیوں نہیں	اُتارا گیا
عَلَيْهِ	الْقُرْاٰنُ	جُمْلَةً	وَّاحِدَةً ج	كَذٰلِكَ ج [9]	لِنُثَبِّتَ
اس پر	قرآن	اکٹھا	ایک ہی بار	اسی طرح	تاکہ ہم مضبوط بنائیں
بِهٖ [14]	فُؤَادَكَ	وَ	رَتَّلْنٰهُ	تَرْتِيْلًا (32)	
اس کے ذریعے	آپ کا دل	اور	ہم نے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا اسے	خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	
وَ	لَا	يَاْتُوْنَكَ	بِمَثَلٍ [10][14]	اِلَّا	
اور	نہیں	وہ سب لاتے آپ کے پاس	کسی مثال کو	مگر	
جِئْنٰكَ	بِالْحَقِّ [14]	وَ	اَحْسَنَ [15]	تَفْسِيْرًا [16] ط (33)	
ہم لے آتے ہیں آپ کے پاس	حق کو	اور	بہت اچھی	توجیہ	

مع 7

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] یہ دراصل یٰوَیْلِیْ تھا، یہاں ی کو ت سے بدلا گیا اور کلمۂ ندامت ہونے کی وجہ سے آخر میں الف کا اضافہ کیا گیا۔

[2] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

[3] فعل کے شروع میں "أ" فعل کے معنی میں تبدیلی کے لیے ہوتا ہے۔ مثلاً: ضَلَّ: وہ گمراہ ہوا، اَضَلَّ: اس نے گمراہ کیا۔

[4] یْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ مجھے کیا جاتا ہے اور درمیان میں نِ لاتے ہیں۔

[5] کَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[6] اسم کے ساتھ لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[7] یہ دراصل یَارَبِّیْ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے "یْ" تخفیف کے لیے حذف ہیں

[8] ھٰذَا کا ترجمہ یہ ہے اور کبھی اس بھی کیا جاتا ہے۔

[9] "کَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، طرح کیا جاتا ہے

[10] ڈبل حرکت میں یہاں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے۔

[11] یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[12] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[13] لَوْلَا کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

[14] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی بوجہ، بذریعہ اور کبھی کا، کی، کو کیا جاتا ہے۔

[15] اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[16] یہاں تھوڑا تھوڑا اُتارنے کی مزید وجہ بتائی گئی کہ کافروں کو بروقت جواب دیا جائے

مَعَ الرَّسُوۡلِ سَبِیۡلًا ﴿27﴾ یٰوَیۡلَتٰی	رسول کے ساتھ راستہ۔ ﴿27﴾ ہائے میری بربادی	
لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ﴿28﴾	کاش میں فلاں کو دلی دوست نہ بناتا۔ ﴿28﴾	
لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ	بلاشبہ یقیناً (اس) ذکر (قرآن) سے اس نے مجھے گمراہ کر دیا	
بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ ؕ	اس کے بعد کہ جب وہ میرے پاس آیا	
وَکَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ	اور شیطان ہے انسان کو	
خَذُوۡلًا ﴿29﴾	(عین موقعہ پر) چھوڑ جانے والا (یعنی دغا دینے والا ہے)۔ ﴿29﴾	
وَقَالَ الرَّسُوۡلُ یٰرَبِّ	اور (اللہ کے) رسول کہیں گے اے میرے رب	
اِنَّ قَوۡمِی اتَّخَذُوۡا	بے شک میری قوم نے بنا رکھا تھا	
ہٰذَا الۡقُرۡاٰنَ مَہۡجُوۡرًا ﴿30﴾	اس قرآن کو چھوڑا ہوا۔ ﴿30﴾	
وَکَذٰلِکَ جَعَلۡنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ	اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لیے بنایا	
عَدُوًّا مِّنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ؕ وَکَفٰی	مجرموں میں سے ایک دشمن، اور کافی ہے	
بِرَبِّکَ ہَادِیًا وَّنَصِیۡرًا ﴿31﴾	آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد کرنے والا۔ ﴿31﴾	
وَقَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا	اور کہا (ان لوگوں نے) جنہوں نے کفر کیا	
لَوۡلَا نُزِّلَ عَلَیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ	کیوں نہیں اُتارا گیا اس پر (یہ) قرآن	
جُمۡلَۃً وَّاحِدَۃً ۚۛ کَذٰلِکَ ۚۛ	اکٹھا ایک ہی بار، اسی طرح (ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا اُتارا)	مع 7
لِنُثَبِّتَ بِہٖ فُؤَادَکَ وَ	تاکہ ہم اسکے ذریعے آپکے دل کو مضبوط بنائیں اور (اس لیے)	
رَتَّلۡنٰہُ تَرۡتِیۡلًا ﴿32﴾	ہم نے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا اسے خوب ٹھہر کر پڑھنا۔ ﴿32﴾	
وَلَا یَاۡتُوۡنَکَ بِمَثَلٍ	اور وہ آپکے پاس کوئی مثال (یعنی کوئی نیا اعتراض) نہیں لاتے	
اِلَّا جِئۡنٰکَ بِالۡحَقِّ	مگر (یہ کہ) ہم آپ کے پاس حق کو لے آتے ہیں	
وَاَحۡسَنَ تَفۡسِیۡرًا ﴿33﴾ ؕ	اور بہت اچھی توجیہ (بیان کر دیتے ہیں)۔ ﴿33﴾	

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَعَ	: مع دوست احباب، معیّت۔
الرَّسُوۡلِ	: رسول، رسالت، رسول کریم۔
سَبِیۡلًا	: اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
اَتَّخِذۡ	: اخذ، مواخذہ، ماخوذ، ماخذ۔
فُلَانًا	: فلاں آدمی، فلاں فلاں۔
خَلِیۡلًا	: خلیل، خلیل اللہ۔
اَضَلَّنِیۡ	: ضلالت و گمراہی۔
الذِّکۡرِ	: ذکر، اذکار، تذکرہ۔
بَعۡدَ	: بعد از نماز، بعد از طعام۔
قَالَ	: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
قَوۡمِی	: قوم، قومیّت، اقوام، قومیں۔
اتَّخَذُوۡا	: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
ہٰذَا	: لٰہذا، ہٰذا من فضل ربی۔
کَذٰلِکَ	: کماحقہ، کالعدم تنظیم۔
لِکُلِّ	: کل نمبر، کل کائنات۔
عَدُوًّا	: عدوّ، اعداء، عداوت۔
مِّنَ	: منجانب، من حیث القوم۔
کَفٰی	: کافی، ناکافی، کفایت۔
ہَادِیًا	: ہادیٔ برحق، ہادیٔ کائنات۔
نَصِیۡرًا	: نصرت، ناصر، نصیر، انصار۔
لَا	: لاتعداد، لاعلاج، لاعلم، لاشعور۔
نُزِّلَ	: نازل، نزول، منزل من اللہ۔
عَلَیۡہِ	: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
جُمۡلَۃً	: جملہ، جملہ احکام۔
لِنُثَبِّتَ	: ثابت قدم، ثبوت، مثبت۔
رَتَّلۡنٰہُ	: تجوید و ترتیل۔
بِمَثَلٍ	: مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
اِلَّا	: الّاماشاءاللہ، الّا قلیل، الّا یہ کہ۔
اَحۡسَنَ	: بطریقِ احسن، حسن، محسن۔
تَفۡسِیۡرًا	: تفسیر، مفسر، تفاسیر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

الَّذِيْنَ	يُحْشَرُوْنَ [1]	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ [2]	اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ	اُولٰٓئِكَ
(وہ لوگ) جو	وہ سب اکٹھے کیے جائیں گے	اپنے چہروں کے بل	جہنم کی طرف	وہی (لوگ)

ع 14 3 1

شَرٌّ	مَّكَانًا [3]	وَّ	اَضَلُّ [4]	سَبِيْلًا [3] (34) ع	وَ
بدترین	ٹھکانے (کے لحاظ سے)	اور	زیادہ گمراہ	راستے (کے اعتبار سے)	اور

لَقَدْ [5]	اٰتَيْنَا [6]	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	جَعَلْنَا [6]
بلاشبہ یقیناً	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے بنایا

مَعَهٗٓ	اَخَاهُ	هٰرُوْنَ	وَزِيْرًا (35) صلے	فَقُلْنَا [6]	اذْهَبَآ
اس کے ساتھ	اس کے بھائی	ہارون (کو)	بوجھ بٹانے والا	تو ہم نے کہا	دونوں جاؤ

اِلَى الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا ط [7]	فَدَمَّرْنٰهُمْ [8] [6]
(اس) قوم کی طرف	جن	سب نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

تَدْمِيْرًا ط (36)	وَ	قَوْمَ نُوْحٍ	لَّمَّا	كَذَّبُوا	الرُّسُلَ
(بری طرح) ہلاک کرنا	اور	نوح کی قوم	جب	ان سب نے جھٹلایا	رسولوں (کو)

اَغْرَقْنٰهُمْ [8] [6]	وَ	جَعَلْنٰهُمْ [8] [6]	لِلنَّاسِ	اٰيَةً ط [9]	وَ
ہم نے غرق کردیا انہیں	اور	ہم نے بنادیا انہیں	لوگوں کے لیے	ایک نشانی	اور

اَعْتَدْنَا [6]	لِلظّٰلِمِيْنَ	عَذَابًا [9]	اَلِيْمًا [10] (37) صلے ج	وَّعَادًا
ہم نے تیار کر رکھا ہے	سب ظالموں کے لیے	ایک عذاب	بہت درد دینے والا	اور عاد (کو)

وَّ	ثَمُوْدَا۟	وَ	اَصْحٰبَ الرَّسِّ [11]	وَ	قُرُوْنًۢا
اور	ثمود (کو)	اور	کنویں والوں (کو)	اور	قوموں (کو)

بَيْنَ ذٰلِكَ	كَثِيْرًا (38)	وَكُلًّا	ضَرَبْنَا [6]	لَهُ [12]	الْاَمْثَالَ ز
اسکے درمیان	بہت سی	اور ہر ایک	ہم نے بیان کیں	اس کی	مثالیں

وَ	كُلًّا	تَبَّرْنَا [6]	تَتْبِيْرًا (39)	وَ	لَقَدْ [5]
اور	ہر ایک (کو)	ہم نے تباہ کیا	(بری طرح) تباہ کرنا	اور	بلاشبہ یقیناً

اَتَوْا	عَلَى الْقَرْيَةِ	الَّتِيْٓ	اُمْطِرَتْ [13]	مَطَرَ السَّوْءِ ط [14]
یہ سب آچکے ہیں	بستی پر	جو	وہ برسائی گئی	بری بارش

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] علامت یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[2] عَلٰی کا اصل ترجمہ پر ہے یہاں ضرورتاً ترجمہ کے بل کیا گیا ہے۔

[3] بعض اوقات ایسا لفظ جس کے آخر میں دو زبر ہوں اس میں کے لحاظ سے یا کے اعتبار سے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

[5] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[6] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[7] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[8] هُمْ یا هِمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں کیا جاتا ہے۔

[9] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[10] فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] اصحاب الرس سے بعض نے انطاکیہ کے لوگ مراد لیے ہیں، بعض نے آذربائی جان کے لوگ اور امام ابن جریر طبری نے ان سے اصحاب الاخدود مراد لیے ہیں جن کا ذکر سورۃ البروج میں ہے۔

[12] لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا، یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہوتا ہے۔

[13] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے

[14] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ يُحْشَرُوْنَ	(وہ لوگ) جو اکٹھے کیے جائیں گے
عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ	اپنے چہروں کے بل جہنم کی طرف
اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا	وہی (لوگ) ٹھکانے کے لحاظ سے بدترین ہیں
ع 3 14 1 وَّاَضَلُّ سَبِيْلًا ؏ (34)	اور راستے کے اعتبار سے بہت گمراہ ہیں۔ ؏ (34)
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی
وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ	اور ہم نے بنایا اس کے ساتھ اس کے بھائی
هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ۚ (35)	ہارون کو بوجھ بٹانے والا (یعنی مددگار بنایا)۔ (35)
فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ	تو ہم نے کہا تم دونوں (اس) قوم کی طرف جاؤ
الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ	جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا
فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ۭ (36)	تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بری طرح ہلاک کرنا۔ (36)
وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ	اور نوح کی قوم کو (بھی) جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا
اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ	(تو) ہم نے انہیں غرق کر دیا اور ہم نے بنا دیا انہیں
لِلنَّاسِ اٰيَةً ۭ وَاَعْتَدْنَا	لوگوں کیلیے ایک نشانی، اور ہم نے تیار کر رکھا ہے
لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۚ (37)	ظالموں کے لیے ایک دردناک عذاب۔ (37)
وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا۟ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ	اور (اسی طرح ہم نے ہلاک کر دیا) عاد اور ثمود کو اور کنویں والوں کو
وَقُرُوْنًۢا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (38)	اور اسکے درمیان بہت سی (دیگر) قوموں کو (ہلاک کر دیا) (38)
وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ ۡ	اور ہر ایک (قوم) ہم نے اس کے لیے مثالیں بیان کیں
وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا (39)	اور ہر ایک کو ہم نے تباہ کیا بری طرح تباہ کرنا (39)
وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ	اور بلاشبہ یقیناً وہ (کافر) آچکے (گزر چکے) ہیں (اس) بستی پر
الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ	جس پر بُری بارش برسائی گئی

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- يُحْشَرُوْنَ : حشر، روزِ محشر، حشر و نشر۔
- عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- وُجُوْهِهِمْ : وجہ، توجہ، علیٰ وجہ البصیرت۔
- اِلٰى : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
- شَرٌّ : خیر و شر، شریر، شرارت۔
- مَّكَانًا : کون و مکان، مکانات۔
- اَضَلُّ : ضلالت و گمراہی۔
- سَبِيْلًا : اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
- مَعَهٗٓ : مع اہل و عیال، معیّت۔
- اَخَاهُ : اخوت، مؤاخات۔
- وَزِيْرًا : وزیر، وزارت، وزرا۔
- فَقُلْنَا : قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
- اِلَى : مکتوب الیہ، الداعی الی الخیر۔
- كَذَّبُوْا : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
- بِاٰيٰتِنَا : آیت، آیاتِ قرآنی۔
- قَوْمَ : قوم، اقوام، من حیث القوم۔
- الرُّسُلَ : رسول، مرسل، رسالت۔
- اَغْرَقْنٰهُمْ : غرق، غرقاب، مستغرق۔
- لِلنَّاسِ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
- اَلِيْمًا : المناک حادثہ، عذابِ الیم۔
- عَادًا : قومِ عاد۔
- ثَمُوْدَا : قومِ ثمود۔
- اَصْحٰبَ : صاحب، صحابی، اصحابِ کہف
- بَيْنَ : بین بین، بین الاقوامی۔
- كَثِيْرًا : کثرت، اکثر، کثیر۔
- كُلًّا : کل نمبر، کل کائنات۔
- وَ : رحم و کرم، شان و شوکت۔
- عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
- الْقَرْيَةِ : قریہ قریہ بستی بستی، ام القریٰ۔
- السَّوْءِ : علماءِ سوء، اعمالِ سیّئہ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَفَلَمْ [1]	يَكُوْنُوْا [2]	يَرَوْنَهَا ج [3]	بَلْ	كَانُوْا	لَا يَرْجُوْنَ [4]
کیا پس نہیں	وہ سب تھے	وہ سب دیکھا کرتے اسے	بلکہ	سب تھے	نہیں وہ سب امید رکھتے

نُشُوْرًا (40)	وَ	اِذَا	رَاَوْكَ	اِنْ [5]	يَّتَّخِذُوْنَكَ	اِلَّا
دوبارہ (جی) اُٹھنا	اور	جب	وہ سب دیکھیں آپ کو	نہیں	وہ سب بناتے آپ کو	مگر

هُزُوًا ط	اَ	هٰذَا	الَّذِيْ	بَعَثَ	اللّٰهُ	رَسُوْلًا (41)
مذاق	کیا	یہ	جسے	بھیجا ہے	اللہ (نے)	رسول (بناکر)

اِنْ [6]	كَادَ	لَيُضِلُّنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	لَوْلَآ [7]	اَنْ
بیشک	قریب تھا	ضرور وہ گمراہ کر دیتا ہمیں	ہمارے معبودوں سے	اگر نہ (ہوتا)	کہ

صَبَرْنَا	عَلَيْهَا ط	وَسَوْفَ	يَعْلَمُوْنَ	حِيْنَ	يَرَوْنَ [3]
ہم جمے رہے	ان پر	اور عنقریب	وہ سب جان لیں گے	جب	وہ سب دیکھیں گے

الْعَذَابَ	مَنْ	اَضَلُّ [8]	سَبِيْلًا (42)	اَرَءَيْتَ	مَنِ	اتَّخَذَ
عذاب	کون	زیادہ گمراہ	راستہ (کے لحاظ سے)	کیا آپ نے دیکھا	جس نے	بنالیا

اِلٰهَهٗ	هَوٰىهُ ط	اَفَاَنْتَ [1]	تَكُوْنُ	عَلَيْهِ	وَكِيْلًا لا (43)	اَمْ [9]
اپنا معبود	اپنی خواہش (کو)	تو کیا آپ	آپ ہو سکتے ہیں	اس پر	نگہبان	کیا

تَحْسَبُ	اَنَّ	اَكْثَرَهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	اَوْ	يَعْقِلُوْنَ ط	اِنْ [5]
آپ گمان کرتے ہیں	کہ واقعی	ان کے اکثر	وہ سب سنتے ہیں	یا	وہ سب سمجھتے ہیں	نہیں

ع 4 10 2

هُمْ	اِلَّا	كَالْاَنْعَامِ [10]	بَلْ	هُمْ	اَضَلُّ [8]	سَبِيْلًا ع (44)
وہ سب	مگر	چوپاؤں کی طرح	بلکہ	وہ سب	زیادہ گمراہ	راستہ (کے لحاظ سے)

اَ	لَمْ	تَرَ [2]	اِلٰى رَبِّكَ	كَيْفَ	مَدَّ	الظِّلَّ ج
کیا	نہیں	آپ نے دیکھا	اپنے رب کی طرف	کیسے	اس نے پھیلا دیا	سایہ

وَلَوْ	شَآءَ	لَجَعَلَهٗ [11]	سَاكِنًا ج [12]	ثُمَّ	جَعَلْنَا [13]	الشَّمْسَ [14]
اور اگر	وہ چاہے	ضرور کر دے اسے	ساکن	پھر	ہم نے بنایا	سورج

عَلَيْهِ	دَلِيْلًا لا (45)	ثُمَّ	قَبَضْنٰهُ	اِلَيْنَا	قَبْضًا [15]	يَّسِيْرًا [16] (46)
اس پر	دلالت کرنے والا	پھر	ہم نے سمیٹ لیا اسے	اپنی طرف	سمیٹنا	آہستہ آہستہ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 جب "أ" کے بعد وَ یا فَ ہو تو اس میں بھلا کیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔

3 یہ دراصل یَرْءَیُوْنَ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق ءَ اور یہ حذف ہیں۔

4 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

5 اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

6 اِنْ دراصل اِنَّ تھا، تخفیف کے لیے اِنْ استعمال ہوا ہے۔

7 لَوْلَا کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

8 اسم کے شروع میں "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

9 اَمْ کا ترجمہ کبھی کیا کبھی یا کیا جاتا ہے۔

10 "كَ" اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے ہوتا ہے، ترجمہ مثل، مانند، جیسے یا کی طرح کیا جاتا ہے۔

11 لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

12 اللہ تعالیٰ اگر چاہتے تو دن کو مستقل قائم رکھتے یا رات کو مستقل رکھتے مگر اللہ نے ان کو سورج کے ذریعے نشانی بنایا۔

13 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

14 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

15 قَبْضًا گزرے ہوئے فعل قَبَضْنٰهُ کا مصدر ہے جو تاکید کے لیے استعمال ہوا ہے۔

16 یہاں یَ اصل لفظ کا حصہ ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ	تو کیا وہ اسے دیکھا نہیں کرتے تھے
بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿40﴾	بلکہ وہ دوبارہ (جی) اُٹھنے کی اُمید نہیں رکھتے تھے ﴿40﴾
وَاِذَا رَاَوْكَ	اور جب وہ آپ کو دیکھتے ہیں
اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ	نہیں بناتے آپ کو مگر مذاق (کہتے ہیں)
اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿41﴾	کیا یہی ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ﴿41﴾
اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا	بیشک قریب تھا ضرور وہ ہمیں ہمارے معبودوں سے گمراہ کر دیتا
لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ	اگر یہ نہ ہوتا کہ ہم ان پر جمے رہے اور عنقریب (آگے چل کر)
يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ	جان لیں گے جب وہ عذاب کو دیکھیں گے
مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿42﴾	(کہ) کون زیادہ گمراہ ہے راستے کے اعتبار سے ﴿42﴾
اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۭ	کیا آپ نے دیکھا جس نے اپنا معبود اپنی خواہش کو بنا لیا
اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿43﴾	تو کیا آپ اس پر نگہبان ہو سکتے ہیں۔ ﴿43﴾
اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ	کیا آپ (یہ) گمان کرتے ہیں کہ واقعی ان کے اکثر
يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۭ	سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں
اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ	نہیں ہیں وہ سب مگر چوپاؤں کی طرح بلکہ وہ سب
اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿44﴾ ع 4/10/2	(ان سے بھی) زیادہ گمراہ ہیں راستے کے اعتبار سے۔ ﴿44﴾
اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ	کیا آپ نے اپنے رب (کی قدرت) کی طرف نہیں دیکھا
كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ	(کہ) اس نے سائے کو کیسے پھیلا دیا
وَلَوْ شَاۗءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ	اور اگر وہ چاہتا (تو) ضرور اسے ساکن کر دیتا، پھر
جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿45﴾	ہم نے سورج کو اس پر دلالت کرنے والا بنایا ﴿45﴾
ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿46﴾	پھر ہم نے اسے اپنی طرف سمیٹ لیا آہستہ آہستہ سمیٹنا ﴿46﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

يَرَوْنَهَا	: رؤیت باری تعالیٰ، ریاکاری۔
يَرْجُوْنَ	: اُمید ورجا، بیم ورجا۔
نُشُوْرًا	: حشر ونشر۔
وَ	: شیر وشکر، رنج والم، سحر وافطار۔
يَتَّخِذُوْنَكَ	: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ، ماخذ۔
اِلَّا	: اِلّا ماشاءاللہ، اِلّا قلیل، اِلّا یہ کہ۔
هُزُوًا	: استہزاء کرنا۔
هٰذَا	: الھذا، ہٰذا من فضل ربی۔
بَعَثَ	: بعثت، مبعوث۔
لَيُضِلُّنَا	: ضلالت وگمراہی۔
اٰلِهَتِنَا	: الٰہ العالمین، رضائے الٰہی۔
لَآ	: لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
يَرَوْنَ	: رؤیت باری تعالیٰ، ریاکاری۔
اَضَلُّ	: ضلالت وگمراہی۔
اتَّخَذَ	: اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
عَلَيْهِ	: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
وَكِيْلًا	: وکیل، وکالت، مؤکل۔
اَكْثَرَ	: کثرت، اکثر، کثیر۔
يَسْمَعُوْنَ	: سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
يَعْقِلُوْنَ	: عقل، عاقل، معقول۔
اِلَّا	: اِلّا ماشاءاللہ، اِلّا قلیل، اِلّا یہ کہ۔
كَالْاَنْعَامِ	: عوام کالانعام۔
بَلْ	: بلکہ۔
سَبِيْلًا	: اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
مَدَّ	: مد، بڑی مد، مدت مدید۔
الظِّلَّ	: ظل سبحانی، ظل ہما۔
شَاۗءَ	: ماشاءاللہ، ان شاءاللہ۔
قَبَضْنٰهُ	: قابض، قبضہ، مقبوضہ۔
اِلَيْنَا	: مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
يَسِيْرًا	: میسر، تیسیر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	هُوَ	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ [1]	الَّیْلَ [2]	لِبَاسًا
اور	وہ	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	رات (کو)	لباس

وَّالنَّوْمَ [2]	سُبَاتًا	وَّ	جَعَلَ	النَّهَارَ [2]	نُشُوْرًا (47)
اور نیند (کو)	آرام	اور	بنایا	دن (کو)	دوبارہ اٹھ کھڑا ہونا

وَ	هُوَ	الَّذِیْٓ	اَرْسَلَ	الرِّیٰحَ [2]	بُشْرًا
اور	وہ	جس نے	بھیجا	ہواؤں کو	خوشخبری (کے لیے)

بَیْنَ	یَدَیْ [3]	رَحْمَتِهٖ ج [4]	وَاَنْزَلْنَا [5]	مِنَ السَّمَآءِ
درمیان	دونوں ہاتھوں کے (آگے یا پہلے)	اپنی رحمت (کے)	اور ہم نے اتارا	آسمان سے

مَآءً	طَهُوْرًا لا (48)	لِّنُحْیِ	بِهٖ [6]	بَلْدَةً	مَّیْتًا
پانی	پاک کرنے والا	تاکہ ہم زندہ کریں	اس کے ذریعے	ایک شہر	مردہ (کو)

وَّ	نُسْقِیَهٗ	مِمَّا [7]	خَلَقْنَآ [5]	اَنْعَامًا [2]
اور	ہم پلائیں اسے	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا	جانوروں (کو)

وَّ	اَنَاسِیَّ	كَثِیْرًا (49)	وَلَقَدْ [8]	صَرَّفْنٰهُ [9] [5]
اور	انسانوں (کو)	بہت سے	اور بلاشبہ یقیناً	ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے اسے

بَیْنَهُمْ	لِیَذَّكَّرُوْا صلے [11] [10]	فَاَبٰٓى [12]	اَكْثَرُ النَّاسِ
ان کے درمیان	تاکہ وہ سب نصیحت حاصل کریں	پھر انکار کیا	لوگوں کی اکثریت (نے)

اِلَّا	كُفُوْرًا (50)	وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَبَعَثْنَا [5]
مگر	کفر/ناشکری کرنے کا	اور	اگر	ہم چاہتے	ضرور ہم بھیجتے

فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ	نَّذِیْرًا ز صلے [14] [13] (51)	فَلَا [12]	تُطِعِ	الْكٰفِرِیْنَ
ہر بستی میں	ایک ڈرانے والا	تو نہ	آپ کہنا مانیں	کافروں (کا)

وَ	جَاهِدْهُمْ [15]	بِهٖ [6]	جِهَادًا	كَبِیْرًا [14] (52)	وَ
اور	آپ جہاد کریں ان سے	اس کے ذریعے	جہاد	بہت بڑا	اور

هُوَ	الَّذِیْ	مَرَجَ	الْبَحْرَیْنِ [16]	هٰذَا	عَذْبٌ	فُرَاتٌ
وہ	جس نے	ملا دیے	دو سمندر	یہ	میٹھا	پیاس بجھانے والا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لَكُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کیلئے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔

2 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

3 یَدَیْ دراصل یَدَیْنِ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق نِ کو حذف کیا گیا ہے۔

4 ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اسکا، اسکی، اسکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

5 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

6 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

7 مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

8 لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

9 ہٗ فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

10 فعل کے شروع میں لِ اور آخر میں زبر ہو تو ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

11 یہ دراصل لِیَتَذَکَّرُوْا تھا گرامر کے اصول کے مطابق تْ کو ذْ سے بدل کر ذ میں مدغم کیا گیا ہے۔

12 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

13 ڈبل حرکت میں یہاں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے۔

14 فَعِیْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

15 هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

16 اسم کے آخر میں یْنِ میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

وَهُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ	اور (اللہ) وہی ہے جس نے تمہارے لیے بنایا
الَّيۡلَ لِبَاسًا وَّالنَّوۡمَ سُبَاتًا	رات کو لباس (یعنی پردہ) اور نیند کو آرام (بنادیا)
وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوۡرًا ﴿47﴾	اور دن کو دوبارہ اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا ﴿47﴾
وَهُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ	اور وہی ہے جس نے ہواؤں کو بھیجا
بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَىۡ رَحۡمَتِهٖ ۚ وَ	خوشخبری کے لیے اپنی رحمت (بارش) سے پہلے، اور
اَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا ۙ ﴿48﴾	ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اُتارا۔ ﴿48﴾
لِّنُحۡیِۦَ بِهٖ	تاکہ ہم زندہ کریں اس کے ذریعے
بَلۡدَةً مَّيۡتًا وَّ	ایک مردہ شہر کو (یعنی بنجر زمین کو تروتازہ کردیں)، اور
نُسۡقِيَهٗ مِمَّا خَلَقۡنَاۤ	ہم پلائیں اس (پانی) کو ان میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا
اَنۡعَامًا وَّاَنَاسِىَّ كَثِيۡرًا ﴿49﴾	(یعنی) بہت سے جانوروں اور انسانوں کو۔ ﴿49﴾
وَلَقَدۡ صَرَّفۡنٰهُ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے پھیر پھیر کر بیان کیا ہے اس (قرآن) کو
بَيۡنَهُمۡ لِيَذَّكَّرُوۡا ۖ	ان کے درمیان تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں
فَاَبٰۤى اَكۡثَرُ النَّاسِ	پھر (بھی) اکثر لوگوں نے انکار کیا
اِلَّا كُفُوۡرًا ﴿50﴾	مگر کفر کرنے یا ناشکری سے (انکار نہ کیا)۔ ﴿50﴾
وَلَوۡ شِئۡنَا لَبَعَثۡنَا	اور اگر ہم چاہتے (تو) ضرور ہم بھیجتے
فِىۡ كُلِّ قَرۡيَةٍ نَّذِيۡرًا ۖ ﴿51﴾	ہر بستی میں ایک ڈرانے والا۔ ﴿51﴾
فَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ	تو آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں
وَجَاهِدۡهُمۡ بِهٖ	اور آپ ان سے اس (قرآن) کے ذریعے جہاد کریں
جِهَادًا كَبِيۡرًا ﴿52﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ	بہت بڑا جہاد۔ ﴿52﴾ اور وہی (اللہ) ہے جس نے
مَرَجَ الۡبَحۡرَيۡنِ هٰذَا عَذۡبٌ فُرَاتٌ	دو سمندروں کو ملا دیا یہ میٹھا پیاس بجھانے والا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ	شان و شوکت، رحم و کرم۔
الَّيۡلَ	لیل و نہار، لیلۃ القدر۔
لِبَاسًا	لباس، ملبوس، ملبوسات۔
النَّهَارَ	نہار منہ، نہاری، لیل و نہار۔
نُشُوۡرًا	حشر و نشر۔
اَرۡسَلَ	رسول، ارسال، رسالت۔
الرِّيٰحَ	ریح، ریح المسک، ریح بادی۔
بُشۡرًا	بشارت، مبشر، بشیر۔
بَيۡنَ	بین بین، بین الاقوامی۔
يَدَىۡ	ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
رَحۡمَتِهٖ	رحمت، رحم و کرم، رحمت الٰہی۔
اَنۡزَلۡنَا	نازل، نزول، منزّل من اللہ۔
مِنَ	من و عن، من حیث القوم۔
السَّمَآءِ	کتب سماویہ، آفات سماوی۔
مَآءً	ماء اللحم، ماء الحیات۔
طَهُوۡرًا	طاہر، طہارت، مطہر۔
بَلۡدَةً	بلدیہ، بلدیات، طول بلد۔
مَّيۡتًا	موت، میت، اموات
نُسۡقِيَهٗ	ساقی، ساقیٔ کوثر، سقا۔
خَلَقۡنَا	خالق، مخلوق، تخلیق، خلق خدا۔
اَنَاسِىَّ	جن و انس، انسان، انسانیت۔
صَرَّفۡنٰهُ	صرف نظر، اشیائے صرف۔
لِيَذَّكَّرُوۡا	ذکر، تذکیر، مذاکرہ۔
اِلَّا	الاماشاء اللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
شِئۡنَا	ماشاء اللہ، ان شاء اللہ۔
لَبَعَثۡنَا	بعثتِ انبیا، مبعوث۔
قَرۡيَةٍ	قریہ قریہ بستی بستی، ام القریٰ۔
كَبِيۡرًا	کبریائی، اکبر۔
الۡبَحۡرَيۡنِ	بحر قلزم، بحیرۂ عرب، بر و بحر۔
هٰذَا	لہٰذا، ہذا من فضل ربی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	هٰذَا	مِلْحٌ	اُجَاجٌ ج	وَجَعَلَ	بَيْنَهُمَا	بَرْزَخًا [1]
اور	یہ	نمکین	بہت کڑوا	اور اس نے بنا دیا	ان دونوں کے درمیان	ایک پردہ

وَّحِجْرًا [1]	مَّحْجُوْرًا (53)	وَهُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	مِنَ الْمَآءِ
اور ایک آڑ	مضبوط اوٹ	اور وہ	جس نے	پیدا کیا	پانی سے

بَشَرًا [1]	فَجَعَلَهٗ [2]	نَسَبًا [3]	وَّصِهْرًا ط [4]	وَكَانَ [5]	رَبُّكَ	قَدِيْرًا [6] (54)
ایک انسان	پھر بنایا اسے	نسب (رشتے)	اور سسرال	اور ہے	آپ کا رب	بہت قدرت والا

وَ	يَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [7]	مَا	لَا	يَنْفَعُهُمْ [8]
اور	وہ سب عبادت کرتے ہیں	اللہ کے علاوہ	جو	نہ	وہ نفع دیتا ہے انہیں

وَلَا	يَضُرُّهُمْ ط [8]	وَ	كَانَ الْكَافِرُ [5]	عَلٰى رَبِّهٖ
اور نہ	وہ نقصان دیتا ہے انہیں	اور	ہے کافر	اپنے رب پر (یعنی کے خلاف)

ظَهِيْرًا [6] (55)	وَمَآ [9]	اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	مُبَشِّرًا	وَّنَذِيْرًا [6] (56)
بہت مددگار	اور نہیں	ہم نے بھیجا آپ کو	مگر	خوشخبری دینے والا	اور بہت ڈرانے والا

قُلْ [10]	مَآ [9]	اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ [1]	اِلَّا	مَنْ شَآءَ
کہہ دیجیے	نہیں	میں مانگتا تم سے	اس پر	کسی اجر سے	مگر	جو وہ چاہے

اَنْ يَّتَّخِذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِيْلًا [1] (57)	وَتَوَكَّلْ [11]	عَلَى الْحَيِّ
کہ وہ پکڑے	اپنے رب کی طرف	کوئی راستہ	اور آپ مکمل بھروسا کیجیے	زندہ پر

الَّذِيْ	لَا يَمُوْتُ	وَسَبِّحْ	بِحَمْدِهٖ ط [12]	وَكَفٰى بِهٖ [13]
جو	نہیں وہ مرتا	اور آپ تسبیح بیان کیجیے	اس کی تعریف کے ساتھ	اور کافی ہے وہ (اللہ)

بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ [12]	خَبِيْرًا [6] ج (58)	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ [14]
اپنے بندوں کے گناہوں کی	خوب خبر رکھنے والا	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں

وَالْاَرْضَ	وَمَا [9]	بَيْنَهُمَا	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ [14]	ثُمَّ اسْتَوٰى [15]
اور زمین	اور جو	ان دونوں کے درمیان	چھے دنوں میں	پھر اس نے قرار پکڑا

عَلَى الْعَرْشِ ج	اَلرَّحْمٰنُ	فَسْئَلْ [2]	بِهٖ [12]	خَبِيْرًا [6][1] (59)
عرش پر	بہت رحم والا	سو پوچھیے	اسکے بارے میں	کسی پورے باخبر (سے)

مع 8

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

3 نَسَبًا سے مراد وہ رشتے ہیں جو ماں باپ کی طرف سے ہوں۔

4 صِهْرًا سے مراد وہ رشتے ہیں جو بیوی کی طرف سے ہوں یعنی سسرالی رشتہ دار۔

5 کَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

6 فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

7 اگر مِنْ کے بعد لفظ دُوْنَ ہو تو مِنْ کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

8 هُمْ یا هِمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔

9 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

10 قُلْ قَوْلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" محذوف ہے۔

11 علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

12 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی کے بارے، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

13 یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

14 ات اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

15 یعنی آسمانوں اور زمین وغیرہ کو پیدا کرنے کے بعد ان کا انتظام کرنے کے لیے عرش پر قرار پکڑا۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ	اور یہ نمکین (کھارا) بہت کڑوا ہے
وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا	اور اس نے ان دونوں کے درمیان ایک پردہ بنادیا
وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿53﴾	اور ایک مضبوط آڑ (بنادی)۔ ﴿53﴾
وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا	اور (اللہ) وہی ہے جس نے انسان کو پانی (نطفے) سے پیدا کیا
فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۭ	پھر اُس نے اُسے نسب (والا) اور سسرال (والا) بنایا
وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ﴿54﴾	اور آپ کا رب بہت قدرت والا ہے۔ ﴿54﴾
وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اور وہ اللہ کے علاوہ کی عبادت کرتے ہیں
مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَلَا يَضُرُّهُمْ ۭ	جو نہ انہیں نفع دیتا ہے اور نہ انہیں نقصان دیتا ہے
وَكَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا ﴿55﴾	اور کافر (ہمیشہ) اپنے رب کے خلاف (شیطان کا) مددگار ہے ﴿55﴾
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا	اور ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر خوشخبری دینے والا
وَّنَذِيْرًا ﴿56﴾ قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ	اور ڈرانے والا (بناکر) ﴿56﴾ کہہ دیجیے میں تم سے نہیں مانگتا
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ	اس (دعوت و تبلیغ) پر کوئی صلہ، مگر جو چاہے
اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿57﴾	کہ وہ اپنے رب کی طرف کوئی راستہ پکڑے۔ ﴿57﴾
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ	اور آپ مکمل بھروسا کیجیے (اس) زندہ پر جو نہیں مرتا
وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ۭ وَكَفٰى بِهٖ	اور اس کی تعریف کے ساتھ تسبیح کیجئے اور کافی ہے وہ
بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ﴿58﴾ ۚ	اپنے بندوں کے گناہوں کی خوب خبر رکھنے والا۔ ﴿58﴾
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ	(وہ) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا
وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ	اور جو ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں پھر
مع 8 اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ	اس نے عرش پر قرار پکڑا، (وہی) بہت رحم والا ہے
فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا ﴿59﴾	سو پوچھیے اسکے بارے میں کسی پورے باخبر سے۔ ﴿59﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- بَيْنَهُمَا : بین بین، بین الاقوامی۔
- بَرْزَخًا : برزخ، برزخی زندگی۔
- خَلَقَ : خلق، تخلیق، خالق، مخلوق۔
- الْمَآءِ : ماء الحیات، ماء اللحم، ماء زمزم۔
- بَشَرًا : بشر، بشری تقاضا، نور و بشر۔
- نَسَبًا : نسبی رشتہ، حسب و نسب۔
- قَدِيْرًا : قدرت، قادر، قدیر، مقدر۔
- يَعْبُدُوْنَ : عابد، عبادت، معبود۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
- يَنْفَعُهُمْ : نفع، منافع، نفع و نقصان۔
- يَضُرُّهُمْ : مضر صحت، ضرر رساں۔
- الْكَافِرُ : کفر، کافر، کفار۔
- عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
- اَرْسَلْنٰكَ : رسول، مرسل، رسالت۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
- نَذِيْرًا : بشارت و انذار، نذیر۔
- شَآءَ : ماشاءاللہ، ان شاءاللہ۔
- يَتَّخِذَ : اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ، ماخذ۔
- سَبِيْلًا : اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
- تَوَكَّلْ : توکّل، متوکّل علی اللہ۔
- الْحَيِّ : حیات، احیائے سنت۔
- يَمُوْتُ : موت و حیات، میت۔
- سَبِّحْ : تسبیح، تسبیحات، سبحان اللہ۔
- كَفٰى : کافی، ناکافی، کفایت۔
- خَلَقَ : خلق، تخلیق، خالق، خلقت۔
- الْاَرْضَ : ارض و سما، ارض مقدس۔
- اَيَّامٍ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- اسْتَوٰى : مستوی ہونا، خطِ استواء۔
- فَسْئَلْ : سوال، سائل، مسئول۔
- خَبِيْرًا : خبر، اخبار، مخبر، خبردار، باخبر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ع 16 / 3 — السجدۃ 7

وَاِذَا	قِيۡلَ	لَهُمُ [1]	اسۡجُدُوۡا [2]	لِلرَّحۡمٰنِ [3]	قَالُوۡا	وَ
اور جب	کہا جائے	ان سے	تم سب سجدہ کرو	رحمان کو	وہ سب کہتے ہیں	اور

مَا [4]	الرَّحۡمٰنُ ق	اَنَسۡجُدُ	لِمَا [3]	تَاۡمُرُنَا	وَزَادَهُمۡ [6][5]
کیا (ہے)	رحمان	کیا ہم سجدہ کریں	(اس) کو جو	تو حکم دیتا ہے ہمیں	اور زیادہ کردیتی ہے انہیں

نُفُوۡرًا ۶۰ السجدۃ	تَبٰرَكَ [7]	الَّذِىۡ	جَعَلَ	فِى السَّمَآءِ	بُرُوۡجًا
نفرت (میں)	بہت برکت والا ہے	جس نے	بنائے	آسمان میں	بُرج

وَّ	جَعَلَ	فِيۡهَا	سِرٰجًا [8]	وَّ	قَمَرًا [8]	مُّنِيۡرًا [9] ۶۱
اور	اس نے بنایا	اس میں	ایک چراغ	اور	ایک چاند	روشنی کرنے والا

وَ	هُوَ	الَّذِىۡ	جَعَلَ	الَّيۡلَ [10]	وَالنَّهَارَ [10]	خِلۡفَةً
اور	وہ	جس نے	بنایا	رات	اور دن	پیچھے آنے والا

لِّمَنۡ	اَرَادَ	اَنۡ	يَّذَّكَّرَ [11]	اَوۡ	اَرَادَ
(اس) کے لیے جو	وہ ارادہ کرے	کہ	وہ نصیحت حاصل کرے	یا	ارادہ کرے

شُكُوۡرًا ۶۲	وَ	عِبَادُ الرَّحۡمٰنِ	الَّذِيۡنَ	يَمۡشُوۡنَ	عَلَى الۡاَرۡضِ
شکرگزاری کا	اور	رحمان کے بندے	جو	وہ سب چلتے ہیں	زمین پر

هَوۡنًا	وَّ	اِذَا	خَاطَبَهُمُ [12]	الۡجٰهِلُوۡنَ	قَالُوۡا [12]
آہستگی سے	اور	جب	مخاطب ہوتے ہیں ان سے	سب جاہل	سب کہتے ہیں

سَلٰمًا ۶۳	وَالَّذِيۡنَ	يَبِيۡتُوۡنَ	لِرَبِّهِمۡ	سُجَّدًا
سلام (ہے)	اور جو	وہ سب رات گزارتے ہیں	اپنے رب کیلیے	سجدہ کرتے ہوئے

وَّ	قِيَامًا ۶۴	وَ	الَّذِيۡنَ	يَقُوۡلُوۡنَ	رَبَّنَا [13]
اور	قیام کرتے ہوئے	اور	جو	وہ سب کہتے ہیں	(اے) ہمارے رب

اصۡرِفۡ	عَنَّا [14]	عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ [10]	اِنَّ	عَذَابَهَا	كَانَ [15]
تُو پھیر دے	ہم سے	جہنم کا عذاب	بے شک	اس کا عذاب	ہے

غَرَامًا ۖ ۶۵	اِنَّهَا	سَآءَتۡ [16]	مُسۡتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ۶۶
چمٹ جانے والی مصیبت	بیشک وہ	بری ہے	قرار گاہ	اور	جائے قیام (قیام گاہ)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَهُمۡ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا، یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[2] فعل کے شروع میں "أ" اور آخر میں وۡا ہو تو اس میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[3] لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

[4] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[5] یعنی یہ تبلیغ اُنہیں نفرت میں اور اضافہ کردیتی ہے۔

[6] هُمۡ یا هِمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔

[7] "ت" اور کھڑی زبر جو کہ "ا" کے قائم مقام ہے، دونوں میں مبالغے کا مفہوم ہے۔

[8] ڈبل حرکت میں یہاں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے۔

[9] مُنِيۡرًا دراصل مُنۡوِرًا تھا، قاعدے کے مطابق و کی زیر پچھلے حرف کو دے کر و کو ی سے بدلا گیا ہے۔

[10] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[11] يَذَّكَّرَ دراصل يَتَذَكَّرَ تھا قاعدے کے مطابق ت کو ذ سے بدلا گیا ہے۔ اور ذ کو ذ میں مدغم کیا گیا ہے۔

[12] اِذَا کے بعد عموماً فعل ماضی کا ترجمہ حال یا مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

[13] یہ دراصل یَا رَبَّنَا تھا شروع سے یَا تخفیف کے لیے محذوف ہے۔

[14] عَنَّا دراصل عَنۡ + نَا مجموعہ ہے۔

[15] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[16] تۡ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ	اور جب ان سے کہا جائے (کہ) رحمان کو سجدہ کرو
قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ق	(تو) وہ کہتے ہیں اور رحمان کیا ہے
اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا	کیا ہم سجدہ کریں اس کو جس کا تو ہمیں حکم دیتا ہے
السجدة 7 ع 16 — وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿60﴾	اور (یہ بات) انہیں نفرت میں زیادہ کر دیتی ہے۔ ﴿60﴾
تَبٰرَكَ الَّذِيْ	بہت برکت والی ہے (وہ ذات) جس نے
جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ	آسمان میں برج بنائے اور اس نے بنایا
فِيْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿61﴾	اس میں ایک چراغ اور روشنی کرنے والا چاند۔ ﴿61﴾
وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ	اور (اللہ) وہ ہے جس نے رات اور دن کو بنایا
خِلْفَةً لِّمَنْ	(ایک دوسرے کے) پیچھے آنے والا (یہ باتیں) اسکے لیے ہیں جو
اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ	ارادہ کرے کہ وہ نصیحت حاصل کرے یا وہ ارادہ کرے
شُكُوْرًا ﴿62﴾ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ	شکر گزاری کا۔ ﴿62﴾ اور رحمان کے بندے وہ ہیں
الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا	جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں
وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ	اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں
قَالُوْا سَلٰمًا ﴿63﴾ وَالَّذِيْنَ	(تو) کہتے ہیں سلام ہے۔ ﴿63﴾ اور وہ (لوگ) جو
يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ	اپنے رب کے لیے رات گزارتے ہیں
سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿64﴾	سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے۔ ﴿64﴾
وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ	اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب پھیر دے
عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا	ہم سے جہنم کا عذاب، بے شک اس کا عذاب
كَانَ غَرَامًا ﴿65﴾ ۖ اِنَّهَا	چمٹ جانے والا ہے۔ ﴿65﴾ بے شک وہ (جہنم)
سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿66﴾	بری قرار گاہ اور قیام گاہ ہے۔ ﴿66﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- نَسْجُدُ : سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔
- تَاْمُرُنَا : امر، آمر، مامور، امارت، امور۔
- زَادَهُمْ : زیادہ، مزید، زائد۔
- نُفُوْرًا : نفرت، تنفر، منافرت۔
- تَبٰرَكَ : برکت، برکات، مبارک۔
- فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الوقت
- السَّمَآءِ : کتب سماویہ، آفات سماویہ۔
- بُرُوْجًا : بُرج منارے، چوبُرجی۔
- سِرٰجًا : سراج منیر۔
- قَمَرًا : شمس وقمر، قمری مہینہ۔
- مُّنِيْرًا : بدر منیر، نور، منور، انوار۔
- خِلْفَةً : خلیفہ، خلافت، ناخلف۔
- اَرَادَ : ارادہ، مرید، مراد۔
- يَّذَّكَّرَ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
- شُكُوْرًا : شاکر، اظہار تشکر، شکر گزار۔
- عِبَادُ : عابد، عبادت، معبود۔
- عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
- خَاطَبَهُمْ : خطاب، مخاطب، تخاطب۔
- قَالُوْا : قول، اقوال، اقوال زریں۔
- سَلٰمًا : سلام، سلامتی، سلامت۔
- وَ : لیل ونہار، رحم وکرم۔
- لِرَبِّهِمْ : الحمد للہ، لہٰذا / رب، ربوبیت
- سُجَّدًا : سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔
- قِيَامًا : قیام وطعام۔
- اصْرِفْ : صرفِ نظر، صارف۔
- عَذَابَ : عذاب الیم، عذاب آخرت۔
- جَهَنَّمَ : جہنم، جہنمی، اہل جہنم۔
- سَآءَتْ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
- مُسْتَقَرًّا : قرارگاہ، استقرار، جائے قرار۔
- مُقَامًا : مقام ومرتبہ، مقام محمود۔

وَالَّذِيْنَ	اِذَآ	اَنْفَقُوْا [1]	لَمْ	يُسْرِفُوْا	وَ
اور (وہ لوگ) جو	جب	سب خرچ کرتے ہیں	نہ	وہ سب فضول خرچی کرتے ہیں	اور

لَمْ	يَقْتُرُوْا	وَ	كَانَ [2]	بَيْنَ ذٰلِكَ [3]	قَوَامًا (67)
نہ	وہ سب خرچ میں تنگی کرتے ہیں	اور	ہے	اس کے درمیان	معتدل

وَ	الَّذِيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ [4]	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا [5]	اٰخَرَ	وَ
اور	جو (لوگ)	نہیں وہ سب پکارتے	اللہ کے ساتھ	کوئی معبود	دوسرا	اور

لَا يَقْتُلُوْنَ [4]	النَّفْسَ [6]	الَّتِيْ	حَرَّمَ اللّٰهُ [6]	اِلَّا	بِالْحَقِّ [7]
نہ وہ سب قتل کرتے ہیں	جان	جسے	اللہ نے حرام کیا	مگر	حق کے ساتھ

وَ	لَا يَزْنُوْنَ ج [4]	وَمَنْ	يَّفْعَلْ	ذٰلِكَ [3]	يَلْقَ	اَثَامًا لا (68)
اور	نہ وہ سب زنا کرتے ہیں	اور جو	وہ کرے گا	یہ	وہ ملے گا	سخت گناہ (کی سزا کو)

يُّضٰعَفْ [8]	لَهُ [9]	الْعَذَابُ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ [10]	وَ	يَخْلُدْ
دگنا کیا جائے گا	اس کے لیے	عذاب	قیامت کے دن	اور	وہ ہمیشہ رہے گا

فِيْهٖ	مُهَانًا (69) صلے	اِلَّا مَنْ	تَابَ	وَاٰمَنَ	وَعَمِلَ	عَمَلًا
اس میں	ذلیل ہوکر	مگر جس نے	توبہ کی	اور ایمان لایا	اور عمل کیا	عمل

صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ	يُبَدِّلُ [11]	اللّٰهُ [6]	سَيِّاٰتِهِمْ [10]	حَسَنٰتٍ ط [10]
نیک	تو یہی لوگ	بدل دے گا	اللہ	ان کے گناہوں (کو)	نیکیوں (سے)

وَ	كَانَ اللّٰهُ [2]	غَفُوْرًا [12]	رَّحِيْمًا [12] (70)	وَمَنْ	تَابَ	وَعَمِلَ
اور	ہے اللہ	بہت بخشنے والا	بہت رحم والا	اور جو	توبہ کرے	اور عمل کرے

صَالِحًا	فَاِنَّهٗ	يَتُوْبُ	اِلَى اللّٰهِ	مَتَابًا (71)	وَالَّذِيْنَ
نیک	تو بیشک وہ	وہ رجوع کرتا ہے	اللہ کی طرف	رجوع کرنا	اور جو

لَا يَشْهَدُوْنَ [4]	الزُّوْرَ لا [6]	وَاِذَا	مَرُّوْا [1]	بِاللَّغْوِ [13]
نہیں وہ سب گواہی دیتے	جھوٹ	اور جب	وہ سب گزرتے ہیں	بے ہودہ کام (کے پاس) سے

مَرُّوْا [1]	كِرَامًا (72)	وَالَّذِيْنَ	اِذَا	ذُكِّرُوْا [1]
سب گزر جاتے ہیں	باعزت	اور جو	جب	وہ سب نصیحت کیے جاتے ہیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اِذَا کے بعد عموماً فعل ماضی کا ترجمہ حال یا مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

2 كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

3 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

4 لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

5 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

6 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے اور فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔

7 حق کے ساتھ قتل کرنے کی تین صورتیں ہیں۔ 1۔ مرتد ہونا۔ 2۔ شادی شدہ ہوکر زنا کرنا۔ 3۔ کسی کو قتل کرنا۔ ان تینوں صورتوں میں اسلام کا حق ہے کہ اُسے قتل کیا جائے۔

8 فعل کے شروع میں یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

9 لَهٗ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

10 ة اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

11 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

12 اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بہت کیا گیا ہے۔

13 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا	اور وہ (لوگ) جو کہ جب خرچ کرتے ہیں
لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا	(تو) نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ خرچ میں تنگی کرتے ہیں
وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿67﴾	اور (ان کا خرچ) اس کے درمیان معتدل ہوتا ہے۔ ﴿67﴾
وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ	اور وہ (لوگ) جو اللہ کے ساتھ نہیں پکارتے
اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ	کسی دوسرے معبود کو اور نہ وہ قتل کرتے ہیں
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ	اس جان کو جسے اللہ نے حرام کیا ہے
اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ	مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کرتے ہیں
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ﴿68﴾	اور جو یہ (کام) کرے گا وہ سخت گناہ (کی سزا) کو ملے گا۔ ﴿68﴾
يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اسکے لیے قیامت کے دن عذاب دُگنا کیا جائے گا
وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا ﴿69﴾ اِلَّا	اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل ہو کر رہے گا۔ ﴿69﴾ مگر
مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا	جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل کیا نیک عمل
فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ	تو (یہی لوگ ہیں کہ) اللہ بدل دے گا
سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ۭ	ان کے گناہوں کو نیکیوں سے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿70﴾	اور اللہ بہت بخشنے والا بہت رحم والا ہے۔ ﴿70﴾
وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ	اور جو توبہ کرے اور نیک عمل کرے تو بیشک وہ
يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ﴿71﴾	رجوع کرتا ہے اللہ کی طرف سچا رجوع کرنا۔ ﴿71﴾
وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ	اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے
وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ	اور جب وہ بے ہودہ کام (کے پاس) سے گزرتے ہیں
مَرُّوْا كِرَامًا ﴿72﴾	(تو) وہ باعزت گزر جاتے ہیں۔ ﴿72﴾
وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا	اور وہ لوگ جو (کہ) جب وہ نصیحت کیے جاتے ہیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- وَ : شان وشوکت، رحم وکرم۔
- اَنْفَقُوْا : انفاق، نان ونفقہ۔
- يُسْرِفُوْا : اسراف وتبذیر۔
- بَيْنَ : بین بین، بین الاقوامی۔
- لَا : لاعلم، لاعلاج، لاتعداد۔
- يَدْعُوْنَ : دعا، دعوت، الداعی الی الخیر۔
- مَعَ : مع اہل وعیال، معیّت۔
- يَقْتُلُوْنَ : قتل، قاتل، مقتول، قتال۔
- النَّفْسَ : نفسا نفسی، نظام تنفس، نفس۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
- يَزْنُوْنَ : زنا، زناکار، زانی۔
- يَّفْعَلْ : فعل، فاعل، مفعول، افعال۔
- يَلْقَ : ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
- يُّضٰعَفْ : ذواضعاف اقل۔
- يَوْمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
- يَخْلُدْ : خالد، خلد بریں۔
- مُهَانًا : توہین، اہانت آمیز رویّہ۔
- تَابَ : توبہ، تائب، توبۃ النصوح۔
- اٰمَنَ : ایمان، مؤمن، امن۔
- عَمِلَ : عمل، اعمال، اعمال صالحہ۔
- صَالِحًا : اصلاح، اعمال صالحہ، صالح۔
- يُبَدِّلُ : تغیر وتبدل، تبدیلی، متبادل۔
- سَيِّاٰتِهِمْ : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
- حَسَنٰتٍ : حسنہ، حسنات، قرض حسنہ۔
- غَفُوْرًا : مغفرت، استغفراللہ۔
- يَشْهَدُوْنَ : شاہد، شہادت، مشاہدہ۔
- بِاللَّغْوِ : لغویات، لغو کام۔
- مَرُّوْا : مرورِ زمانہ۔
- كِرَامًا : اکرام، تکریم، مکرم، علماءِ کرام۔
- ذُكِّرُوْا : ذکر، اذکار، تذکیر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

بِاٰيٰتِ	رَبِّهِمْ [1]	لَمْ	يَخِرُّوْا	عَلَيْهَا [2]	صُمًّا	وَّ
آیات کے ساتھ	اپنے رب (کی)	نہیں	وہ سب گر پڑتے	ان پر	بہرے	اور

عُمْيَانًا (73)	وَ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا [3]	هَبْ [4]	لَنَا [5]
اندھے (ہو کر)	اور	جو	وہ سب کہتے ہیں	(اے) ہمارے رب	عطا کر	ہم کو

مِنْ اَزْوَاجِنَا	وَ	ذُرِّيّٰتِنَا	قُرَّةَ اَعْيُنٍ [6]	وَّ	اجْعَلْنَا
ہماری بیویوں سے	اور	ہماری اولاد (سے)	آنکھوں کی ٹھنڈک	اور	بنا ہمیں

لِلْمُتَّقِيْنَ [7]	اِمَامًا (74)	اُولٰٓئِكَ [8]	يُجْزَوْنَ [9]	الْغُرْفَةَ [6]
پرہیز گاروں کا	امام	یہی (لوگ)	وہ سب بدلہ دیئے جائیں گے	اُونچا محل

بِمَا [10]	صَبَرُوْا	وَ	يُلَقَّوْنَ [9]	فِيْهَا	تَحِيَّةً [6]
اس وجہ سے جو	ان سب نے صبر کیا	اور	وہ سب استقبال کیے جائیں گے	اس میں	دعا

وَّ	سَلٰمًا (75) لا	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا ط	حَسُنَتْ [6]	مُسْتَقَرًّا	وَّ
اور	سلام (کے ساتھ)	سب ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اچھی ہے وہ	قرار گاہ	اور

مُقَامًا (76)	قُلْ	مَا	يَعْبَؤُا	بِكُمْ [11]	رَبِّيْ	لَوْلَا [12]
قیام گاہ	کہہ دیجیے	نہیں	وہ پرواہ کرتا	تمہاری	میرا رب	اگر نہ (ہو)

دُعَآؤُكُمْ ج	فَقَدْ	كَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ	يَكُوْنُ	لِزَامًا (77) ع
تمہارا پکارنا (اس کو)	سو بیشک	تم نے جھٹلایا ہے	تو جلد ہی	وہ ہو گی	لازمی (اس کی سزا)

ع 17 4 الربع

اٰيَاتُهَا: 227 — 26 سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ 47 — رُكُوْعَاتُهَا: 11

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

المنزل 5

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

2 هَا واحد مؤنث کی علامت ہے کبھی جمع کے ساتھ بھی استعمال ہوتی ہے یہاں اس کا تعلق پیچھے اٰيٰت سے ہے جو جمع ہے۔

3 یہ دراصل یَا رَبَّنَا تھا شروع سے یَا تخفیف کے لیے گرا ہوا ہے، اسی کا ترجمہ اے کیا گیا ہے۔

4 هَبْ کا روٹ وَهَبَ ہے جس روٹ کے شروع میں وَ ہو تو اس کا امر بناتے ہوئے وَ کو حذف کر دیتے ہیں۔

5 لَنَا میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

6 ةً، تُ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

7 لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے اور کبھی کا، کی، کے، کو کیا جاتا ہے۔

8 اُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ لوگ ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ لوگ بھی کر دیا جاتا ہے۔

9 فعل کے شروع میں یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

10 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

11 یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

12 لَوْلَا کے بعد اگر فعل ہو تو ترجمہ کیوں نہیں ورنہ ترجمہ اگر نہ ہوتا ہے۔

13 تِلْكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ بھی کر دیا جاتا ہے۔

14 اَلَّا دراصل اَنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔

طٰسٓمّٓ (1)	تِلْكَ [13]	اٰيٰتُ [6]	الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (2)	لَعَلَّكَ
طٰسٓمّٓ	یہ	آیتیں (ہیں)	واضح کتاب (کی)	شاید آپ

بَاخِعٌ	نَّفْسَكَ	اَلَّا [14]	يَكُوْنُوْا
ہلاک کرنے والے	اپنے آپ کو	کہ نہیں	ہوتے وہ سب

مُؤْمِنِيْنَ (3)	اِنْ	نَّشَاْ	نُنَزِّلْ	عَلَيْهِمْ
سب ایمان والے	اگر	ہم چاہیں	(تو) ہم نازل کر دیں	ان پر

بِاٰیٰتِ رَبِّہِمۡ لَمۡ یَخِرُّوۡا عَلَیۡہَا	اپنے رب کی آیات کے ساتھ (تو) ان پر گر نہیں پڑتے
صُمًّا وَّعُمۡیَانًا ﴿73﴾	بہرے اور اندھے ہو کر (بلکہ غور و فکر کرتے ہیں)۔ ﴿73﴾
وَالَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا ہَبۡ لَنَا	اور وہ جو کہتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں عطا کر
مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعۡیُنٍ	ہماری بیویوں اور ہماری اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک
وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِیۡنَ اِمَامًا ﴿74﴾	اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔ ﴿74﴾
اُولٰٓئِکَ یُجۡزَوۡنَ الۡغُرۡفَۃَ	یہی لوگ بدلے میں (جنت میں) اُونچا محل دیئے جائیں گے
بِمَا صَبَرُوۡا وَ	اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا اور
یُلَقَّوۡنَ فِیۡہَا تَحِیَّۃً وَّسَلٰمًا ﴿75﴾	وہ استقبال کیے جائیں گے اس میں دعا و سلام کے ساتھ ﴿75﴾
خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ	اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں
حَسُنَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿76﴾	وہ قرار گاہ اور قیام گاہ اچھی ہے۔ ﴿76﴾
قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ	آپ کہہ دیجیے میرا رب تمہاری پرواہ نہیں کرتا
لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ ۚ فَقَدۡ کَذَّبۡتُمۡ	اگر تمہارا (اس کو) پکارنا نہ ہو، سو بیشک تم نے جھٹلایا ہے
فَسَوۡفَ یَکُوۡنُ لِزَامًا ﴿77﴾ ع	تو جلد ہی (اس کی سزا تمہارے لیے) لازمی ہو گی۔ ﴿77﴾ ع

الربع 6 ع 17 4

اٰیَاتُہَا: 227 | 26 سُوۡرَۃُ الشُّعَرَآءِ مَکِّیَّۃٌ 47 | رُکُوۡعَاتُہَا: 11

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

المنزل 5

طٰسٓمّٓ ﴿1﴾	طٰسٓمّٓ ﴿1﴾
تِلۡکَ اٰیٰتُ الۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿2﴾	یہ واضح کتاب کی آیتیں ہیں۔ ﴿2﴾
لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفۡسَکَ	شاید آپ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والے ہیں
اَلَّا یَکُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿3﴾	(اس پر) کہ وہ ایمان والے نہیں ہوتے۔ ﴿3﴾
اِنۡ نَّشَاۡ نُنَزِّلۡ عَلَیۡہِمۡ	اگر ہم چاہیں (تو) ہم ان پر نازل کر دیں

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- عَلَیۡہَا : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- وَ : شان و شوکت، رحم و کرم۔
- یَقُوۡلُوۡنَ : قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
- ہَبۡ : ہبہ کرنا، وہبی علم۔
- مِنۡ : منجانب، من حیث القوم۔
- اَزۡوَاجِنَا : زوجہ، ازدواجی زندگی، ازواج۔
- ذُرِّیّٰتِنَا : ذرّیتِ آدم، ذرّیتِ ابلیس۔
- اَعۡیُنٍ : عینی شاہد، عین اس وقت۔
- لِلۡمُتَّقِیۡنَ : تقویٰ، متقی۔
- اِمَامًا : امام، امامت، آئمہ کرام۔
- یُجۡزَوۡنَ : جزا و سزا، جزاک اللّٰہ۔
- بِمَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
- صَبَرُوۡا : صبر، صابر، صبر و شکر۔
- یُلَقَّوۡنَ : ملاقات، ملاقاتی حضرات۔
- فِیۡہَا : فی الحال، فی الحقیقت۔
- سَلٰمًا : امن و سلامتی، سلامت۔
- خٰلِدِیۡنَ : خالد، خلد بریں۔
- حَسُنَتۡ : حسنہ، حسنات، قرضِ حسنہ۔
- مُسۡتَقَرًّا : قول و قرار، قرار گاہ، جا۔
- قُلۡ : قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
- کَذَّبۡتُمۡ : کذب بیانی، کذاب، تکذیب۔
- لِزَامًا : لازم و ملزوم، التزام۔
- اٰیٰتُ : آیت، آیاتِ قرآنی۔
- الۡکِتٰبِ : کتاب، کتب، کاتب، کتابت۔
- الۡمُبِیۡنِ : بیان، دلیلِ بیّن، مبیّنہ طور پر۔
- نَّفۡسَکَ : نفسانفسی، نظامِ تنفس، نفس۔
- مُؤۡمِنِیۡنَ : ایمان، مؤمن، امن۔
- نَّشَاۡ : ماشاءاللّٰہ، ان شاءاللّٰہ۔
- نُنَزِّلۡ : نازل، نزول، منزّل من اللّٰہ۔
- عَلَیۡہِمۡ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔

مِّنَ السَّمَآءِ	اٰيَةً [1][2]	فَظَلَّتْ [2][3]	اَعْنَاقُهُمْ [4]	لَهَا [5]
آسمان سے	کوئی نشانی	پھر ہو جائیں	ان کی گردنیں	اس کے لیے

خٰضِعِيْنَ [6] ۝4	وَ	مَا	يَاْتِيْهِمْ [7]	مِّنْ ذِكْرٍ [1][8]	مِّنَ الرَّحْمٰنِ
سب جھکنے والے	اور	نہیں	آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	رحمان (کی طرف) سے

مُحْدَثٍ	اِلَّا	كَانُوْا [9]	عَنْهُ	مُعْرِضِيْنَ [10] ۝5	فَقَدْ
نئی	مگر	وہ سب ہوتے ہیں	اس سے	سب منہ موڑنے والے	پس بیشک

كَذَّبُوْا	فَسَيَاْتِيْهِمْ [3]	اَنْۢبٰٓؤُا	مَا	كَانُوْا	بِهٖ [11]
وہ سب جھٹلا چکے	تو جلد ہی وہ آئے گا انکے پاس	خبریں	جو	وہ سب تھے	اس کا

يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝6	اَوَ	لَمْ	يَرَوْا [12]	اِلَى الْاَرْضِ	كَمْ
وہ سب مذاق اڑاتے	اور کیا	نہیں	ان سب نے دیکھا	زمین کی طرف	کتنی (چیزیں)

اَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ	كَرِيْمٍ ۝7	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
ہم نے اگائی ہیں	اس میں	ہر قسم سے	عمدہ	بلاشبہ	اس میں

لَاٰيَةً [2] ؕ	وَ	مَا	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ [4]	مُّؤْمِنِيْنَ [10] ۝8
یقیناً ایک نشانی	اور	نہیں	ہے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے

ع 1 9 5

وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ الْعَزِيْزُ [13][14]	الرَّحِيْمُ [14] ۝9 ع	وَ
اور	بیشک	آپ کا رب	یقیناً وہی نہایت غالب	بہت رحم والا	اور

اِذْ	نَادٰى	رَبُّكَ	مُوْسٰٓى	اَنِ [15]	ائْتِ [16]
جب	آواز دی	آپ کے رب (نے)	موسٰی (کو)	کہ	تم آؤ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝10 لا	قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ	اَ	لَا	يَتَّقُوْنَ ۝11
ظالم لوگوں کے پاس	فرعون کی قوم	کیا	نہیں	وہ سب ڈرتے

قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اَنْ
اس نے کہا	(اے میرے) رب	بیشک میں	میں ڈرتا ہوں	کہ

يُّكَذِّبُوْنِ ۝12 ؕ	وَ	يَضِيْقُ	صَدْرِيْ
وہ سب جھٹلائیں گے مجھے	اور	وہ تنگ ہوتا ہے	میرا سینہ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 ۃ اور تْ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

3 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

4 هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

5 لَهَا میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہوجاتا ہے۔

6 علامت يْنَ جمع مذکر کی علامت ہے کیونکہ اسکا تعلق اعناق گردنوں سے ہے اس لیے بی سائیڈ میں مؤنث ترجمہ کیا گیا ہے۔

7 یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں یہ فعل مذکر ہے کیونکہ لفظ نصیحت اردو میں مؤنث ہے اس لیے فعل کا ترجمہ وہ آتی ہے کیا گیا ہے۔

8 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

9 كَانُوْا فعل ماضی ہے ضرورتاً ترجمہ حال میں کیا گیا ہے۔

10 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ، کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو اور بدلے میں کیا جاتا ہے۔

12 لَمْ کے بعد عموماً فعل کا ترجمہ ماضی میں ہوتا ہے اس لیے یہ کا ترجمہ وہ کی بجائے اس یا ان کیا جاتا ہے۔

13 هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

14 فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

15 یہ دراصل اَنْ تھا اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے زیر دی گئی ہے۔

16 یہاں ائْتِ سے مراد تم جاؤ ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتۡ	آسمان سے کوئی نشانی پھر ہو جائیں
اَعۡنَاقُهُمۡ لَهَا خٰضِعِيۡنَ ﴿4﴾	ان کی گردنیں اس کے سامنے جھکنے والی۔ ﴿4﴾
وَمَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ	اور ان کے پاس کوئی نصیحت نہیں آتی
مِّنَ الرَّحۡمٰنِ مُحۡدَثٍ	رحمان کی طرف سے (جو) نئی (ہو)
اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهُ مُعۡرِضِيۡنَ ﴿5﴾	مگر وہ اس سے منہ موڑنے والے ہوتے ہیں۔ ﴿5﴾
فَقَدۡ كَذَّبُوۡا	پس یقیناً وہ جھٹلا چکے
فَسَيَاۡتِيۡهِمۡ اَنۡۢـبٰٓؤُا	تو جلد ہی ان کے پاس خبریں آ جائیں گی
مَا كَانُوۡا بِهٖ يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿6﴾	(اسکی) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔ ﴿6﴾
اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الۡاَرۡضِ	اور کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا
كَمۡ اَنۡۢبَتۡنَا فِيۡهَا	ہم نے اس میں کتنی (چیزیں) اگائی ہیں
مِنۡ كُلِّ زَوۡجٍ كَرِيۡمٍ ﴿7﴾	ہر عمدہ قسم سے۔ ﴿7﴾
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ	بلاشبہ اس میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿8﴾	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ ﴿8﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ	اور بے شک آپ کا رب یقیناً وہی
ع 9/5 الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿9﴾ ع	نہایت غالب بہت رحم والا ہے۔ ﴿9﴾ ع
وَاِذۡ نَادٰى رَبُّكَ مُوۡسٰٓى	اور جب آپ کے رب نے موسیٰ کو آواز دی
اَنِ ائۡتِ الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿10﴾ لا	کہ ظالم قوم کے پاس جاؤ۔ ﴿10﴾
قَوۡمَ فِرۡعَوۡنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوۡنَ ﴿11﴾	فرعون کی قوم کے پاس، کیا وہ ڈرتے نہیں۔ ﴿11﴾
قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَخَافُ	اس نے کہا اے میرے رب بیشک میں ڈرتا ہوں
اَنۡ يُّكَذِّبُوۡنِ ﴿12﴾ ؕ وَيَضِيۡقُ صَدۡرِىۡ	کہ وہ مجھے جھٹلائیں گے ﴿12﴾ اور میرا سینہ تنگ ہوتا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- مِّنَ : منجانب، من وعن، من جملہ۔
- السَّمَآءِ : کتب سماویہ، ارض وسما۔
- خٰضِعِيۡنَ : خشوع وخضوع۔
- وَ : شان وشوکت، سحر وافطار۔
- ذِكۡرٍ : ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
- الرَّحۡمٰنِ : رحم، رحیم، رحمٰن، رحمت۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل۔
- مُعۡرِضِيۡنَ : اعراض کرنا۔
- كَذَّبُوۡا : کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
- اَنۡۢبٰٓؤُا : نبی، نبوت، انبیا۔
- يَسۡتَهۡزِءُوۡنَ : استہزا کرنا۔
- يَرَوۡا : رویت باری تعالیٰ، مرئی، ریا
- اِلَى : الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
- الۡاَرۡضِ : ارض وسماء، ارض مقدس۔
- اَنۡۢبَتۡنَا : نباتات وجمادات، نباتاتی۔
- كُلِّ : کل نمبر، کل کائنات۔
- كَرِيۡمٍ : کرم، اکرام، تکریم، محترم ومکرم
- فِىۡ : فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
- اَكۡثَرُهُمۡ : کثرت، اکثر، کثیر۔
- مُّؤۡمِنِيۡنَ : ایمان، مومن، امن۔
- الرَّحِيۡمُ : رحیم وکریم، رحم وکرم۔
- نَادٰى : ندا، منادی، ندائے ملت۔
- قَوۡمَ : قوم، اقوام، اقوام متحدہ۔
- لَا : لاعلاج، لاجواب، لاتعداد۔
- يَتَّقُوۡنَ : تقویٰ، متقی۔
- قَالَ : قول، اقوال، اقوال زریں۔
- اَخَافُ : خوف، خائف، خوف وہراس
- يُّكَذِّبُوۡنِ : کذب بیانی، کذّاب، کاذب
- يَضِيۡقُ : ضیق الصدر، ضیق النفس۔
- صَدۡرِىۡ : شرح صدر، شق صدر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	لَا	يَنْطَلِقُ [1]	لِسَانِيْ [2]	فَاَرْسِلْ [3]	اِلٰى هٰرُوْنَ (13)
اور	نہیں	وہ چلتی ہے	میری زبان	سو تو بھیج	ہارون کی طرف

وَ	لَهُمْ [4]	عَلَيَّ [5]	ذَنْبٌ [6]	فَاَخَافُ [3]	اَنْ
اور	ان کا	مجھ پر	ایک گناہ (ہے)	پس میں ڈرتا ہوں	کہ

يَّقْتُلُوْنِ [7] ج (14)	قَالَ	كَلَّا ج	فَاذْهَبَا	بِاٰيٰتِنَآ
وہ سب قتل کردیں گے مجھے	فرمایا	ہرگز نہیں	پس تم دونوں جاؤ	ہماری نشانیوں کیساتھ

اِنَّا [8]	مَعَكُمْ	مُّسْتَمِعُوْنَ [9] (15)	فَاْتِيَا [10] [3]	فِرْعَوْنَ [11]
بے شک ہم	تمہارے ساتھ	سننے والے	تو تم دونوں آؤ	فرعون (کے پاس)

فَقُوْلَآ [3]	اِنَّا [8]	رَسُوْلُ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (16) لا	اَنْ	اَرْسِلْ
پس تم دونوں کہو	بیشک ہم	رسول	سب جہانوں کے رب (کے)	یہ کہ	تو بھیج دے

مَعَنَا	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (17) ط	قَالَ	اَ	لَمْ	نُرَبِّكَ
ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	اس نے کہا	کیا	نہیں	ہم نے پالا تجھے

فِيْنَا	وَلِيْدًا	وَّ	لَبِثْتَ	فِيْنَا	مِنْ عُمُرِكَ [12]	سِنِيْنَ (18) لا
اپنے میں	بچہ (بچپن سے)	اور	تو ٹھہرا رہا	ہم میں	اپنی عمر کے	کئی سال

وَ	فَعَلْتَ	فَعْلَتَكَ [13]	الَّتِيْ	فَعَلْتَ	وَ	اَنْتَ
اور	تو نے کیا	اپنا وہ کام	جو	تو نے کیا	اور	تو

مِنَ الْكٰفِرِيْنَ (19)	قَالَ	فَعَلْتُهَآ	اِذًا	وَّ	اَنَا
ناشکروں میں سے	کہا	میں نے کیا اسے	اس وقت	جبکہ	میں

مِنَ الضَّآلِّيْنَ (20) ط	فَفَرَرْتُ	مِنْكُمْ	لَمَّا	خِفْتُكُمْ
گمراہوں میں سے	پھر میں بھاگ گیا	تم سے	جب	میں ڈرا تم سے

فَوَهَبَ [3]	لِيْ [14]	رَبِّيْ [2]	حُكْمًا	وَّ	جَعَلَنِيْ [15]
پھر عطا کیا	مجھ کو	میرے رب (نے)	حکم	اور	اس نے بنایا مجھے

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (21)	وَ	تِلْكَ	نِعْمَةٌ	تَمُنُّهَا	عَلَيَّ [5]
رسولوں میں سے	اور	یہ	احسان	تو جتلا رہا ہے اسے	مجھ پر

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] يَنْطَلِقُ مذکر فعل ہے کیونکہ اس کا تعلق لِسَانِيْ سے ہے جو کہ اُردو میں مؤنث ہے اس لیے اس کا ترجمہ وہ چلتی کیا گیا ہے۔

[2] یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[3] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[4] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[5] عَلَيَّ دراصل عَلٰى + یْ کا مجموعہ ہے۔

[6] ڈبل حرکت میں عموماً اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] یہ دراصل يَقْتُلُوْنَ + نِ + یْ تھا قاعدے کے مطابق نَ کا نون حذف ہوا اور فعل کیساتھ یْ لگاتے ہوئے درمیان میں نِ آیا ہے اور آخر سے تخفیف کی خاطر یْ کو حذف کیا گیا ہے۔

[8] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

[9] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے جمع کا اسم استعمال ہوا یہاں نون کے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

[10] یہاں مراد تم دونوں جاؤ ہے۔

[11] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[12] یہاں مِنْ کا ترجمہ کے ضرورتاً کیا گیا ہے۔

[13] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[14] لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے ہوتا ہے اور کبھی کا، کی، کے، کو بھی کیا جاتا ہے۔

[15] نِیْ فعل کے آخر میں ہو تو درمیان میں نِ کا اضافہ ہوتا ہے اور ترجمہ مجھے کیا جاتا ہے۔

وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ	اور میری زبان نہیں چلتی
فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿13﴾	سو تو ہارون کی طرف (پیغام) بھیج (کہ وہ میرے ساتھ چلے) ﴿13﴾
وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْبٌ فَاَخَافُ	اور میرے ذمے ان کا ایک گناہ ہے پس میں ڈرتا ہوں
اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿14﴾ قَالَ كَلَّا ۚ	کہ وہ مجھے قتل کردیں گے ﴿14﴾ فرمایا ہرگز نہیں (یعنی ایسا ہرگز نہ ہوگا)
فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ	پس تم دونوں ہماری نشانیوں کے ساتھ جاؤ
اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿15﴾	بے شک ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں۔ ﴿15﴾
فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ	تو تم دونوں جاؤ فرعون کے پاس پس تم دونوں کہو
اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿16﴾	بیشک ہم سب جہانوں کے رب کے رسول ہیں ﴿16﴾
اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿17﴾	یہ کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔ ﴿17﴾
قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ	اس نے کہا کیا ہم نے تجھے پالا نہیں
فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ	اپنے اندر اس حال میں کہ (تو) بچہ تھا اور تو ٹھہرا رہا
فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿18﴾	ہم میں اپنی عمر کے کئی سال۔ ﴿18﴾
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِيْ فَعَلْتَ	اور تو نے اپنا وہ کام کیا جو تو نے کیا
وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿19﴾	اور تو ناشکروں میں سے ہے۔ ﴿19﴾
قَالَ فَعَلْتُهَآ اِذًا	کہا (موسیٰ نے) میں نے اس (کام) کو اس وقت کیا
وَّاَنَا مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿20﴾	جبکہ میں گمراہوں (خطاکاروں) میں سے تھا۔ ﴿20﴾
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ	پھر میں تم سے بھاگ گیا جب میں تم سے ڈرا
فَوَهَبَ لِيْ رَبِّيْ حُكْمًا	پھر میرے رب نے مجھے حکم (نبوت وعلم) عطا کیا
وَّجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿21﴾ وَ	اور اس نے مجھے رسولوں میں سے بنایا۔ ﴿21﴾ اور (کیا)
تِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ	یہ احسان ہے (کہ) اسے تو مجھ پر جتلا رہا ہے (اور یہ بھول گیا)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَا	لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
لِسَانِيْ	لسان، لسانی تعصب۔
فَاَرْسِلْ	رسول، مرسل، رسالت۔
اِلٰى	الداعی الی الخیر، مرسل الیہ۔
فَاَخَافُ	خوف، خائف۔
يَّقْتُلُوْنِ	قتل، قاتل، مقتول، قتال۔
قَالَ	قول، قائل، اقوال زریں۔
بِاٰيٰتِنَآ	آیت، آیات قرآنی۔
مَعَكُمْ	مع اہل وعیال، معیّت۔
مُّسْتَمِعُوْنَ	سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
رَسُوْلُ	رسول، مرسل، رسالت۔
الْعٰلَمِيْنَ	عالم اسلام، عالم عقبیٰ۔
بَنِيْٓ	ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
فِيْنَا	فی الحال، فی الحقیقت۔
وَلِيْدًا	ولد، ولدیت، اولاد۔
وَ	لیل ونہار، رحم وکرم۔
مِنْ	منجانب، من حیث القوم۔
عُمُرِكَ	عمر، عمریں بیت گئیں، عمر دراز۔
سِنِيْنَ	سن پیدائش، سن بلوغت۔
فَعَلْتَ	فعل، فاعل، مفعول۔
الْكٰفِرِيْنَ	کفران نعمت۔
الضَّآلِّيْنَ	ضلالت وگمراہی۔
فَفَرَرْتُ	فرار، مفرّ، راہ فرار اختیار کرنا۔
خِفْتُكُمْ	خوف، خائف، خوف وہراس۔
فَوَهَبَ	ہبہ کرنا، کسبی اور وہبی۔
رَبِّيْ	رب العزت، رب العالمین۔
حُكْمًا	حکم، حاکم، محکوم، تحکم۔
الْمُرْسَلِيْنَ	رسول، رسالت، مرسل۔
نِعْمَةٌ	نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
عَلَيَّ	علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم

اَنْ	عَبَّدْتَّ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿22﴾	قَالَ	فِرْعَوْنُ [1]	وَ
کہ	تو نے غلام بنا رکھا ہے	بنی اسرائیل (کو)	کہا	فرعون نے	اور

مَا [2]	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿23﴾	قَالَ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ	وَالْاَرْضِ	وَ
کیا (ہے)	جہانوں کا رب	کہا	آسمانوں کا رب (ہے)	اور زمین (کا)	اور

مَا [2]	بَيْنَهُمَا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّوْقِنِيْنَ [3] ﴿24﴾	قَالَ
جو	ان دونوں کے درمیان	اگر	ہو تم	سب یقین کرنے والے	کہا

لِمَنْ [4]	حَوْلَهٗٓ	اَ	لَا	تَسْتَمِعُوْنَ [5] ﴿25﴾	قَالَ
(ان) سے جو	اس کے ارد گرد	کیا	نہیں	تم سب سنتے	کہا

رَبُّكُمْ [6]	وَ	رَبُّ	اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ [6] ﴿26﴾	قَالَ
تمہارا رب ہے	اور	رب ہے	تمہارے پہلے سب آباؤ اجداد کا	کہا

اِنَّ	رَسُوْلَكُمُ [6]	الَّذِيْٓ	اُرْسِلَ [7]	اِلَيْكُمْ	لَمَجْنُوْنٌ [8] ﴿27﴾
بے شک	تمہارا رسول	جو	بھیجا گیا ہے	تمہاری طرف	یقیناً دیوانہ

قَالَ	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	وَ	مَا [2]	بَيْنَهُمَا
کہا	مشرق اور مغرب کا رب ہے	اور	جو	ان دونوں کے درمیان ہے

اِنْ	كُنْتُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿28﴾	قَالَ	لَئِنِ [8]	اتَّخَذْتَ
اگر	ہو تم	تم سب عقل رکھتے	کہا	یقیناً اگر	تو نے بنایا

اِلٰهًا [9]	غَيْرِيْ	لَاَجْعَلَنَّكَ [10]	مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿29﴾
کوئی معبود	میرے علاوہ	بلاشبہ ضرور میں بنادوں گا تجھے	قیدیوں میں سے

قَالَ	اَوَ	لَوْ	جِئْتُكَ [11]	بِشَيْءٍ [12][9]	مُّبِيْنٍ ﴿30﴾
کہا	اور کیا	اگر	میں لے آؤں تیرے پاس	کسی چیز کو	واضح

قَالَ	فَاْتِ [11]	بِهٖٓ [11]	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ [13] ﴿31﴾
کہا	پس تو لے آ	اس کو	اگر	تو ہے	سچ بولنے والوں میں سے

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ [14]	فَاِذَا [15]	هِيَ [16]	ثُعْبَانٌ	مُّبِيْنٌ ﴿32﴾
تو اس نے پھینکی	اپنی لاٹھی	تو اچانک	وہ	اژدھا (تھی)	واضح

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں پیش ہو وہ اسم اس فعل کا فاعل ہوتا ہے۔
2. مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔
3. اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔
4. قَالَ، يَقُوْلُ کے بعد لِـ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔
5. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔
6. كُمْ کا ترجمہ اسم کے آخر میں تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے
7. فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
8. لَـ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔
9. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
10. لَـ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بلاشبہ ضرور کیا گیا ہے۔
11. جِئْتُ اور فَاْتِ کے بعد اگر بِـ ہو تو اسکا ترجمہ میں لے آؤں اور پس تو لے آ کیا جاتا ہے
12. بِـ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے
13. فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
14. هٗ یا هُ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اسکی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
15. اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔
16. هِيَ واحد مؤنث کے لیے اور هُوَ واحد مذکر کے لیے دونوں کا ترجمہ وہ کیا جاتا ہے۔

اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿22﴾	کہ تونے (میری قوم) بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے ﴿22﴾
قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿23﴾	فرعون نے کہا اور رب العالمین کیا (چیز) ہے۔ ﴿23﴾
قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	(موسیٰ نے) کہا آسمانوں اور زمین کا رب ہے
وَمَا بَيْنَهُمَا ط	اور (اس کا بھی) جو ان دونوں کے درمیان ہے
اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ﴿24﴾	اگر تم یقین کرنے والے ہو۔ ﴿24﴾
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗٓ	(فرعون نے) ان سے کہا جو اس کے ارد گرد تھے
اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿25﴾ قَالَ رَبُّكُمْ	کیا تم سنتے نہیں۔ ﴿25﴾ (موسیٰ نے) کہا تمہارا رب ہے
وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿26﴾	اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد کا (بھی) رب ہے۔ ﴿26﴾
قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْٓ	(فرعون نے) کہا بے شک تمہارا (یہ) رسول جو
اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿27﴾	تمہاری طرف بھیجا گیا ہے یقیناً دیوانہ ہے۔ ﴿27﴾
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	(موسیٰ نے) کہا (جو) مشرق اور مغرب کا رب ہے
وَمَا بَيْنَهُمَا ط	اور (اس کا بھی) جو ان دونوں کے درمیان ہے
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿28﴾	اگر تم عقل رکھتے ہو۔ ﴿28﴾
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ	(فرعون نے) کہا یقیناً اگر تو نے میرے علاوہ کوئی معبود بنایا
لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿29﴾	بلاشبہ میں تجھے ضرور قیدیوں میں سے کردوں گا ﴿29﴾
قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ	(موسیٰ نے) کہا اور کیا اگرچہ میں تیرے پاس لے آؤں
بِشَيْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿30﴾ قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ	کوئی واضح چیز۔ ﴿30﴾ (فرعون نے) کہا پس تو لے آ اس کو
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿31﴾	اگر تو سچوں میں سے ہے۔ ﴿31﴾
فَاَلْقٰى عَصَاهُ	تو (موسیٰ نے) اپنی لاٹھی پھینکی
فَاِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿32﴾ ج	تو اچانک وہ واضح اژدھا تھی۔ ﴿32﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

عَبَّدْتَّ : عابد، عبادت، معبود۔
بَنِيْٓ : ابنائے جامعہ، ابن الوقت۔
اِسْرَآءِيْلَ : یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔
الْعٰلَمِيْنَ : عالم اسلام، عالم عقبیٰ۔
السَّمٰوٰتِ : کتب سماویہ، ارض وسما۔
الْاَرْضِ : ارض مقدس، کرہ ارض
مَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
بَيْنَهُمَا : بین بین، بین الاقوامی۔
مُّوْقِنِيْنَ : یقین، یقین محکم، یقین کامل۔
حَوْلَهٗٓ : ماحول، ماحولیات۔
لَا : لاعلاج، لاجواب، لاعلم۔
تَسْتَمِعُوْنَ : سمع وبصر، آلہ سماعت۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
الْاَوَّلِيْنَ : اوّل وآخر، اوّلین فرصت۔
اٰبَآئِكُمُ : آباؤ اجداد، آبائی علاقہ۔
اِلَيْكُمْ : مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
رَسُوْلَكُمْ : رسول، مرسل، رسالت۔
لَمَجْنُوْنٌ : مجنون، جنون۔
الْمَشْرِقِ : مشرق ومغرب، مشرقی روایات
بَيْنَهُمَا : بین بین، بین الاقوامی۔
تَعْقِلُوْنَ : عقل، عاقل، معقول۔
اتَّخَذْتَ : اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ، ماخذ۔
غَيْرِيْ : دیار غیر، غیر اللہ، اغیار۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
بِشَيْءٍ : شے، اشیائے خورد ونوش۔
مُّبِيْنٍ : بیان، دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر۔
الصّٰدِقِيْنَ : صدق وصفا، صادق وامین۔
فَاَلْقٰى : القاء کرنا۔
عَصَاهُ : عصا بردار، عصائے موسیٰ۔
مُّبِيْنٌ : بیان، دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	نَزَعَ	يَدَهٗ [1]	فَاِذَا [2]	هِيَ	بَيْضَآءُ [3]
اور	نکالا	اپنا ہاتھ	تو اچانک	وہ	سفید

ع 24 2 6

لِلنّٰظِرِيْنَ (33) ع	قَالَ	لِلْمَلَاِ [4]	حَوْلَهٗۤ	اِنَّ	هٰذَا
سب دیکھنے والوں کے لیے	اس نے کہا	سرداروں سے	اپنے اردگرد	بلاشبہ	یہ

لَسٰحِرٌ	عَلِيْمٌ (34) لا	يُّرِيْدُ	اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ [5]
یقیناً جادوگر (ہے)	خوب علم رکھنے والا	وہ چاہتا ہے	کہ	وہ نکال دے تمہیں

مِّنْ اَرْضِكُمْ	بِسِحْرِهٖ ۖ [1]	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ (35)	قَالُوْۤا
تمہاری سرزمین سے	اپنے جادو سے	تو کیا	تم سب حکم دیتے ہو	ان سب نے کہا

اَرْجِهْ [6]	وَ	اَخَاهُ [1]	وَ	ابْعَثْ	فِي الْمَدَآئِنِ
مہلت دے اسے	اور	اسکے بھائی (کو)	اور	تو بھیج	شہروں میں

حٰشِرِيْنَ (36) لا	يَاْتُوْكَ [7]	بِكُلِّ سَحَّارٍ [8]	عَلِيْمٍ (37)
سب اکٹھا کرنے والے	وہ سب لے آئیں تیرے پاس	ہر بڑے جادوگر کو	خوب علم رکھنے والا

فَجُمِعَ [9]	السَّحَرَةُ [10]	لِمِيْقَاتِ	يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ (38) لا	وَّ	قِيْلَ [11]
تو جمع کیے گئے	جادوگر	طے شدہ وقت پر	معین دن	اور	کہا گیا

لِلنَّاسِ [4]	هَلْ	اَنْتُمْ	مُّجْتَمِعُوْنَ (39) لا	لَعَلَّنَا
لوگوں سے	کیا	تم	سب جمع ہونے والے ہو	تاکہ ہم

نَتَّبِعُ	السَّحَرَةَ [10]	اِنْ	كَانُوْا	هُمُ الْغٰلِبِيْنَ (40)
ہم پیروکار بن جائیں	جادوگروں (کے)	اگر	ہوں وہ سب	وہی سب غلبہ پانے والے

فَلَمَّا	جَآءَ	السَّحَرَةُ [10]	قَالُوْا	لِفِرْعَوْنَ [4]	اَئِنَّ
پھر جب	آ گئے	جادوگر	ان سب نے کہا	فرعون سے	کیا واقعی

لَنَا	لَاَجْرًا	اِنْ	كُنَّا [12]	نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ [13] (41)
ہمارے لیے	ضرور کوئی صلہ (ہوگا)	اگر	ہوئے ہم	ہم سب ہی غلبہ پانے والے

قَالَ	نَعَمْ	وَ	اِنَّكُمْ	اِذًا [2]	لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (42)
کہا	ہاں	اور	بے شک تم	اس وقت	ضرور مقرب لوگوں میں سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اسکی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[2] اِذَا کا ترجمہ عموماً جب یا اچانک اور اِذًا کا ترجمہ اس وقت یا تب کیا جاتا ہے۔

[3] آءُ اسم کے ساتھ واحد مؤنث کی علامت ہے الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[4] قَالَ، يَقُوْلُ اور قِيْلَ وغیرہ کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[5] فعل کے آخر میں علامت كُمْ ہو تو اس کا ترجمہ تمہیں کرتے ہیں۔

[6] اَرْجِهْ دراصل اَرْجِ + هٖ تھا اور بعض نے اس کا اصل اَرْجِئْهُ بھی بتایا ہے کہ تخفیف کی وجہ سے ء کو حذف کیا گیا ہے، قرآنی کتابت میں وقف کی وجہ سے ہٖ کو ساکن لکھا گیا ہے۔

[7] يَاْتُوْكَ کے بعد اگر "بِ" ہو تو اس کا ترجمہ وہ سب لے آئیں کیا جاتا ہے۔

[8] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے

[9] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] السَّحَرَةُ کے آخر میں ةُ جمع کے لیے آئی ہے واحد مؤنث کی نہیں ہے۔

[11] قِيْلَ دراصل قُوِلَ تھا فُعِلَ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے فعل میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے یہاں قاعدے کے مطابق و کی زیر پچھلے حرف کو دے کر اُسے ی سے بدلا گیا ہے۔

[12] كُنَّا دراصل كَوْنْنَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق و کو ہٹا کر ك کو پیش دی جاتی ہے اور ن کو ن میں مدغم کیا جاتا ہے۔

[13] نَحْنُ کے بعد اَلْ میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

• سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے • نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے • کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَنَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ	اور اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ
بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿33﴾ ع 2/24/6	دیکھنے والوں کے لیے سفید (چمکدار) تھا۔ ﴿33﴾
قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ	(فرعون نے) اپنے ارد گرد سرداروں سے کہا
اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿34﴾	بلاشبہ یہ یقیناً علم رکھنے والا جادوگر ہے۔ ﴿34﴾
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ	وہ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں تمہاری سرزمین سے نکال دے
بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿35﴾	اپنے جادو سے، تو تم کیا حکم دیتے ہو؟ ﴿35﴾
قَالُوْٓا اَرْجِهْ	انہوں نے کہا مہلت دے (یعنی انتظار میں رکھ) اسے
وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ	اور اس کے بھائی کو اور تو شہروں میں بھیج
حٰشِرِيْنَ ﴿36﴾ يَاْتُوْكَ	اکٹھا کرنے والے ﴿36﴾ (کہ) وہ لے آئیں تیرے پاس
بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿37﴾	ہر بڑے جادوگر کو (جو) خوب علم رکھنے والا (ماہر) ہو ﴿37﴾
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ	تو جمع کیے گئے جادوگر
لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿38﴾ وَّقِيْلَ	معین دن کے طے شدہ وقت پر۔ ﴿38﴾ اور کہا گیا
لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿39﴾	لوگوں سے کیا تم جمع ہونے والے ہو۔ ﴿39﴾
لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ	تاکہ ہم (ان) جادوگروں کے پیروکار بن جائیں
اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿40﴾ فَلَمَّا	اگر وہی غلبہ پانے والے ہوں۔ ﴿40﴾ پھر جب
جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ	جادوگر آ گئے (تو) انہوں نے فرعون سے کہا
اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا	کیا واقعی ضرور ہمارے لیے کوئی صلہ ہو گا
اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿41﴾	اگر ہم ہی غالب ہوئے۔ ﴿41﴾
قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا	اس نے کہا ہاں اور بے شک تم اس وقت
لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿42﴾	ضرور (میرے) مقرب لوگوں میں سے ہو گے۔ ﴿42﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

نَزَعَ : حالت نزع، نزعی بیان۔
يَدَهٗ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
بَيْضَآءُ : ید بیضاء، بیضوی شکل۔
لِلنّٰظِرِيْنَ : نظر، نظارہ، منظر، منظور نظر۔
لِلْمَلَاِ : الحمد للہ، لہٰذا۔
حَوْلَهٗٓ : ماحول، ماحولیات۔
هٰذَا : مسجد ہٰذا، لہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
لَسٰحِرٌ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
عَلِيْمٌ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
يُّرِيْدُ : ارادہ، مرید، مراد۔
يُّخْرِجَكُمْ : خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
اَرْضِكُمْ : ارض وسما، ارض مقدس۔
تَاْمُرُوْنَ : امر، آمر، مامور، امارت اسلامی۔
اَخَاهُ : اخوت، مواخات۔
ابْعَثْ : بعثت، مبعوث۔
الْمَدَآئِنِ : مدینۃ الاولیا، مدنیت، تمدن۔
حٰشِرِيْنَ : حشر، محشر، حشر نشر۔
فَجُمِعَ : جمع، جامع، مجمع، جماعت۔
لِمِيْقَاتِ : میقات حج، وقت، اوقات۔
وَّ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
قِيْلَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
لِلنَّاسِ : عوام الناس، عامۃ الناس۔
مُّجْتَمِعُوْنَ : جمع، جامع، جماعت، اجتماع۔
نَتَّبِعُ : اتباع، تابع، متبع سنت، تابعی۔
السَّحَرَةَ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
الْغٰلِبِيْنَ : غالب، غلبہ، مغلوب۔
لِفِرْعَوْنَ : الحمد للہ، لہٰذا / فرعون۔
لَاَجْرًا : اجر وثواب، اجر عظیم، اجرت۔
لَّمِنَ : منجانب، من وعن، منجملہ۔
الْمُقَرَّبِيْنَ : قرب، قریب، مقرب۔

قَالَ	لَهُمْ [1]	مُّوْسٰى	اَلْقُوْا	مَآ
کہا	ان سے	موسیٰ نے	تم سب ڈالو	جو

اَنْتُمْ	مُّلْقُوْنَ [2] (43)	فَاَلْقَوْا	حِبَالَهُمْ [3]	وَ
تم	سب ڈالنے والے (ہو)	تو ان سب نے ڈالیں	اپنی رسیاں	اور

عِصِيَّهُمْ [3]	وَ	قَالُوْا	بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ [4]
اپنی لاٹھیاں	اور	ان سب نے کہا	فرعون کی عزت کی قسم

اِنَّا [5]	لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ [6] (44)	فَاَلْقٰى	مُوْسٰى
بلاشبہ ہم	یقیناً ہم ہی سب غالب ہونے والے (ہیں)	پھر پھینکی	موسیٰ (نے)

عَصَاهُ	فَاِذَا [7]	هِيَ	تَلْقَفُ [8]	مَا
اپنی لاٹھی	تو اچانک	وہ	نگل رہی تھی	جو

يَاْفِكُوْنَ ۚ (45)	فَاُلْقِيَ [9]	السَّحَرَةُ [10]	سٰجِدِيْنَ [11] (46) لا
وہ سب جھوٹ موٹ بنا رہے تھے	تو گرا دیے گئے	جادوگر	سب سجدہ کرنے والے

قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (47) لا	رَبِّ مُوْسٰى
ان سب نے کہا	ہم ایمان لائے	سب جہانوں کے رب پر	موسیٰ کے رب

وَهٰرُوْنَ (48)	قَالَ	اٰمَنْتُمْ	لَهٗ [1]	قَبْلَ
اور ہارون کے رب	اس نے کہا	تم نے بات مانی	اس کی	پہلے

اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ ج [1]	اِنَّهٗ	لَكَبِيْرُكُمُ [12]
کہ	میں اجازت دیتا	تم کو	بلاشبہ وہ	یقیناً تمہارا بڑا (ہے)

الَّذِيْ	عَلَّمَكُمُ [12]	السِّحْرَ ج	فَلَسَوْفَ	تَعْلَمُوْنَ ط
جس نے	تمہیں سکھایا ہے	جادو	سو یقیناً جلد ہی	تم سب جان لو گے

لَاُقَطِّعَنَّ [13]	اَيْدِيَكُمْ [12]	وَ	اَرْجُلَكُمْ [12]
بلاشبہ ضرور میں کاٹوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ	وَّ	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ [12][13][14]	اَجْمَعِيْنَ (49)
مخالف (سمت) سے	اور	بلاشبہ ضرور میں سولی دوں گا تمہیں	سب کے سب (کو)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَهٗ، لَكُمْ اور لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[2] یہ دراصل مُلْقِيُوْنَ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے ی کی پیش پچھلے حرف کو دے کر ی کو حذف کیا گیا ہے۔

[3] هُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے ہوتا ہے۔

[4] یہاں علامت بِ میں قسم کا مفہوم ہے۔

[5] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔

[6] نَحْنُ کے بعد اَلْ میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[7] اِذَا کا ترجمہ عموماً جب اور کبھی اچانک بھی کیا جاتا ہے۔

[8] فعل کے شروع میں تَ واحد مؤنث کی علامت ہے الگ ترجمہ ممکن نہیں ہے۔

[9] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] السَّحَرَةُ کے آخر میں ةُ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ ةُ جمع کے لیے آئی ہے۔

[11] فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[12] كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا یا اپنا اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

[13] لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بلاشبہ ضرور کیا گیا ہے۔

[14] لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ کا لفظ قرآن کریم میں تین مرتبہ آیا ہے دو مرتبہ درمیان میں و زائد ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

آیت	ترجمہ
قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰٓى	موسیٰ نے ان سے کہا
اَلْقُوْا مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿43﴾	تم ڈالو جو کچھ تم ڈالنے والے ہو۔ ﴿43﴾
فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ	تو انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں ڈالیں
وَقَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ	اور انہوں نے کہا فرعون کی عزت کی قسم
اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿44﴾	بلاشبہ یقیناً ہم ہی غالب ہونے والے ہیں۔ ﴿44﴾
فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ	پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی پھینکی
فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ	تو اچانک وہ نگل رہی تھی
مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿45﴾	(ان کو) جو وہ جھوٹ موٹ بنا رہے تھے۔ ﴿45﴾
فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿46﴾	تو جادوگر سجدہ کرتے ہوئے گرا دیے گئے۔ ﴿46﴾
قَالُوْٓا اٰمَنَّا	انہوں نے کہا ہم ایمان لائے
بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿47﴾	سب جہانوں کے رب پر۔ ﴿47﴾
رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿48﴾	موسیٰ اور ہارون کے رب پر۔ ﴿48﴾
قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ	(فرعون نے) کہا (کیا) تم ایمان لائے اس پر
قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ج	اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں
اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ	بلاشبہ وہ یقیناً تمہارا بڑا ہے
الَّذِىْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج	جس نے تمہیں جادو سکھایا ہے
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ط	سو یقیناً جلد ہی تم جان لوگے
لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ	بلاشبہ ضرور میں تمہارے ہاتھ کاٹوں گا
وَاَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ	اور تمہارے پاؤں مخالف سمت سے
وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿49﴾	اور ضرور بالضرور میں تمہیں سولی دوں گا سب کو ﴿49﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
اَلْقُوْا : القاء کرنا۔
مَآ : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
عِصِيَّهُمْ : عصابردار، عصائے موسیٰ۔
وَ : مال و دولت، عفو و درگزر۔
قَالُوْا : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
بِعِزَّةِ : عزت، باعزت، معزز۔
الْغٰلِبُوْنَ : غالب، غلبہ، ظن غالب۔
عَصَاهُ : عصابردار، عصائے موسیٰ۔
مَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
فَاَلْقٰى : القاء (ڈالنا)۔
السَّحَرَةُ : سحر بیانی، مسحور کن آواز، سحر۔
سٰجِدِيْنَ : سجدہ، مسجود ملائکہ، ساجد۔
اٰمَنَّا : ایمان، مؤمن، امن۔
بِرَبِّ : ربوبیت، رب العالمین۔
الْعٰلَمِيْنَ : عالم اسلام، عالم برزخ۔
اٰمَنْتُمْ : ایمان، مؤمن، امن۔
قَبْلَ : قبل از وقت، قبل الکلام۔
اٰذَنَ : اذن عام، باذن اللہ، اذن عالم۔
لَكَبِيْرُكُمْ : کبریائی، اکبر، تکبر، متکبر۔
عَلَّمَكُمْ : علم، عالم، معلم، تعلیم۔
تَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، معلومات۔
لَاُقَطِّعَنَّ : قطع تعلقی، قطع رحمی، قاطع۔
اَيْدِيَكُمْ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
خِلَافٍ : خلاف، اختلاف، مختلف۔
لَاُصَلِّبَنَّكُمْ : صلیب، مصلوب۔
اَجْمَعِيْنَ : جمع، مجمع، اجتماع، جماعت۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ع 18 3 7

قَالُوْا	لَا ضَيْرَ [1] ز	اِنَّآ [2]	اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ [3] (50) ج
ان سب نے کہا	نہیں کوئی نقصان	بلاشبہ ہم	اپنے رب کی طرف	سب لوٹنے والے

اِنَّا [2]	نَطْمَعُ	اَنْ	يَّغْفِرَ	لَنَا [4]	رَبُّنَا
بے شک ہم	ہم اُمید رکھتے ہیں	کہ	وہ بخش دے گا	ہم کو	ہمارا رب

خَطٰيٰنَآ	اَنْ	كُنَّآ [5]	اَوَّلَ	الْمُؤْمِنِيْنَ [3] (51) ط
ہمارے گناہ	کہ	ہم ہوئے ہیں	پہلے	سب ایمان لانے والے

وَ	اَوْحَيْنَآ [6]	اِلٰى مُوْسٰٓى	اَنْ	اَسْرِ
اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	(یہ) کہ	تو نکال لے جا رات کو

بِعِبَادِيْٓ [7]	اِنَّكُمْ	مُّتَّبَعُوْنَ [8] (52)	فَاَرْسَلَ	فِرْعَوْنُ
میرے بندوں کو	بے شک تم	سب پیچھا کیے جانے والے ہو	تو بھیجا	فرعون (نے)

فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ [9] (53) ج	اِنَّ	هٰٓؤُلَآءِ	لَشِرْذِمَةٌ [10]
شہروں میں	سب اکٹھا کرنے والے	بے شک	یہ (لوگ)	یقیناً ایک جماعت

قَلِيْلُوْنَ [11] (54) لا	وَ	اِنَّهُمْ	لَنَا [4]	لَغَآئِظُوْنَ [9] (55) لا
بہت تھوڑے	اور	بیشک وہ	ہم کو	ضرور سب غصہ دلانے والے

وَ	اِنَّا [2]	لَجَمِيْعٌ	حٰذِرُوْنَ [9] (56) ط	فَاَخْرَجْنٰهُمْ [6][12][13]
اور	بیشک ہم	یقیناً سب	سب چوکنّے رہنے والے	تو ہم نے نکال دیا انہیں

مِّنْ جَنّٰتٍ	وَّ	عُيُوْنٍ (57) لا	وَّ	كُنُوْزٍ	وَّ
باغات سے	اور	چشموں	اور	خزانوں	اور

مَقَامٍ كَرِيْمٍ (58) لا	كَذٰلِكَ [14] ط	وَ	اَوْرَثْنٰهَا [6]	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ (59) ط
عمدہ جگہوں (سے)	اسی طرح	اور	ہم نے وارث بنایا ان کا	بنی اسرائیل (کو)

فَاَتْبَعُوْهُمْ [12][13][15]	مُّشْرِقِيْنَ (60)	فَلَمَّا [13]	تَرَآءَ [16]
تو ان سب نے پیچھا کیا ان کا	صبح کرتے (ہوئے)	پھر جب	ایک دوسرے کو دیکھا

الْجَمْعٰنِ [17]	قَالَ	اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى	اِنَّا [2]	لَمُدْرَكُوْنَ [8] (61) ج
دونوں جماعتوں (نے)	کہا	موسیٰ کے ساتھیوں (نے)	بیشک ہم	یقیناً سب پکڑ لیے جانے والے ہیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر میں پوری جنس کی نفی کا مفہوم ہوتا ہے۔
2. اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے، یہاں تخفیف کے لیے ایک نون حذف ہے۔
3. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔
4. لَنَا میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔
5. كُنَّا دراصل كَوْنْنَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق و کو ہٹا کر ك کو پیش دی جاتی ہے اور ن کو ن میں مدغم کیا جاتا ہے۔
6. نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔
7. بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔
8. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔
9. فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
10. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
11. یہاں وْنَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
12. علامت هُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں یا اُن کو کیا جاتا ہے۔
13. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔
14. "كَ" اسم کے شروع میں ہو تو اس میں تشبیہ کا مفہوم ہوتا ہے۔
15. وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔
16. اس فعل میں "تَ" اور "ا" میں کام کو باہمی طور پر کرنے کا مفہوم ہے۔
17. اِنِ میں تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

قَالُوْا لَا ضَيْرَ ز	انہوں نے کہا کوئی نقصان (کی بات) نہیں
اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿50﴾ ج	بلاشبہ ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ﴿50﴾
اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لَنَا	بے شک ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ہمیں بخش دے گا
رَبُّنَا خَطٰيٰنَآ اَنْ كُنَّآ	ہمارا رب ہمارے گناہ (اس لیے) کہ ہم ہوئے ہیں
ع 3 / 18 / 7 اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿51﴾ ط وَاَوْحَيْنَآ	پہلے ایمان لانے والے۔ ﴿51﴾ ع اور ہم نے وحی کی
اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ	موسیٰ کی طرف یہ کہ تو میرے بندوں کو رات کو نکال لے جا
اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿52﴾ فَاَرْسَلَ	بیشک تم پیچھا کیے جانے والے ہو ﴿52﴾ تو بھیج دیئے
فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿53﴾ ج	فرعون نے شہروں میں اکٹھا کرنے والے (ہرکارے) ﴿53﴾
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ	(اور کہا کہ) بے شک یہ لوگ
لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿54﴾ لا	یقیناً ایک تھوڑی سی جماعت ہیں۔ ﴿54﴾
وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿55﴾ لا	اور بیشک وہ ہمیں یقیناً غصہ دلانے والے ہیں۔ ﴿55﴾
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿56﴾ ط	اور بیشک ہم یقیناً سب چوکنے رہنے والے ہیں ﴿56﴾
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿57﴾ لا	تو ہم نے نکال دیا انہیں باغات اور چشموں سے ﴿57﴾
وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿58﴾ لا	اور خزانوں اور عمدہ جگہ (سے)۔ ﴿58﴾
كَذٰلِكَ ط	اسی طرح (ہوا)
وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿59﴾ ط	اور ہم نے بنی اسرائیل کو ان (چیزوں) کا وارث بنایا ﴿59﴾
فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿60﴾	تو انہوں نے سورج نکلتے (یعنی صبح کرتے) ہی انکا پیچھا کیا ﴿60﴾
فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ	پھر جب دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے کو دیکھا
قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى	(تو) موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا
اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿61﴾ ج	بے شک ہم یقیناً پکڑے جانے والے ہیں۔ ﴿61﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَا	: لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
ضَيْرَ	: مضرِ صحت، ضرر رساں۔
مُنْقَلِبُوْنَ	: انقلاب، انقلابی اقدام۔
نَطْمَعُ	: مطمعِ نظر، لالچ و طمع۔
يَّغْفِرَ	: مغفرت، استغفار۔
خَطٰيٰنَآ	: خطا، خطاکار۔
اَوَّلَ	: اول، نمبر، اول انعام یافتہ۔
اَوْحَيْنَآ	: وحی، وحی متلوّ، وحی الٰہی۔
بِعِبَادِيْٓ	: عابد، عبادت، معبود۔
مُّتَّبَعُوْنَ	: اتباع، تابع، متبعِ سنت۔
فَاَرْسَلَ	: رسول، مرسل، رسالت۔
فِي	: فی الحال، فی الحقیقت۔
الْمَدَآئِنِ	: مدینہ منورہ، مدینۃ الاولیاء۔
حٰشِرِيْنَ	: حشر، محشر، حشر نشر۔
قَلِيْلُوْنَ	: قلت، قلیل مدت، الاقلیل۔
لَغَآئِظُوْنَ	: غیظ و غضب۔
لَجَمِيْعٌ	: جمع، جامع، مجمع، جماعت۔
فَاَخْرَجْنٰهُمْ	: خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
مِّنْ	: منجانب، من حیث القوم۔
جَنّٰتٍ	: جنت الفردوس، جنات۔
مَقَامٍ	: مقام و مرتبہ، مقام محمود۔
كَرِيْمٍ	: کرم، اکرام، تکریم، محترم و مکرم
كَذٰلِكَ	: کماحقہ، کالعدم۔
اَوْرَثْنٰهَا	: وارث، وراثت، ورثا۔
فَاَتْبَعُوْهُمْ	: اتباع، تابع، متبعِ سنت۔
مُّشْرِقِيْنَ	: شرق و غرب، نماز اشراق۔
تَرَآءَ	: رؤیت باری تعالیٰ، مرئی۔
قَالَ	: قول، مقولہ، اقوال زریں۔
اَصْحٰبُ	: صاحب، صحابی، صحابہ۔
لَمُدْرَكُوْنَ	: فہم و ادراک، درک۔

قَالَ	كَلَّا [1] ج	اِنَّ	مَعِيَ	رَبِّيْ	سَيَهْدِيْنِ [2][3] (62)
کہا	ہرگز نہیں	بے شک	میرے ساتھ	میرا رب	ضرور وہ رہنمائی کرے گا میری
فَاَوْحَيْنَآ	اِلٰى مُوْسٰٓى	اَنِ [4]	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ [5]	الْبَحْرَ ط
تو ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	کہ	تم مارو	اپنی لاٹھی کو	سمندر (پر)
فَانْفَلَقَ	فَكَانَ [6]	كُلُّ	فِرْقٍ	كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ [7] ج (63)	
تو وہ پھٹ گیا	پس ہو گیا	ہر	ٹکڑا	بڑے پہاڑ کی طرح	
وَ	اَزْلَفْنَا	ثَمَّ [8]	الْاٰخَرِيْنَ ج (64)	وَ	اَنْجَيْنَا
اور	ہم نے نزدیک کر دیا	وہاں	دوسروں (کو)	اور	ہم نے نجات دی
مُوْسٰى	وَ	مَنْ	مَّعَهٗٓ	اَجْمَعِيْنَ [9] ج (65)	ثُمَّ [8]
موسیٰ (کو)	اور	جو	اس کے ساتھ (تھے)	سب کے سب (کو)	پھر
اَغْرَقْنَا	الْاٰخَرِيْنَ ط (66)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ [10]	لَاٰيَةً [11] ط	وَ
ہم نے غرق کر دیا	دوسروں (کو)	بلاشبہ	اس میں	یقیناً ایک نشانی	اور
مَا [12]	كَانَ [6]	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ [13] (67)	وَ	اِنَّ
نہیں	تھے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے	اور	بلاشبہ
رَبَّكَ	لَهُوَ الْعَزِيْزُ [11][14][15]	الرَّحِيْمُ [15] ع (68)	وَ	اتْلُ	
آپ کا رب	یقیناً وہی نہایت غالب	بہت رحم کرنے والا	اور	تلاوت کیجیے	
عَلَيْهِمْ	نَبَاَ	اِبْرٰهِيْمَ (69)	اِذْ	قَالَ	لِاَبِيْهِ [16]
ان پر	خبر	ابراہیم (کی)	جب	اس نے کہا	اپنے باپ سے
وَ	قَوْمِهٖ [16]	مَا	تَعْبُدُوْنَ (70)	قَالُوْا	
اور	اپنی قوم (سے)	کس کی	تم سب عبادت کرتے ہو	ان سب نے کہا	
نَعْبُدُ	اَصْنَامًا	فَنَظَلُّ	لَهَا	عٰكِفِيْنَ (71)	
ہم عبادت کرتے ہیں	بتوں (کی)	پس ہم ہمیشہ رہتے ہیں	ان کیلیے	سب جمے رہنے والے	
قَالَ	هَلْ	يَسْمَعُوْنَكُمْ [17]	اِذْ	تَدْعُوْنَ لا (72)	
کہا	کیا	وہ سب سنتے ہیں تمہیں	جب	تم سب پکارتے ہو	

ع 4/17/8

وقف لازم

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] كَلَّا تنبیہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اس کا ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

[2] فعل کے شروع میں "سَ" میں عموماً عنقریب اور کبھی تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] یْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو اس سے قبل نِ لازمی آتا ہے یہاں آخر سے یْ تخفیف کے لیے حذف ہے۔

[4] یہ دراصل اَنْ تھا اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے زیر دی گئی ہے۔

[5] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[6] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[7] اسم کے شروع میں كَ تشبیہ کے لیے آتا ہے

[8] ثَمَّ کا ترجمہ وہاں اور ثُمَّ کا ترجمہ پھر کیا جاتا ہے۔

[9] اَجْمَعِيْنَ عموماً تاکید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

[10] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[11] لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے

[12] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[13] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[15] فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[16] ہٗ یا ہٖ اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ اس کا، اس کی، اس کے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[17] كُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ	(موسیٰ نے) کہا ہرگز نہیں، بے شک میرے ساتھ
رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ﴿62﴾	میرا رب ہے وہ ضرور میری رہنمائی کرے گا۔ ﴿62﴾
فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ	تو ہم نے وحی کی موسیٰ کی طرف کہ تم مارو
بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ	اپنی لاٹھی کو سمندر پر تو وہ (سمندر) پھٹ گیا پس ہو گیا
كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿63﴾ ۚ	ہر ٹکڑا بڑے پہاڑ کی طرح۔ ﴿63﴾
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿64﴾ ۚ	اور ہم وہاں دوسروں (یعنی فرعون اور اسکی قوم) کو نزدیک لے آئے ﴿64﴾
وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى	اور ہم نے موسیٰ کو نجات دی
وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِيْنَ ﴿65﴾ ۚ	اور (ان) سب کے سب کو جو اس کے ساتھ تھے ﴿65﴾
ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿66﴾ ۭ	پھر ہم نے دوسروں کو غرق کر دیا۔ ﴿66﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ	بلاشبہ اس میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿67﴾	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿67﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ	اور بلاشبہ آپ کا رب یقیناً وہی نہایت غالب
الرَّحِيْمُ ﴿68﴾ ع (ع 17/4 8)	(اور) بہت رحم کرنے والا ہے ﴿68﴾ ع
وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿69﴾ (وقف لازم)	اور ان (کفارِ مکہ) پر ابراہیم کی خبر پڑھ کر سنائیے ﴿69﴾
اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ	جب (ابراہیم نے) اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا
مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿70﴾	تم کس کی عبادت کرتے ہو۔ ﴿70﴾
قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا	انہوں نے کہا ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں
فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿71﴾	پس ہم ہمیشہ رہتے ہیں ان (کی پوجا) پر جمے رہنے والے ﴿71﴾
قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ	(ابراہیم نے) کہا کیا وہ تمہیں سنتے ہیں
اِذْ تَدْعُوْنَ ﴿72﴾ ۙ	جب تم (انہیں) پکارتے ہو۔ ﴿72﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَعِيَ	: مع اہل وعیال، معیّت۔
سَيَهْدِيْنِ	: ہادیٔ برحق، ہادیٔ کائنات۔
فَاَوْحَيْنَآ	: وحی، وحی متلو، وحی الٰہی۔
اِلٰى	: مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
اضْرِبْ	: ضربِ کاری، مضروب۔
بِّعَصَاكَ	: عصائے موسیٰ، عصا۔
الْبَحْرَ	: بحر قلزم، بحیرۂ عرب۔
كُلُّ	: کل نمبر، کل کائنات۔
فِرْقٍ	: فریق، فرقہ پرستی، تفرقہ بازی
كَالطَّوْدِ	: کماحقہ، کالعدم، عوام کالانعام
الْعَظِيْمِ	: اجرِ عظیم، معظم، تعظیم۔
الْاٰخَرِيْنَ	: اخروی زندگی، اوّل وآخر۔
اَنْجَيْنَا	: فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
اَجْمَعِيْنَ	: جمع، جامع، جماعت۔
اَغْرَقْنَا	: غرق، غرقاب، مستغرق۔
فِيْ	: فی الحال، فی الحقیقت۔
اَكْثَرُهُمْ	: کثرت، اکثر، کثیر۔
الرَّحِيْمُ	: رحمت، رحم، مرحوم۔
اتْلُ	: تلاوت، وحی متلوّ
عَلَيْهِمْ	: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
نَبَاَ	: نبی، نبوت، انبیاء۔
قَالَ	: قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
لِاَبِيْهِ	: آباؤاجداد، آبائی علاقہ۔
وَ	: شان وشوکت، رحم وکرم۔
قَوْمِهٖ	: قوم، قومیت، اقوامِ عالم۔
تَعْبُدُوْنَ	: عابد، عبادت، معبود۔
اَصْنَامًا	: صنم، وصالِ صنم۔
عٰكِفِيْنَ	: اعتکاف، معتکف۔
يَسْمَعُوْنَكُمْ	: سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
تَدْعُوْنَ	: دعا، دعوت، الداعی الی الخیر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَوْ	يَنْفَعُوْنَكُمْ [1]	اَوْ	يَضُرُّوْنَ (73)	قَالُوْا
یا	وہ سب نفع دیتے ہیں تمھیں	یا	وہ سب نقصان دیتے ہیں	ان سب نے کہا

بَلْ	وَجَدْنَآ [2]	اٰبَآءَنَا	كَذٰلِكَ [3]	يَفْعَلُوْنَ (74)	قَالَ
بلکہ	ہم نے پایا ہے	اپنے باپ دادا (کو)	اسی طرح	وہ سب کرتے تھے	کہا

اَفَرَءَيْتُمْ [4]	مَّا	كُنْتُمْ	تَعْبُدُوْنَ (75) لا	اَنْتُمْ
کیا پھر تم نے دیکھا	جن کی	ہو تم	تم سب عبادت کرتے	تم

وَ	اٰبَآؤُكُمُ [1]	الْاَقْدَمُوْنَ [5] (76) صلے	فَاِنَّهُمْ	عَدُوٌّ
اور	تمھارے باپ دادا	پہلے	پس بیشک وہ	دشمن

لِّيْٓ	اِلَّا	رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ (77) لا	الَّذِيْ	خَلَقَنِيْ
میرے لیے	سوائے	تمام جہانوں کے رب (کے)	جس نے	پیدا کیا مجھے

فَهُوَ [4]	يَهْدِيْنِ [6] (78) لا	وَ	الَّذِيْ	هُوَ	يُطْعِمُنِيْ
پھر وہ	وہ راستہ دکھاتا ہے مجھے	اور	جو	وہ	وہ کھلاتا ہے مجھے

وَ	يَسْقِيْنِ [6] (79) لا	وَ	اِذَا	مَرِضْتُ [7]	فَهُوَ
اور	وہ پلاتا ہے مجھے	اور	جب	میں بیمار ہوتا ہوں	تو وہ

يَشْفِيْنِ [6] (80) صلے	وَ	الَّذِيْ	يُمِيْتُنِيْ	ثُمَّ	يُحْيِيْنِ [6] (81) لا
وہ شفا دیتا ہے مجھے	اور	(وہ) جو	وہ موت دے گا مجھے	پھر	وہ زندہ کرے گا مجھے

وَالَّذِيْٓ	اَطْمَعُ	اَنْ	يَّغْفِرَ	لِيْ	خَطِيْٓـَٔتِيْ
اور جو	میں اُمید رکھتا ہوں	کہ	وہ بخش دے گا	مجھ کو	میری خطا

يَوْمَ الدِّيْنِ (82) ط	رَبِّ [8]	هَبْ [9]	لِيْ	حُكْمًا	وَّ
قیامت کے دن	(اے میرے) رب	عطا کر	مجھ کو	حکمت	اور

اَلْحِقْنِيْ [10]	بِالصّٰلِحِيْنَ [11] (83) لا	وَاجْعَلْ	لِّيْ	لِسَانَ صِدْقٍ [12]
تو ملا دے مجھے	نیک لوگوں کے ساتھ	اور تو بنا دے	میرے لیے	سچائی کی زبان

فِي الْاٰخِرِيْنَ (84) لا	وَ	اجْعَلْنِيْ [10]	مِنْ وَّرَثَةِ [13]	جَنَّةِ النَّعِيْمِ (85) لا
پچھلے لوگوں میں	اور	تو بنا دے مجھے	وارثوں میں سے	نعمتوں کی جنت کے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 كُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمھیں اور كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمھارا، تمھاری، تمھارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

2 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

3 اسم کے شروع میں كَ تشبیہ کے لیے آتا ہے

4 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے

5 یہاں وْنَ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

6 یہ دراصل يَهْدِيْنِيْ، يَسْقِيْنِيْ، يَشْفِيْنِيْ، يُحْيِيْنِيْ تھے وقف کی وجہ سے آخر سے "یْ" حذف ہے اسی کا ترجمہ مجھے کیا گیا ہے۔

7 یہ فعل ماضی ہے اِذَا کے بعد عموماً فعل کا ترجمہ حال یا مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

8 یہ دراصل يَارَبِّيْ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے یْ تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

9 هَبْ دراصل وَهَبَ سے بنا ہے قاعدہ کے مطابق وْ محذوف ہے۔

10 نِيْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو درمیان میں نِ کا اضافہ اور ترجمہ مجھے کیا جاتا ہے۔

11 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

12 لِسَانَ صِدْقٍ سے مراد اچھی تعریف اور نیک شہرت ہے یعنی قیامت تک آنے والی نسلوں میں مجھے سچی ناموری عطا فرما۔

13 یہاں ة واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿73﴾	یا وہ تمہیں نفع دیتے ہیں یا وہ نقصان دیتے ہیں ﴿73﴾
قَالُوْا بَلْ وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا	انہوں نے کہا بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے
كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿74﴾	وہ اسی طرح کرتے تھے۔ ﴿74﴾
قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ	(ابراہیم نے) کہا پھر کیا تم نے دیکھا (غور کیا)
مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿75﴾	جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ ﴿75﴾
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿76﴾	تم اور تمہارے پہلے باپ دادا۔ ﴿76﴾
فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِّيْٓ	پس بے شک وہ سب میرے دشمن ہیں
اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿77﴾	سوائے رب العالمین کے (کہ وہ میرا دوست ہے)۔ ﴿77﴾
الَّذِيْ خَلَقَنِيْ	جس نے مجھے پیدا کیا
فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿78﴾ وَالَّذِيْ هُوَ	پھر وہی مجھے راستہ دکھاتا ہے۔ ﴿78﴾ اور وہی جو
يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿79﴾	مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا ہے۔ ﴿79﴾
وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ﴿80﴾	اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے ﴿80﴾
وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿81﴾	اور (وہ) جو مجھے موت دے گا پھر وہ مجھے زندہ کرے گا ﴿81﴾
وَالَّذِيْٓ اَطْمَعُ اَنْ	اور (وہ) جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ
يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿82﴾	وہ جزا کے دن مجھے میری خطا بخش دے گا۔ ﴿82﴾
رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا	اے میرے رب مجھے حکمت عطا فرما
وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿83﴾	اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔ ﴿83﴾
وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ	اور میرے لیے سچائی کی زبان (یعنی ذکرِ خیر) بنا دے
فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿84﴾ وَاجْعَلْنِيْ	پیچھے آنے والوں میں۔ ﴿84﴾ اور تو بنا دے مجھے
مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿85﴾	نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے۔ ﴿85﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

يَنْفَعُوْنَكُمْ : نفع، منافع، نفع ونقصان۔
يَضُرُّوْنَ : مضرِ صحت، ضرر رساں۔
قَالُوْا : قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
بَلْ : بلکہ۔
وَجَدْنَآ : وجود، موجود۔
اٰبَآءَنَا : آباؤ اجداد، آبائی علاقہ۔
كَذٰلِكَ : کماحقہ، کالعدم۔
يَفْعَلُوْنَ : فعل، فاعل، مفعول۔
فَرَءَيْتُمْ : رؤیتِ باری تعالیٰ، مرئی۔
الْاَقْدَمُوْنَ : مقدم، قدیم، تقدیم، قدامت۔
عَدُوٌّ : عدوّ اللہ، عداوت، اعداء۔
لِيْٓ : الحمدللہ، لہٰذا۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الا یہ کہ۔
خَلَقَنِيْ : خالق، مخلوق، تخلیق، خلقِ خدا۔
يَهْدِيْنِ : ہادیٔ برحق، ہادیٔ کائنات۔
يُطْعِمُنِيْ : قیام وطعام، طعام ماحضر۔
يَسْقِيْنِ : ساقی، ساقیٔ کوثر۔
يَشْفِيْنِ : شفاء، ہوالشافی، شفائے کاملہ۔
يُمِيْتُنِيْ : موت وحیات، سماعِ موتی۔
يُحْيِيْنِ : حیات، احیائے سنت۔
اَطْمَعُ : مطمعِ نظر، لالچ وطمع۔
يَّغْفِرَ : مغفرت، استغفار۔
خَطِيْٓـَٔتِيْ : خطا، خطاکار۔
اَلْحِقْنِيْ : الحاق، ملحق، لاحق، ملحقہ۔
صِدْقٍ : صداقت، صادق وامین۔
فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الحقیقت۔
الْاٰخِرِيْنَ : آخرت، یوم آخرت، آخری۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
وَرَثَةِ : وارث، وراثت، ورثا۔
النَّعِيْمِ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	اغْفِرْ [1]	لِاَبِيْٓ [2][3]	اِنَّهٗ	كَانَ [4]	مِنَ الضَّآلِّيْنَ (86) ۙ
اور	تو بخش دے	میرے باپ کو	بلاشبہ وہ	تھا	گمراہوں میں سے
وَ	لَا	تُخْزِنِيْ [5]	يَوْمَ	يُبْعَثُوْنَ [6] (87) ۙ	يَوْمَ
اور	نہ	تو رسوا کرنا مجھے	(جس) دن	وہ سب دوبارہ اُٹھائے جائیں گے	(جس) دن

لَا	يَنْفَعُ	مَالٌ	وَّ	لَا	بَنُوْنَ [7] (88) ۙ	اِلَّا
نہیں	وہ نفع دے گا	مال	اور	نہ	سب بیٹے	مگر

مَنْ	اَتَى	اللّٰهَ	بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ [8] (89) ؕ	وَ	اُزْلِفَتِ [9][10][11]
جو	آیا	اللہ (کے پاس)	سلامتی والے دل کے ساتھ	اور	قریب کی جائے گی

الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ (90) ۙ	وَ	بُرِّزَتِ [9][10][11]	الْجَحِيْمُ
جنت	سب پرہیزگاروں کے لیے	اور	ظاہر کی جائے گی	جہنم

لِلْغٰوِيْنَ (91) ۙ	وَ	قِيْلَ [12]	لَهُمْ [13]	اَيْنَ	مَا	كُنْتُمْ
سب گمراہوں کے لیے	اور	کہا جائے گا	ان سے	کہاں (ہیں)	جو (جن کی)	تم تھے

تَعْبُدُوْنَ (92) ۙ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ [14]	هَلْ	يَنْصُرُوْنَكُمْ	اَوْ
تم سب عبادت کرتے	اللہ کے سوا	کیا	وہ سب مدد کر رہے ہیں تمہاری	یا
يَنْتَصِرُوْنَ (93) ؕ	فَكُبْكِبُوْا [11]	فِيْهَا	هُمْ	وَ
وہ سب بدلہ لے سکتے ہیں	تو وہ سب اوندھے منہ ڈال دیئے جائیں گے	اس میں	وہ سب	اور
الْغَاوٗنَ (94) ۙ	وَ	جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ	اَجْمَعُوْنَ [15] (95) ؕ	قَالُوْا [11]
سب گمراہ	اور	ابلیس کے لشکر	سب کے سب	وہ سب کہیں گے

وَ	هُمْ	فِيْهَا	يَخْتَصِمُوْنَ (96) ۙ	تَاللّٰهِ	اِنْ
اس حال میں کہ	وہ سب	اس میں	وہ سب جھگڑتے ہوں گے	اللہ کی قسم	یقیناً

كُنَّا	لَفِيْ ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ (97) ۙ	اِذْ	نُسَوِّيْكُمْ
ہم تھے	بلاشبہ گمراہی میں	کھلی	جب	ہم برابر ٹھہراتے تھے تمہیں

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (98)	وَ	مَآ	اَضَلَّنَآ	اِلَّا	الْمُجْرِمُوْنَ (99)
جہانوں کے رب کے (ساتھ)	اور	نہیں	گمراہ کیا ہمیں	مگر	مجرموں نے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں اُ اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[2] لِ کا ترجمہ عموماً کے لیے ہوتا ہے، یہاں ضرورتاً ترجمہ کا، کی، کو کیا گیا ہے۔

[3] یْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ میرا، میری، میرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[4] کَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[5] یْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو درمیان میں نِ کا اضافہ اور ترجمہ مجھے کیا جاتا ہے۔

[6] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے۔

[7] بَنُوْنَ کا واحد اِبْنٌ ہے اس کی جمع اَبْنَاء بھی کی جاتی ہے اور بَنُوْنَ بھی دراصل بَنُوْوْنَ تھا وٗ کی پیش پچھلے حرف کو دے کر اُسے حذف کیا گیا ہے۔

[8] سلامتی والے دل سے مراد ایسا دل ہے جو کفر و شرک اور اخلاق رذیلہ سے پاک ہو

[9] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، جسے اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے زیر دی گئی ہے۔

[11] یہ فعل ماضی ہے ضرورتاً مستقبل میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

[12] قِيْلَ دراصل قُوِلَ تھا گرامر کے اصول کے مطابق قِيْلَ ہوا ہے۔

[13] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[14] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[15] اَجْمَعُوْنَ عموماً تاکید کے لیے آتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

وَاغۡفِرۡ لِاَبِيۡۤ	اور تو میرے باپ کو بخش دے
اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيۡنَ ۙ﴿86﴾	بلاشبہ وہ گمراہوں میں سے تھا۔ ﴿86﴾
وَلَا تُخۡزِنِيۡ	اور تو مجھے رسوانہ کرنا
يَوۡمَ يُبۡعَثُوۡنَ ۙ﴿87﴾	جس دن وہ سب دوبارہ اُٹھائے جائیں گے۔ ﴿87﴾
يَوۡمَ لَا يَنۡفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوۡنَ ۙ﴿88﴾	جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ بیٹے (اولاد) ﴿88﴾
اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ ؕ﴿89﴾	مگر جو اللہ کے پاس سلامتی والے دل کے ساتھ آیا ﴿89﴾
وَاُزۡلِفَتِ الۡجَـنَّةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ﴿90﴾	اور جنت پرہیزگاروں کے لیے قریب کی جائے گی ﴿90﴾
وَبُرِّزَتِ الۡجَحِيۡمُ لِلۡغٰوِيۡنَ ۙ﴿91﴾	اور جہنم گمراہوں کے لیے ظاہر کی جائے گی۔ ﴿91﴾
وَقِيۡلَ لَهُمۡ	اور ان سے کہا جائے گا
اَيۡنَ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿92﴾	کہاں ہیں وہ جن کی تم عبادت کرتے تھے؟۔ ﴿92﴾
مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ هَلۡ يَنۡصُرُوۡنَكُمۡ	اللہ کے سوا، کیا وہ تمہاری مدد کر رہے ہیں
اَوۡ يَنۡتَصِرُوۡنَ ؕ﴿93﴾	یا وہ بدلہ لے سکتے ہیں۔ ﴿93﴾
فَكُبۡكِبُوۡا فِيۡهَا	تو اس (دوزخ) میں اُوندھے منہ ڈال دیے جائیں گے
هُمۡ وَالۡغَاوٗنَ ۙ﴿94﴾	وہ اور سب گمراہ لوگ۔ ﴿94﴾
وَجُنُوۡدُ اِبۡلِيۡسَ اَجۡمَعُوۡنَ ؕ﴿95﴾	اور ابلیس کے لشکر (بھی) سب کے سب۔ ﴿95﴾
قَالُوۡا وَهُمۡ فِيۡهَا	وہ کہیں گے جب کہ وہ اُس میں
يَخۡتَصِمُوۡنَ ۙ﴿96﴾ تَاللّٰهِ	جھگڑ رہے ہوں گے۔ ﴿96﴾ اللہ کی قسم
اِنۡ كُنَّا لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍ ۙ﴿97﴾	یقیناً بلاشبہ ہم کھلی گمراہی میں تھے۔ ﴿97﴾
اِذۡ نُسَوِّيۡكُمۡ بِرَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ﴿98﴾	جب ہم تمہیں جہانوں کے رب کے برابر ٹھہراتے تھے ﴿98﴾
وَمَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿99﴾	اور ہمیں گمراہ نہیں کیا مگر (انہی) مجرموں نے۔ ﴿99﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اغْفِرْ : مغفرت، استغفراللہ۔
لِاَبِيۡۤ : آباؤاجداد، آبائی علاقہ۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الضَّآلِّيۡنَ : ضلالت وگمراہی۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
يَوۡمَ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
يُبۡعَثُوۡنَ : بعثت، مبعوث۔
يَنۡفَعُ : نفع، منافع، نفع ونقصان۔
مَالٌ : مال ودولت، مال واولاد۔
بَنُوۡنَ : ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
بِقَلۡبٍ : قلبی تعلق، امراض قلب۔
سَلِيۡمٍ : سلام، سلامتی، سلامت۔
لِلۡمُتَّقِيۡنَ : تقویٰ، متقی۔
لِلۡغٰوِيۡنَ : الحمدللہ، لہٰذا۔
لِلۡغٰوِيۡنَ : اغواء کار، مغوی۔
قِيۡلَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
تَعۡبُدُوۡنَ : عبد، عابد، عبادت، معبود۔
يَنۡصُرُوۡنَكُمۡ : نصرت، ناصر، نصیر، انصار۔
فِيۡهَا : فی الحال، فی الحقیقت۔
الۡغَاوٗنَ : اغواء، مغوی۔
اَجۡمَعُوۡنَ : جمع، جامع، مجمع، اجتماع۔
مُّبِيۡنٍ : بیان، دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر
نُسَوِّيۡكُمۡ : مساوی، مساوات۔
بِرَبِّ : رب، ربوبیت، رب العالمین
الۡعٰلَمِيۡنَ : عالم اسلام، عالم برزخ۔
وَ : رحم وکرم، شان وشوکت۔
اَضَلَّنَاۤ : ضلالت وگمراہی۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
الۡمُجۡرِمُوۡنَ : جرم، مجرم، جرائم پیشہ افراد۔

فَمَا [1]	لَنَا [2]	مِنْ شَافِعِيْنَ (100)	وَ	لَا	صَدِيْقٍ [3]
پس نہیں	ہمارے لیے	سفارش کرنے والوں میں سے (کوئی)	اور	نہ	کوئی دوست

حَمِيْمٍ (101)	فَلَوْ [4]	اَنَّ	لَنَا [2]	كَرَّةً [5]
گرم جوش	تو کاش	کہ بے شک	ہمارے لیے	دوبارہ واپس جانا

فَنَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [6] (102)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ [7]	لَاٰيَةً [3][5]
تو ہم ہو جائیں	ایمان والوں میں سے	بیشک	اس میں	یقیناً ایک نشانی

وَ	مَا [1]	كَانَ [8]	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ (103)
اور	نہیں	تھے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے

وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ الْعَزِيْزُ [9]	الرَّحِيْمُ [10] (104)
اور	بلاشبہ	آپ کا رب	یقیناً وہی نہایت غالب	بہت رحم والا

ع 5 36 9

كَذَّبَتْ [5]	قَوْمُ نُوْحِ	الْمُرْسَلِيْنَ [11] (105)	اِذْ	قَالَ
جھٹلایا	قوم نوح (نے)	سب بھیجے گئے ہوؤں (کو)	جب	کہا

لَهُمْ [2]	اَخُوْهُمْ [12]	نُوْحٌ	اَ	لَا	تَتَّقُوْنَ (106)
ان سے	ان کے بھائی	نوح (نے)	کیا	نہیں	تم سب ڈرتے

اِنِّيْ	لَكُمْ [2]	رَسُوْلٌ [3]	اَمِيْنٌ (107)	فَاتَّقُوا
بے شک میں	تمہارے لیے	ایک رسول (ہوں)	امانت دار	پس تم سب ڈرو

اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ [13] (108)	وَ	مَآ [1]	اَسْئَلُكُمْ
اللہ (سے)	اور	سب میرا کہا مانو	اور	نہیں	میں سوال کرتا تم سے

عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ [3][14]	اِنْ [15]	اَجْرِيَ	اِلَّا
اس پر	کوئی اجرت	نہیں	میری اجرت	مگر

عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (109)	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ [13] (110)
سب جہانوں کے رب کے ذمے	پس سب ڈرو	اللہ (سے)	اور	سب کہا مانو میرا

قَالُوْٓا	اَ	نُؤْمِنُ	لَكَ [2]	وَ [16]
ان سب نے کہا	کیا	ہم ایمان لائیں	تجھ پر	جبکہ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

2 لَنَا، لَهُمْ، لَكُمْ اور لَكَ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔

3 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

4 لَوْ کا ترجمہ کبھی اگر کبھی کاش ہوتا ہے۔

5 ة اور تْ واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

6 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ، اس بھی کر دیا جاتا ہے۔

8 كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

9 هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

10 فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

11 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

12 اَخُوْهُمْ بھائی اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اسی قوم کے ایک فرد تھے۔

13 اَطِيْعُوْنِ اصل میں اَطِيْعُوْنِيْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے یْ محذوف ہے۔

14 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

15 اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

16 "وَ" کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے، کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

فَمَا لَنَا	پس نہیں ہیں (آج) ہمارے لیے
مِنۡ شَافِعِیۡنَ ۙ﴿100﴾	کوئی سفارش کرنے والے۔ ﴿100﴾
وَلَا صَدِیۡقٍ حَمِیۡمٍ ﴿101﴾	اور نہ کوئی گرم جوش (دلی) دوست۔ ﴿101﴾
فَلَوۡ اَنَّ لَنَا	تو کاش بے شک ہمارے لیے ہو (دنیا میں)
کَرَّۃً فَنَکُوۡنَ	واپس جانے کا ایک موقعہ تو ہم ہو جائیں
مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿102﴾	ایمان والوں میں سے۔ ﴿102﴾
اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً ؕ	بیشک اس (ابراہیم کے قصے) میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا کَانَ اَکۡثَرُہُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿103﴾	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿103﴾
وَاِنَّ رَبَّکَ لَہُوَ	اور بلاشبہ آپ کا رب یقیناً وہی
الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿104﴾ ع	نہایت غالب بہت رحم والا ہے۔ ﴿104﴾ ع (ع 5 36 9)
کَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوۡحِ ۣالۡمُرۡسَلِیۡنَ ﴿105﴾ۚۖ	قومِ نوح نے رسولوں کو جھٹلایا۔ ﴿105﴾
اِذۡ قَالَ لَہُمۡ اَخُوۡہُمۡ نُوۡحٌ	جب ان سے ان کے بھائی نوح نے کہا
اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿106﴾ ج	کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں۔ ﴿106﴾
اِنِّیۡ لَکُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِیۡنٌ ۙ﴿107﴾	بیشک میں تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں ﴿107﴾
فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوۡنِ ﴿108﴾ ج	تو تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ ﴿108﴾
وَمَاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ	اور میں اس پر تم سے کسی اُجرت کا سوال نہیں کرتا
اِنۡ اَجۡرِیَ	نہیں ہے میری اجرت
اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿109﴾ ج	مگر جہانوں کے رب کے ذمے۔ ﴿109﴾
فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوۡنِ ﴿110﴾ ط	پس تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ ﴿110﴾
قَالُوۡۤا اَنُؤۡمِنُ لَکَ وَ	انہوں نے کہا کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں، جبکہ

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مِنۡ	: منجانب، من وعن، من جملہ۔
شَافِعِیۡنَ	: شفاعت، شافع محشر۔
وَ	: شان وشوکت، رحم وکرم۔
لَا	: لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
صَدِیۡقٍ	: صدیق، صادق وامین۔
کَرَّۃً	: تکرار، نشر مکرر۔
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ	: ایمان، مؤمن، امن۔
فِیۡ	: فی الحال، فی الحقیقت۔
لَاٰیَۃً	: آیت، آیات قرآنی۔
اَکۡثَرُہُمۡ	: کثرت، اکثر، کثیر۔
رَبَّکَ	: ربّ، ربوبیّت، ربّ العٰلمین۔
الرَّحِیۡمُ	: رحم، رحیم، رحمٰن، رحمت۔
کَذَّبَتۡ	: کذب بیانی، کذاب، کاذب۔
قَوۡمُ	: قوم، اقوام، من حیث القوم۔
الۡمُرۡسَلِیۡنَ	: رسول، مرسل، رسالت۔
قَالَ	: قول، اقوال، اقوال زریں۔
اَخُوۡہُمۡ	: اخوت، مواخات۔
لَا	: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
تَتَّقُوۡنَ	: تقویٰ، متقی۔
اَمِیۡنٌ	: امانت، امین۔
اَطِیۡعُوۡنِ	: اطاعت، مطیع۔
قَالُوۡۤا	: قول، اقوال، اقوال زریں۔
اَسۡـَٔلُکُمۡ	: سوال، سائل، مسئول۔
عَلَیۡہِ	: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
مِنۡ	: منجانب، من حیث القوم۔
اَجۡرٍ	: اجر وثواب، اجر عظیم، اجرت۔
اِلَّا	: الاماشاءاللہ، الا قلیل، الایہ کہ۔
رَبِّ	: رب العالمین، رب العزت۔
الۡعٰلَمِیۡنَ	: عالم اسلام، عالم عقبیٰ۔
نُؤۡمِنُ	: مؤمن، امن، ایمان۔

اتَّبَعَكَ	الْاَرْذَلُوْنَ [1][2] ﴿111﴾ ط	قَالَ	وَ	مَا
پیروی کی ہے تیری	سب سے زیادہ ذلیل لوگوں (نے)	کہا	اور	کیا(ہے)

عِلْمِيْ	بِمَا [3]	كَانُوْا	يَعْمَلُوْنَ [4] ﴿112﴾ ج	اِنْ [5]
میرا علم (یعنی مجھے کیا معلوم)	(اس) کا جو	وہ سب تھے	وہ سب کرتے	نہیں

حِسَابُهُمْ	اِلَّا	عَلٰى رَبِّيْ	لَوْ	تَشْعُرُوْنَ ﴿113﴾ ج
ان کا حساب	مگر	میرے رب پر	کاش	تم سب شعور رکھتے

وَ	مَآ	اَنَا	بِطَارِدِ [6]	الْمُؤْمِنِيْنَ [7] ﴿114﴾ ج	اِنْ [5]
اور	نہیں	میں	ہرگز نکال دینے والا	ایمان لانے والوں کو	نہیں

اَنَا	اِلَّا	نَذِيْرٌ [8]	مُّبِيْنٌ ﴿115﴾ ط	قَالُوْا	لَئِنْ
میں	مگر	ایک ڈرانے والا	واضح	ان سب نے کہا	یقیناً اگر

لَّمْ	تَنْتَهِ [9]	يٰنُوْحُ	لَتَكُوْنَنَّ [10]	مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿116﴾ ط
نہ	تو باز آیا	اے نوح	بلاشبہ ضرور تو ہو جائے گا	سنگسار کیے ہوئے لوگوں میں سے

قَالَ	رَبِّ [11]	اِنَّ	قَوْمِيْ	كَذَّبُوْنِ [12] ﴿117﴾ صلے	فَافْتَحْ
کہا	(اے میرے) رب	بیشک	میری قوم	سب نے جھٹلایا ہے مجھے	تو تو فیصلہ فرما

بَيْنِيْ	وَ	بَيْنَهُمْ	فَتْحًا	وَّ	نَجِّنِيْ
میرے درمیان	اور	ان کے درمیان	کھلا فیصلہ	اور	نجات دے مجھے

وَمَنْ	مَّعِيَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿118﴾	فَاَنْجَيْنٰهُ [13][14]	وَ
اور جو	میرے ساتھ	ایمان والوں میں سے	چنانچہ ہم نے نجات دی اسے	اور

مَنْ	مَّعَهٗ	فِي الْفُلْكِ	الْمَشْحُوْنِ ﴿119﴾ ج	ثُمَّ
جو	اس کے ساتھ	کشتی میں	بھری ہوئی	پھر

اَغْرَقْنَا [14]	بَعْدُ	الْبٰقِيْنَ ﴿120﴾ ط	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ [15]
ہم نے غرق کر دیا	(اس کے) بعد	باقی لوگوں (کو)	بے شک	اس میں

لَاٰيَةً [8] ط	وَ	مَا	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ [7] ﴿121﴾
یقیناً ایک نشانی	اور	نہیں	تھے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے

النصف

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

2 یعنی وہ لوگ جو غریب ہیں جاہ ومال نہیں رکھتے معمولی قسم کے پیشہ ور جن کی سوسائیٹی میں کوئی عزت نہیں ہے۔

3 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

4 یعنی مجھے اس سے کوئی غرض نہیں کہ وہ کیا کام کرتے ہیں میری ذمہ داری تو ایمان کی دعوت دینا ہے۔

5 اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

6 مَا کے بعد اگر اسی جملے میں اسم کے شروع بِ ہو تو ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

7 اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

8 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

9 تَنْتَهِ دراصل تَنْتَهِيْ تھا قاعدے کے مطابق آخر سے یْ حذف ہوئی ہے۔

10 لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بلاشبہ ضرور کیا گیا ہے۔

11 یہ دراصل یَارَبِّيْ تھا، شروع سے یا اور آخر سے یْ تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

12 كَذَّبُوْنِ دراصل كَذَّبُوْنِيْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے یْ حذف ہے۔

13 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے

14 نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

15 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اتَّبَعَكَ الۡاَرۡذَلُوۡنَ ؕ﴿111﴾	سب سے ذلیل لوگوں نے تیری پیروی کی ہے ﴿111﴾
قَالَ وَمَا عِلۡمِیۡ	کہا (نوح نے) اور مجھے کیا معلوم
بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ۚ﴿112﴾	اس کا جو وہ کرتے تھے۔ ﴿112﴾
اِنۡ حِسَابُهُمۡ اِلَّا عَلٰى رَبِّیۡ	نہیں ہے ان کا حساب مگر میرے رب کے ذمے
لَوۡ تَشۡعُرُوۡنَ ۚ﴿113﴾	کاش تم شعور رکھتے۔ ﴿113﴾
وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۚ﴿114﴾	اور میں ایمان والوں کو ہرگز نکال دینے والا نہیں۔ ﴿114﴾
اِنۡ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ؕ﴿115﴾	نہیں ہوں میں مگر ایک واضح ڈرانے والا۔ ﴿115﴾
قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ يٰنُوۡحُ	انہوں نے کہا یقیناً اگر اے نوح تو باز نہ آیا
لَتَكُوۡنَنَّ	بلاشبہ ضرور تو ہو جائے گا
مِنَ الۡمَرۡجُوۡمِيۡنَ ؕ﴿116﴾	سنگسار کر دیے گئے ہوئے لوگوں میں سے۔ ﴿116﴾
قَالَ رَبِّ	کہا (نوح نے) اے میرے رب
اِنَّ قَوۡمِیۡ كَذَّبُوۡنِ ۖۚ﴿117﴾	بے شک میری قوم نے مجھے جھٹلا دیا ہے۔ ﴿117﴾
فَافۡتَحۡ بَيۡنِیۡ وَبَيۡنَهُمۡ فَتۡحًا	تو تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما کھلا فیصلہ
وَّنَجِّنِیۡ وَمَنۡ	اور مجھے نجات دے اور (انہیں بھی) جو
مَّعِیَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿118﴾	ایمان والوں میں سے میرے ساتھ ہیں ﴿118﴾
فَاَنۡجَيۡنٰهُ وَمَنۡ	تو ہم نے نجات دی اسے اور (انہیں بھی) جو
مَّعَهٗ فِی الۡفُلۡكِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۚ﴿119﴾	اس کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے۔ ﴿119﴾
ثُمَّ اَغۡرَقۡنَا بَعۡدُ الۡبٰقِيۡنَ ؕ﴿120﴾	پھر ہم نے اس کے بعد باقی لوگوں کو غرق کر دیا۔ ﴿120﴾
اِنَّ فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ	بے شک اس میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿121﴾	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿121﴾

النصف

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اتَّبَعَكَ : اتباع، تابع، متبع سنّت۔
الۡاَرۡذَلُوۡنَ : رذیل، رذالت۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
عِلۡمِیۡ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
بِمَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
يَعۡمَلُوۡنَ : عمل، عامل، معمولات۔
حِسَابُهُمۡ : حساب وکتاب، احتساب۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل، الا یہ کہ
رَبِّیۡ : رب العالمین، ربوبیت۔
تَشۡعُرُوۡنَ : عقل وشعور، شعوری طور پر۔
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ : ایمان، مؤمن، امن۔
مُّبِيۡنٌ : بیان، دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر
قَالُوۡا : قول، اقوال، مقولہ۔
تَنۡتَهِ : نہی عن المنکر، انتہا۔
مِنَ : منجانب، من وعن، منجملہ۔
الۡمَرۡجُوۡمِيۡنَ : رجم، رجیم، حد رجم۔
رَبِّ : رب، ربوبیت، مربی۔
قَوۡمِیۡ : قوم، اقوام، من حیث القوم۔
كَذَّبُوۡنِ : کذب بیانی، کذّاب، کاذب۔
فَافۡتَحۡ : افتتاح، فتح، فاتح، مفتوح۔
بَيۡنِیۡ : بین بین، بین الاقوامی۔
وَ : رحم وکرم، شان وشوکت۔
نَجِّنِیۡ : فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
مَّعِیَ : مع اہل وعیال، معیّت۔
فِی : فی الحال، فی الحقیقت۔
اَغۡرَقۡنَا : غرق، غرقاب، مستغرق۔
بَعۡدُ : بعد از طعام، بعد از نماز۔
الۡبٰقِيۡنَ : باقی، بقایا، بقیہ۔
لَاٰيَةً : آیت، آیات قرآنی۔
اَكۡثَرُهُمۡ : اکثر، کثرت، کثیر۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

ع 6 18 10

وَ	اِنَّ	رَبَّكَ [1]	لَهُوَ الْعَزِيْزُ [2][3]	الرَّحِيْمُ [3] (122)	كَذَّبَتْ [4]
اور	بلاشبہ	آپ کا رب	یقیناً وہی نہایت غالب	بہت رحم والا	جھٹلایا
عَادٌ	الْمُرْسَلِيْنَ (123)	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ [5]	اَخُوْهُمْ
عاد (نے)	سب بھیجے گئے ہوؤں (کو)	جب	کہا	ان سے	ان کے بھائی
هُوْدٌ	اَ	لَا	تَتَّقُوْنَ (124)	اِنِّيْ	لَكُمْ [5]
ہود (نے)	کیا	نہیں	تم سب ڈرتے ہو	بیشک میں	تمہارے لیے
رَسُوْلٌ [6]	اَمِيْنٌ (125)	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ [7] (126)
ایک رسول (ہوں)	امانت دار	تو تم سب ڈرو	اللہ (سے)	اور	تم سب اطاعت کرو میری
وَ	مَآ [8]	اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ [9][6]	اِنْ [10]
اور	نہیں	میں سوال کرتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت	نہیں
اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ [11] (127)	اَ	تَبْنُوْنَ	
میری اجرت	مگر	سب جہانوں کے رب کے ذمے	کیا	تم سب بناتے ہو	
بِكُلِّ رِيْعٍ [12]	اٰيَةً [6][4]	تَعْبَثُوْنَ (128)	وَ	تَتَّخِذُوْنَ	
ہر اُونچی جگہ پر	ایک نشانی (یادگار)	تم سب لاحاصل کام کرتے ہو	اور	تم سب بناتے ہو	
مَصَانِعَ	لَعَلَّكُمْ	تَخْلُدُوْنَ (129)	وَ	اِذَا	
بڑی بڑی عمارتیں	شاید کہ تم	تم سب ہمیشہ رہو گے	اور	جب	
بَطَشْتُمْ [13]	بَطَشْتُمْ [13]	جَبَّارِيْنَ (130)	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ [14]	
تم پکڑتے ہو	تم پکڑتے ہو	سب ظالمانہ	تو تم سب ڈرو	اللہ (سے)	
وَ	اَطِيْعُوْنِ [7] (131)	وَ	اتَّقُوا	الَّذِيْٓ	اَمَدَّكُمْ
اور	سب اطاعت کرو میری	اور	تم سب ڈرو	جس (نے)	مدد دی تمہیں
بِمَا [12][8]	تَعْلَمُوْنَ (132)	اَمَدَّكُمْ	بِاَنْعَامٍ		
(ان چیزوں) سے جنہیں	تم سب جانتے ہو	اس نے مدد دی تمہیں	چوپاؤں کے ساتھ		
وَّ	بَنِيْنَ (133)	وَ	جَنّٰتٍ [4]	وَّ	عُيُوْنٍ (134)
اور	بیٹوں (کے ساتھ)	اور	باغات	اور	چشموں (کے ساتھ)

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

2 هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

3 فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

4 تْ، ةٌ اور ات مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

5 لَهُمْ اور لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

6 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

7 اَطِيْعُوْنِ اصل میں اَطِيْعُوْنِيْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے ی حذف ہے۔

8 مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

9 یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

10 اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آرہا ہو تو اس اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

11 عَلٰى کا ترجمہ عموماً پر ہوتا ہے لیکن یہاں ضرورتاً کے ذمے ترجمہ کیا گیا ہے۔

12 بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

13 یہ فعل ماضی ہے، اِذَا کے بعد عموماً فعل ماضی کا ترجمہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

14 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

ع 6 18 10

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ	اور بلاشبہ آپ کا رب یقیناً وہی
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿122﴾ ع	نہایت غالب بہت رحم والا ہے۔ ﴿122﴾ ع
كَذَّبَتْ عَادُ ۨ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿123﴾	(قوم) عاد نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا۔ ﴿123﴾
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ	جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿124﴾ اِنِّيْ	کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو۔ ﴿124﴾ بیشک میں
لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿125﴾	تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ ﴿125﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿126﴾	پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ﴿126﴾
وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ	اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا
اِنْ اَجْرِيَ	نہیں ہے میری اُجرت
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿127﴾	مگر سب جہانوں کے رب کے ذمے۔ ﴿127﴾
اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً	کیا تم ہر اونچی جگہ پر ایک نشانی (یادگار) بناتے ہو
تَعْبَثُوْنَ ﴿128﴾	(اس حال میں کہ) تم لاحاصل کام کرتے ہو۔ ﴿128﴾
وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ	اور تم بڑی بڑی عمارتیں بناتے ہو
لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿129﴾ وَاِذَا	شاید کہ تم (یہاں) ہمیشہ رہو گے۔ ﴿129﴾ اور جب
بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ ﴿130﴾	تم پکڑتے ہو (تو) ظالمانہ پکڑتے ہو۔ ﴿130﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿131﴾	تو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ﴿131﴾
وَاتَّقُوا الَّذِيْٓ اَمَدَّكُمْ	اور تم اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہیں مدد دی
بِمَا تَعْلَمُوْنَ ﴿132﴾	ان (چیزوں) سے جنہیں تم جانتے ہو۔ ﴿132﴾
اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ ﴿133﴾	اس نے تمہیں چوپاؤں اور بیٹوں کے ساتھ مدد دی ﴿133﴾
وَجَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿134﴾	اور باغات اور چشموں (کے ساتھ)۔ ﴿134﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

الرَّحِيْمُ : رحمت، رحم، مرحوم۔
كَذَّبَتْ : کذب بیانی، کذاب، تکذیب
الْمُرْسَلِيْنَ : رسول، مرسل، رسالت۔
قَالَ : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
اَخُوْهُمْ : اخوت، مواخات۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
تَتَّقُوْنَ : تقویٰ، متقی۔
اَمِيْنٌ : امانت، امین۔
اَطِيْعُوْنِ : اطاعت، مطیع، استطاعت۔
اَسْـَٔلُكُمْ : سوال، سائل، مسئول۔
عَلَيْهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
اَجْرٍ : اجر، اجرت، اجر عظیم۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
رَبِّ : رب، ربوبیت، مربی۔
الْعٰلَمِيْنَ : عالم اسلام، عالم برزخ۔
تَبْنُوْنَ : بنایا، بنانا، بناء۔
بِكُلِّ : کل نمبر، کل کائنات۔
اٰيَةً : آیت، آیات قرآنی۔
تَتَّخِذُوْنَ : اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
تَخْلُدُوْنَ : خالد، خلد بریں۔
وَ : لیل و نہار، شان و شوکت۔
فَاتَّقُوْا : تقویٰ، متقی۔
اَطِيْعُوْنِ : اطاعت، مطیع، استطاعت۔
اَمَدَّكُمْ : مدد، امداد، مددگار، ممد و معاون
بِمَا : ماحول، ماتحت، ماجرا۔
تَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
بِاَنْعَامٍ : عوام کالانعام۔
بَنِيْنَ : ابنائے جامعہ، ابن عمر۔
جَنّٰتٍ : جنت الفردوس، جنت المعلیٰ۔

اِنِّيٓ	اَخَافُ	عَلَيۡكُمۡ	عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ۗ [1][2] (135)
بے شک میں	میں ڈرتا ہوں	تم پر	ایک بہت بڑے دن کا عذاب

قَالُوۡا	سَوَآءٌ	عَلَيۡنَآ	اَ [3]	وَعَظۡتَ	اَمۡ
ان سب نے کہا	برابر (ہے)	ہم پر	خواہ	تو نصیحت کرے	یا

لَمۡ	تَكُنۡ	مِّنَ الۡوٰعِظِيۡنَ ۙ (136)	اِنۡ [4]	هٰذَآ	اِلَّا
نہ	ہو تو	نصیحت کرنے والوں میں سے	نہیں	یہ	مگر

خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۗ [5] (137)	وَ	مَا	نَحۡنُ	بِمُعَذَّبِيۡنَ [6][7] (138)
پہلے لوگوں کی عادت	اور	نہیں	ہم	سب ہرگز عذاب دیے جانے والے

فَكَذَّبُوۡهُ [8][9]	فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ ؕ [8][10][11]	اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكَ [12]
پھر ان سب نے جھٹلایا اُسے	تو ہم نے ہلاک کر دیا اُنہیں	بے شک	اس میں

لَاٰيَةً ؕ [2]	وَ	مَا	كَانَ	اَكۡثَرُهُمۡ	مُّؤۡمِنِيۡنَ [13] (139)
یقیناً ایک نشانی	اور	نہیں	تھے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے

ع 7 18 11

وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ الۡعَزِيۡزُ [1][14]	الرَّحِيۡمُ ع [1] (140)
اور	بے شک	آپ کا رب	یقیناً وہی نہایت غالب	بہت رحم والا ہے

كَذَّبَتۡ [15]	ثَمُوۡدُ	الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۖۚ [7] (141)	اِذۡ	قَالَ	لَهُمۡ
جھٹلایا	ثمود (نے)	سب بھیجے گئے ہوؤں (کو)	جب	کہا	ان سے

اَخُوۡهُمۡ	صٰلِحٌ	اَلَا	تَتَّقُوۡنَ ۚ (142)	اِنِّيۡ
ان کے بھائی	صالح (نے)	کیا نہیں	تم سب ڈرتے ہو	بیشک میں

لَكُمۡ	رَسُوۡلٌ [2]	اَمِيۡنٌ ۙ (143)	فَاتَّقُوا [8]	اللّٰهَ
تمہارے لیے	ایک رسول	امانت دار	تو تم سب ڈرو	اللہ

وَ	اَطِيۡعُوۡنِ ۚ [16] (144)	وَ	مَآ	اَسۡـَٔلُكُمۡ	عَلَيۡهِ
اور	تم سب اطاعت کرو میری	اور	نہیں	میں سوال کرتا تم سے	اس پر

مِنۡ اَجۡرٍ ۚ [2]	اِنۡ	اَجۡرِيَ	اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۗ (145)
کوئی اُجرت	نہیں	میری اُجرت	مگر	سب جہانوں کے رب کے ذمے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فَعِيۡلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[3] أ کے بعد اُسی جملے میں اَمۡ ہو تو اس أ کا ترجمہ عموماً خواہ اور اَمۡ کا ترجمہ یا جاتا ہے۔

[4] اِنۡ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اس اِنۡ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[5] یعنی جو کچھ ہم کر رہے ہیں یہ کوئی نئی چیز نہیں پہلے بھی ہمارے باپ دادا یہی کچھ کرتے رہے اُن کا دین اور تمدن بھی یہی تھا۔

[6] مَا کے بعد اگر اسی جملے میں اسم کے شروع بِ ہو تو ترجمہ ہرگز نہیں کیا جاتا ہے۔

[7] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جانے والا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[9] وۡا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[10] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

[11] هُمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں کیا جاتا ہے۔

[12] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[13] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[14] هُوَ کے بعد اَلۡ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[15] تۡ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[16] اَطِيۡعُوۡنِ اصل میں اَطِيۡعُوۡنِيۡ تھا تخفیف کے لیے آخر سے یۡ محذوف ہے۔

اِنِّيۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ	بے شک میں تم پر ڈرتا ہوں
عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ؕ (135)	ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے۔ (135)
قَالُوۡا سَوَآءٌ عَلَيۡنَآ	انہوں نے کہا برابر ہے ہم پر
اَوَعَظۡتَ	خواہ تو نصیحت کرے
اَمۡ لَمۡ تَكُنۡ مِّنَ الۡوٰعِظِيۡنَ ۙ (136)	یا تو نصیحت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ (136)
اِنۡ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الۡاَوَّلِيۡنَ ؕ (137)	نہیں ہے یہ مگر پہلے لوگوں کی عادت۔ (137)
وَمَا نَحۡنُ بِمُعَذَّبِيۡنَ ۚ (138)	اور ہم قطعاً عذاب دیے جانے والے نہیں ہیں (138)
فَكَذَّبُوۡهُ فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ ؕ	پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ	بے شک اس میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ (139)	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ (139)
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ	اور بے شک آپ کا رب یقیناً وہی
ع 7 18 11 الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ع (140)	نہایت غالب بہت رحم والا ہے۔ ع (140)
كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۖۚ (141)	(قوم) ثمود نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا۔ (141)
اِذۡ قَالَ لَهُمۡ اَخُوۡهُمۡ صٰلِحٌ	جب ان سے ان کے بھائی صالح نے کہا
اَلَا تَتَّقُوۡنَ ۚ (142) اِنِّىۡ	کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو۔ (142) بیشک میں
لَكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ۙ (143)	تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ (143)
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۚ (144)	تو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (144)
وَمَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ ۚ	اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا
اِنۡ اَجۡرِىَ	نہیں ہے میری اجرت
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ؕ (145)	مگر رب العالمین کے ذمے۔ (145)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

اَخَافُ : خوف، خائف، خوف وہراس۔
عَلَيۡكُمۡ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
عَذَابَ : عذاب قبر عذاب آخرت۔
يَوۡمٍ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
عَظِيۡمٍ : اجر عظیم، معظم، تعظیم۔
قَالُوۡا : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
سَوَآءٌ : مساوی، مساوات، خط استواء۔
وَعَظۡتَ : وعظ، واعظ، وعظ ونصیحت۔
مِّنَ : منجانب، من حیث القوم۔
اِلَّا : الا ماشاءاللہ، الا قلیل، الا یہ کہ۔
خُلُقُ : خُلق، اخلاق، خوش خلقی۔
الۡاَوَّلِيۡنَ : اول وآخر، اول انعام یافتہ۔
فَكَذَّبُوۡهُ : کذب بیانی، کذاب، تکذیب۔
فَاَهۡلَكۡنٰهُمۡ : ہلاک، مہلک بیماریاں۔
فِيۡ : فی الحال، فی الحقیقت۔
لَاٰيَةً : آیت، آیات قرآنی۔
وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
اَكۡثَرُهُمۡ : کثرت، اکثر، کثیر۔
رَبَّكَ : رب، ربوبیت، رب کائنات۔
الرَّحِيۡمُ : رحم، رحمٰن، رحیم، رحمت۔
كَذَّبَتۡ : کذب بیانی، کذّاب، تکذیب۔
الۡمُرۡسَلِيۡنَ : رسول، مرسل، رسالت۔
اَخُوۡهُمۡ : اخوت، مواخات۔
لَا : لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
تَتَّقُوۡنَ : تقویٰ، متقی۔
اَطِيۡعُوۡنِ : اطاعت، مطیع۔
اَسۡـَٔلُكُمۡ : سوال، سائل، مسئول۔
عَلَيۡهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
اِلَّا : الا ماشاءاللہ، الا قلیل، الا یہ کہ۔
الۡعٰلَمِيۡنَ : عالم اسلام، عالم برزخ۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَ	تُتۡرَكُوۡنَ [1]	فِيۡ مَا	هٰهُنَآ	اٰمِنِيۡنَ ﴿146﴾ ۙ
کیا	تم سب چھوڑ دیے جاؤ گے	(ان چیزوں) میں جو	یہاں	سب امن سے

فِيۡ جَنّٰتٍ [2]	وَّ	عُيُوۡنٍ ﴿147﴾ ۙ	وَّ	زُرُوۡعٍ	وَّ
باغات میں	اور	چشموں (میں)	اور	کھیتوں (میں)	اور

نَخۡلٍ	طَلۡعُهَا	هَضِيۡمٌ ﴿148﴾ ۚ	وَ	تَنۡحِتُوۡنَ
کھجوروں (میں)	اُن کے خوشے	نرم ونازک	اور	تم سب تراشتے ہو

مِنَ الۡجِبَالِ	بُيُوۡتًا	فٰرِهِيۡنَ [3] ﴿149﴾ ۚ	فَاتَّقُوا [4]	اللّٰهَ
پہاڑوں سے	گھر	سب اِتراتے ہوئے	تو تم سب ڈرو	اللہ (سے)

وَ	اَطِيۡعُوۡنِ [5] ﴿150﴾ ۚ	وَ	لَا	تُطِيۡعُوۡۤا [6]
اور	تم سب اطاعت کرو میری	اور	نہ	تم سب اطاعت کرو

اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ [7] ﴿151﴾ ۙ	الَّذِيۡنَ	يُفۡسِدُوۡنَ	فِي الۡاَرۡضِ
حد سے بڑھنے والوں کے حکم (کی)	جو	وہ سب فساد کرتے ہیں	زمین میں

وَ	لَا	يُصۡلِحُوۡنَ [6] ﴿152﴾	قَالُوۡۤا	اِنَّمَاۤ	اَنۡتَ
اور	نہیں	وہ سب اصلاح کرتے ہیں	ان سب نے کہا	یقیناً صرف	تو

مِنَ الۡمُسَحَّرِيۡنَ ﴿153﴾ ۚ	مَاۤ [8]	اَنۡتَ	اِلَّا	بَشَرٌ [9]
سحر زدہ لوگوں (یعنی جادو کیے ہوئے) میں سے	نہیں	تو	مگر	ایک انسان

مِّثۡلُنَا ۚ	فَاۡتِ	بِاٰيَةٍ [9][2]	اِنۡ	كُنۡتَ	مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿154﴾
ہمارے جیسا	پس تو لے آ	کوئی نشانی	اگر	ہے تو	سچوں میں سے

قَالَ	هٰذِهٖ	نَاقَةٌ [2]	لَّهَا [10]	شِرۡبٌ	وَّ	لَكُمۡ [10]
کہا	یہ	اونٹنی (ہے)	اس کے لیے	پانی پینے کی باری	اور	تمہارے لیے

شِرۡبُ	يَوۡمٍ [9]	مَّعۡلُوۡمٍ ﴿155﴾ ۚ	وَلَا	تَمَسُّوۡهَا [11][6]
پانی پینے کی باری	ایک دن	مقرر (ہے)	اور نہ	تم سب ہاتھ لگانا اسے

بِسُوۡٓءٍ [12][9]	فَيَاۡخُذَكُمۡ [13][14]	عَذَابُ	يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ [15][9] ﴿156﴾
کسی برائی سے	ورنہ پکڑ لے گا تمہیں	عذاب	ایک بہت بڑے دن کا

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] ات، ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[3] فٰرِهِيۡنَ کا ایک ترجمہ پر تکلف بھی اور خوب مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھی ہے

[4] فعل کے شروع میں "اَ" اور آخر میں وۡا ہو تو اس میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[5] اَطِيۡعُوۡنِ اصل میں اَطِيۡعُوۡنِيۡ تھا تخفیف کے لیے آخر سے یۡ محذوف ہے۔

[6] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وۡا ہو تو اس میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم اور اگر فعل کے آخر میں وۡنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[7] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[9] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[10] لَهَا اور لَكُمۡ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہوجاتا ہے۔

[11] وۡا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہوجاتا ہے۔

[12] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[13] كُمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں کیا جاتا ہے۔

[14] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور ورنہ بھی کیا جاتا ہے۔

[15] فَعِيۡلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا	کیا تم چھوڑ دیے جاؤ گے ان (چیزوں) میں جو
هٰهُنَآ اٰمِنِيْنَ ﴿146﴾	یہاں (دنیا میں) ہیں امن سے۔ ﴿146﴾
فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿147﴾	(یعنی) باغات اور چشموں میں۔ ﴿147﴾
وَّزُرُوْعٍ وَّنَخْلٍ	اور کھیتوں اور کھجوروں (میں)
طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿148﴾ وَتَنْحِتُوْنَ	جنکے خوشے نرم و نازک ہیں۔ ﴿148﴾ اور تم تراشتے ہو
مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿149﴾	پہاڑوں سے گھر اِتراتے ہوئے۔ ﴿149﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿150﴾	تو تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ﴿150﴾
وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿151﴾	اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی اطاعت نہ کرو۔ ﴿151﴾
الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ	جو زمین میں فساد کرتے ہیں
وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿152﴾ قَالُوْٓا	اور وہ اصلاح نہیں کرتے۔ ﴿152﴾ انہوں نے کہا
اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿153﴾	یقیناً تو سحر زدہ لوگوں میں سے ہے۔ ﴿153﴾
مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا	نہیں ہے تو مگر ہمارے جیسا ایک انسان
فَاْتِ بِاٰيَةٍ	پس تو کوئی نشانی لے آ
اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿154﴾	اگر تو سچوں میں سے ہے۔ ﴿154﴾
قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ	کہا (صالح) نے یہ ایک اُونٹنی ہے (جو کہ ایک معجزہ ہے)
لَّهَا شِرْبٌ	اس کے لیے پانی پینے کی باری ہے
وَّلَكُمْ شِرْبُ	اور تمہارے لیے پانی پینے کی باری ہے
يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿155﴾	ایک مقرر دن میں۔ ﴿155﴾
وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ	اور تم اُسے کسی برائی (کے ارادے) سے ہاتھ نہ لگانا
فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿156﴾	ورنہ تمہیں ایک بڑے دن کا عذاب پکڑ لے گا ﴿156﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

تُتْرَكُوْنَ : ترکہ، مال متروکہ، ترک تعلق۔
فِيْ : فی الحال، فی الفور، فی الواقع۔
مَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
اٰمِنِيْنَ : امن، مامون، امنِ عامّہ۔
زُرُوْعٍ : زراعت، زرعی زمین۔
نَخْلٍ : نخل، نخلستان۔
الْجِبَالِ : جبل اُحد، جبل رحمت۔
بُيُوْتًا : بیت اللہ، بیت المقدس۔
فَاتَّقُوْا : تقویٰ، متقی۔
اَطِيْعُوْنِ : اطاعت، مطیع۔
اَمْرَ : امر، آمر، مامور، امارت، امور۔
الْمُسْرِفِيْنَ : اسراف و تبذیر۔
يُفْسِدُوْنَ : فساد، فسادی، فساد فی الارض۔
الْاَرْضِ : ارض و سماء، کرۂ ارض، اراضی۔
يُصْلِحُوْنَ : اصلاح، اعمال صالحہ۔
قَالُوْٓا : قول، مقولہ، اقوال زریں۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْمُسَحَّرِيْنَ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الا قلیل، الایہ کہ۔
بَشَرٌ : بشر، بشری تقاضا، نور و بشر۔
مِّثْلُنَا : مثل، مثالیں، امثلہ، تمثیل۔
الصّٰدِقِيْنَ : صداقت، صادق و امین۔
هٰذِهٖ : لہٰذا، مسجد ہٰذا، حامل رقعہ ہٰذا۔
مَّعْلُوْمٍ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاعلم۔
تَمَسُّوْهَا : مس، مساس۔
بِسُوْٓءٍ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
فَيَاْخُذَكُمْ : اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
يَوْمٍ : یوم، ایام، یوم آخرت۔
عَظِيْمٍ : اجر عظیم، عظمت، تعظیم۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَعَقَرُوْهَا [1][2]	فَاَصْبَحُوْا [1]	نٰدِمِيْنَ [3] (157) لا
تو ان سب نے کونچیں کاٹ ڈالیں اس کی	پھر وہ سب ہو گئے	سب شرمندہ ہونے والے

فَاَخَذَهُمُ [1][4]	الْعَذَابُ ط	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ [5]	لَاٰيَةً ط [6][7]
تو پکڑ لیا انہیں	عذاب (نے)	بے شک	اس میں	یقیناً ایک نشانی

وَ	مَا	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ [8] (158)	وَ
اور	نہیں	تھے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے	اور

ع 8 19 12

اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ الْعَزِيْزُ [9][10]	الرَّحِيْمُ [10] (159) ع	كَذَّبَتْ [6]
بے شک	آپ کا رب	یقیناً وہی نہایت غالب	بہت رحم والا	جھٹلایا

قَوْمُ لُوْطِ	الْمُرْسَلِيْنَ [11] (160) صلے	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ [12]
لوط کی قوم (نے)	سب بھیجے گئے ہوؤں (کو)	جب	کہا	ان سے

اَخُوْهُمْ	لُوْطٌ	اَ	لَا	تَتَّقُوْنَ (161) ج	اِنِّيْ
ان کے بھائی	لوط (نے)	کیا	نہیں	تم سب ڈرتے ہو	بے شک میں

لَكُمْ [12]	رَسُوْلٌ [7]	اَمِيْنٌ [10] (162) لا	فَاتَّقُوا [1]	اللّٰهَ	وَ
تمہارے لیے	ایک رسول	بہت امانت دار	پس تم سب ڈرو	اللہ (سے)	اور

اَطِيْعُوْنِ [13] (163) ج	وَ	مَآ	اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ
تم سب اطاعت کرو میری	اور	نہیں	میں سوال کرتا تم سے	اس پر

مِنْ اَجْرٍ ج [7][14]	اِنْ [15]	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (164) ط
کوئی اجرت	نہیں	میری اجرت	مگر	سب جہانوں کے رب پر (ہے)

اَ	تَاْتُوْنَ	الذُّكْرَانَ	مِنَ الْعٰلَمِيْنَ (165) لا	وَ
کیا	تم سب آتے ہو	مردوں (کے پاس)	سب جہانوں میں سے	اور

تَذَرُوْنَ	مَا	خَلَقَ	لَكُمْ [12]	رَبُّكُمْ
تم سب چھوڑ دیتے ہو	جو	پیدا کیں	تمہارے لیے	تمہارے رب (نے)

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ط	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ	عٰدُوْنَ [16] (166)
تمہاری بیویوں سے	بلکہ	تم	لوگ	سب حد سے بڑھنے والے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے

[2] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[3] فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔

[4] هُمُ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ انہیں کیا جاتا ہے۔

[5] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہوتا ہے کبھی ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[6] ةً اسم کے اور تْ فعل کے آخر میں مؤنث کی علامتیں ہیں، انکا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[8] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[10] فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[11] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] لَهُمْ اور لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[13] اَطِيْعُوْنِ اصل میں اَطِيْعُوْنِيْ تھا وقف کی وجہ سے آخر سے یْ محذوف ہے۔

[14] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[15] اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔

[16] عٰدُوْنَ دراصل عَادِوُوْنَ تھا قاعدے کے مطابق پہلی وْ کی پیش پچھلے حرف کو دے کر اسے حذف کیا گیا ہے۔

فَعَقَرُوْهَا	تو انہوں نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں
فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِیْنَ ﴿157﴾	پھر وہ شرمندہ ہونے والے ہو گئے۔ ﴿157﴾
فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ	تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا
اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً	بے شک اس میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿158﴾	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿158﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ	اور بے شک آپ کا رب یقیناً وہی
ع 8 19 12 الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿159﴾	نہایت غالب بہت رحم والا ہے۔ ﴿159﴾
كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ڹِالْمُرْسَلِیْنَ ﴿160﴾	لوط کی قوم نے (بھی) رسولوں کو جھٹلایا۔ ﴿160﴾
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ	جب ان سے ان کے بھائی لوط نے کہا
اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿161﴾ اِنِّیْ	کیا تم ڈرتے نہیں ہو۔ ﴿161﴾ بیشک میں
لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿162﴾	تمہارے لیے ایک امانت دار رسول ہوں۔ ﴿162﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿163﴾	پس تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ﴿163﴾
وَمَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ	اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا
اِنْ اَجْرِیَ	نہیں ہے میری اجرت
اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿164﴾	مگر رب العالمین کے ذمے۔ ﴿164﴾
اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ	کیا تم (جنسی تسکین کے لیے) مردوں کے پاس آتے ہو
مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿165﴾ وَتَذَرُوْنَ	جہانوں میں سے۔ ﴿165﴾ اور تم چھوڑ دیتے ہو (انہیں)
مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ	جو تمہارے رب نے تمہارے لیے پیدا کی ہیں
مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	تمہاری بیویاں
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿166﴾	بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو۔ ﴿166﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

نٰدِمِیْنَ	: نادم، ندامت۔
فَاَخَذَهُمُ	: اخذ، ماخوذ، مواخذہ۔
الْعَذَابُ	: عذاب قبر، عذاب آخرت۔
فِیْ	: فی الحال، فی الحقیقت۔
لَاٰیَةً	: آیت، آیات قرآنی۔
وَ	: لیل ونہار، شان وشوکت۔
اَكْثَرُهُمْ	: کثرت، اکثر، کثیر۔
مُّؤْمِنِیْنَ	: ایمان، مؤمن، امن۔
الرَّحِیْمُ	: رحم، رحیم، رحمت، مرحوم۔
كَذَّبَتْ	: کذب بیانی، کذّاب، کاذب۔
قَوْمُ	: قوم، قومیّت، اقوام عالم۔
الْمُرْسَلِیْنَ	: رسول، مرسل، رسالت۔
قَالَ	: قول، اقوال، اقوال زریں۔
اَخُوْهُمْ	: اخوت، مواخات۔
لَا	: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
تَتَّقُوْنَ	: تقویٰ، متقی۔
اَمِیْنٌ	: امین، امانت۔
اَطِیْعُوْنِ	: اطاعت، مطیع، استطاعت۔
اَسْـَٔلُكُمْ	: سوال، سائل، مسئول۔
عَلَیْهِ	: علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
مِنْ	: منجانب، من وعن، منجملہ۔
اَجْرٍ	: اجر وثواب، اجر عظیم، اجرت۔
اِلَّا	: الا قلیل، الاماشاءاللہ، الا یہ کہ
رَبِّ	: رب، مربی، توحید ربوبیت۔
الذُّكْرَانَ	: مؤنث ومذکر، تذکیر وتانیث۔
الْعٰلَمِیْنَ	: عالم اسلام، عالم برزخ۔
مَا	: ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
خَلَقَ	: خلق، خالق، تخلیق، مخلوق۔
اَزْوَاجِكُمْ	: زوجہ، ازدواجی زندگی۔
بَلْ	: بلکہ۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالُوْا	لَئِنْ [1]	لَّمْ	تَنْتَهِ [2]	يٰلُوْطُ
ان سب نے کہا	یقیناً اگر	نہ	تو باز آیا	اے لوط

لَتَكُوْنَنَّ [3]	مِنَ الْمُخْرَجِيْنَ [4] (167)	قَالَ	اِنِّيْ
بلاشبہ ضرور تو ہو جائے گا	نکالے گئے ہوئے لوگوں میں سے	کہا	بے شک میں

لِعَمَلِكُمْ [5][6]	مِّنَ الْقَالِيْنَ ط (168)	رَبِّ [7]	نَجِّنِيْ [8]
تمہارے عمل سے	سخت دشمنی رکھنے والوں میں سے (ہوں)	(اے میرے) رب	نجات دے مجھے

وَ	اَهْلِيْ	مِمَّا [9]	يَعْمَلُوْنَ (169)	فَنَجَّيْنٰهُ [10]
اور	میرے گھر والوں (کو)	(اس) سے جو	وہ سب عمل کرتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اسے

وَ	اَهْلَهٗٓ	اَجْمَعِيْنَ [11] لا (170)	اِلَّا	عَجُوْزًا [12]
اور	اس کے گھر والوں	سب کے سب	سوائے	ایک بڑھیا

فِي الْغٰبِرِيْنَ ج (171)	ثُمَّ	دَمَّرْنَا	الْاٰخَرِيْنَ ج (172)
پیچھے رہنے والوں میں (تھی)	پھر	ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں کو

وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا ج	فَسَآءَ [10]
اور	ہم نے بارش برسا دی	ان پر	بارش	پس بری تھی

مَطَرُ	الْمُنْذَرِيْنَ [4] (173)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ [13]	لَاٰيَةً ط [1][12]
بارش	ڈرائے گئے ہوئے (لوگوں کی)	بے شک	اِس میں	یقیناً ایک نشانی

وَ	مَا	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ [14] (174)
اور	نہیں	تھے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے

وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ الْعَزِيْزُ [1][15]	الرَّحِيْمُ ع (175)
اور	بیشک	آپ کا رب	یقیناً وہی ہے نہایت غالب	بہت رحم والا

ع 16 13

كَذَّبَ	اَصْحٰبُ لْئَيْكَةِ [16]	الْمُرْسَلِيْنَ [4] صلے (176)	اِذْ	قَالَ
جھٹلایا	ایکہ والے	سب بھیجے گئے ہوئے (رسولوں کو)	جب	کہا

لَهُمْ [5]	شُعَيْبٌ	اَ	لَا	تَتَّقُوْنَ ج (177)
ان سے	شعیب (نے)	کیا	نہیں	تم سب ڈرتے ہو

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 لَ لفظ کے شروع میں تاکید کی علامت ہے، جسکا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

2 تَنْتَهِ دراصل لَمْ تَنْتَهِيْ تھا قاعدے کے مطابق آخر سے یْ حذف ہے۔

3 لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نَّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ بلا شبہ ضرور کیا گیا ہے۔

4 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا گیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

5 قَالَ، يَقُوْلُ وغیرہ کے بعد لِ یا لَ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

6 كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا یا اپنا کیا جاتا ہے۔

7 یہ دراصل يَارَبِّيْ تھا، شروع سے يَا اور آخر سے یْ تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

8 یْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو درمیان میں نِ کا اضافہ اور ترجمہ مجھے کیا جاتا ہے۔

9 مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

10 لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

11 اَجْمَعِيْنَ عموماً تاکید کے لیے آتا ہے۔

12 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

13 ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اُس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

14 اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

15 هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

16 اَيْكَةُ گھنے درخت کو کہتے ہیں مدین کے قریب ایک بستی میں یہ درخت تھا جسکی یہاں کے لوگ پوجا کرتے تھے اہل مدین اور ایکہ والوں کی طرف سیدنا شعیب علیہ السلام رسول بنا کر بھیجے گئے۔

قَالُوۡا لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهِ يٰلُوۡطُ	انہوں نے کہا اے لوط یقیناً اگر تو باز نہ آیا (تو)
لَتَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُخۡرَجِيۡنَ ﴿167﴾	بلاشبہ ضرور تو نکالے گئے لوگوں میں سے ہو جائے گا ﴿167﴾
قَالَ اِنِّىۡ لِعَمَلِكُمۡ	(لوط نے) کہا بے شک میں تمہارے (اس) عمل سے
مِّنَ الۡقَالِيۡنَ ﴿168﴾ رَبِّ	دشمنی رکھنے والوں میں سے ہوں ﴿168﴾ اے میرے رب
نَجِّنِىۡ وَاَهۡلِىۡ	مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دے
مِمَّا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿169﴾	اس عمل سے جو وہ کرتے ہیں۔ ﴿169﴾
فَنَجَّيۡنٰهُ	تو ہم نے نجات دی اسے
وَاَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿170﴾ اِلَّا	اور اس کے سبھی گھر والوں کو۔ ﴿170﴾ سوائے
عَجُوۡزًا فِى الۡغٰبِرِيۡنَ ﴿171﴾	ایک بڑھیا کے (جو) پیچھے رہنے والوں میں تھی۔ ﴿171﴾
ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِيۡنَ ﴿172﴾	پھر ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ ﴿172﴾
وَاَمۡطَرۡنَا عَلَيۡهِمۡ مَّطَرًا	اور ہم نے بارش برسا دی ان پر زبردست بارش
فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِيۡنَ ﴿173﴾	پس (عذاب سے) ڈرائے گئے لوگوں کی بارش بُری تھی ﴿173﴾
اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً	بے شک اس میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكۡثَرُهُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ﴿174﴾	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿174﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ	اور بے شک آپ کا رب یقیناً وہی
ع 16 13 الۡعَزِيۡزُ الرَّحِيۡمُ ﴿175﴾	نہایت غالب بہت رحم والا ہے۔ ﴿175﴾
كَذَّبَ اَصۡحٰبُ لْئَيۡكَةِ	ایکہ (بستی) والوں نے (بھی) جھٹلایا
الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿176﴾	رسولوں کو۔ ﴿176﴾
اِذۡ قَالَ لَهُمۡ شُعَيۡبٌ	جب ان سے شعیب نے کہا
اَلَا تَتَّقُوۡنَ ﴿177﴾	کیا تم (اللہ سے) ڈرتے نہیں ہو۔ ﴿177﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- قَالُوۡا : قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
- تَنۡتَهِ : نہی عن المنکر، انتہا۔
- الۡمُخۡرَجِيۡنَ : خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
- لِعَمَلِكُمۡ : عمل، عامل، تعمیل، معمول۔
- مِّنَ : منجانب، من حیث القوم۔
- رَبِّ : رب العالمین، ربوبیت۔
- نَجِّنِىۡ : فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
- اَهۡلِىۡ : اہل خانہ، اہل بیت۔
- مِمَّا : منجانب، من حیث القوم۔
- مِمَّا : ماتحت، مافوق الفطرت۔
- اَجۡمَعِيۡنَ : جمع، جامع، مجمع، جماعت۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الا یہ کہ۔
- عَجُوۡزًا : عاجز، عاجزی، عجز و نیاز۔
- فِىۡ : فی الحال، فی الحقیقت۔
- وَ : لیل و نہار، شان و شوکت۔
- عَلَيۡهِمۡ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
- فَسَآءَ : علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
- الۡمُنۡذَرِيۡنَ : بشارت و انذار، نذیر۔
- لَاٰيَةً : آیت، آیاتِ قرآنی۔
- اَكۡثَرُهُمۡ : کثرت، اکثر، کثیر۔
- مُّؤۡمِنِيۡنَ : ایمان، مؤمن، امن۔
- الرَّحِيۡمُ : رحم، رحیم، رحمٰن، رحمت۔
- كَذَّبَ : کذب بیانی، کذّاب، تکذیب
- اَصۡحٰبُ : صاحب، صحابی، صحابہ۔
- الۡمُرۡسَلِيۡنَ : رسول، رسالت، مرسل۔
- لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
- تَتَّقُوۡنَ : تقویٰ، متقی۔

اِنِّيْ	لَكُمْ [1]	رَسُوْلٌ [2]	اَمِيْنٌ (178)	فَاتَّقُوا [3][4]	اللّٰهَ [5]
بے شک میں	تمہارے لیے	ایک رسول	امانتدار	پس تم سب ڈرو	اللہ (سے)

وَ	اَطِيْعُوْنِ [6] (179)	وَ	مَآ	اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ
اور	تم سب میری اطاعت کرو	اور	نہیں	میں سوال کرتا تم سے	اس پر

مِنْ اَجْرٍ [7][2]	اِنْ [8]	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (180)
کوئی اجرت	نہیں	میری اجرت	مگر	سب جہانوں کے رب پر

اَوْفُوا [3]	الْكَيْلَ [5]	وَلَا	تَكُوْنُوْا [9]	مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ [10] (181)
تم سب پورا دو	ماپ	اور نہ	تم سب بنو	کم دینے والوں میں سے

وَ	زِنُوْا [11]	بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ [12] (182)	وَلَا	تَبْخَسُوا [9]
اور	تم سب وزن کرو	سیدھے ترازو کے ساتھ	اور نہ	تم سب کم دو

النَّاسَ [5]	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا	تَعْثَوْا [10]	فِي الْاَرْضِ
لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	مت	تم سب پھرو	زمین میں

مُفْسِدِيْنَ [10] (183)	وَ	اتَّقُوا	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	وَ
سب فساد کرنے والے	اور	تم سب ڈرو	جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور

الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ [13] (184)	قَالُوْٓا	اِنَّمَآ اَنْتَ	مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ [10] (185)
پہلی مخلوق	ان سب نے کہا	بیشک تو	جادو کیے گئے لوگوں میں سے

وَ	مَآ	اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ [2]	مِّثْلُنَا	وَاِنْ
اور	نہیں	تو	مگر	ایک انسان	ہمارے جیسا	اور بیشک

نَّظُنُّكَ	لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ (186)	فَاَسْقِطْ [4]	عَلَيْنَا	كِسَفًا
ہم سمجھتے ہیں تجھے	یقیناً جھوٹوں میں سے	سو تو گرا دے	ہم پر	ٹکڑے

مِّنَ السَّمَآءِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (187)	قَالَ
آسمان کے	اگر	ہے تو	سچوں میں سے	کہا

رَبِّيْٓ	اَعْلَمُ [14]	بِمَا [12]	تَعْمَلُوْنَ (188)	فَكَذَّبُوْهُ [4]
میرا رب	خوب جاننے والا	(اس) کو جو	تم سب عمل کرتے ہو	چنانچہ ان سب نے جھٹلایا اسے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. لَكُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔
2. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
3. فعل کے شروع میں "أ" اور آخر میں وْا ہو تو اس میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔
4. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔
5. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔
6. اَطِيْعُوْنِ اصل میں اَطِيْعُوْنِيْ تھا وقف کی وجہ سے آخر سے یْ محذوف ہے۔
7. یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
8. اِنْ کا اصل ترجمہ اگر ہوتا ہے اور اِنْ کے بعد اگر اسی جملے میں اِلَّا آ رہا ہو تو اِنْ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا ہے۔
9. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْا میں سب کو کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔
10. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا اور اگر زبر ہو تو کیا گیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔
11. زِنُوْا کا روٹ وَزَنَ ہے جس روٹ کے شروع میں و ہو اس کا فعل امر بناتے ہوئے و کو حذف کر دیتے ہیں۔
12. بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔
13. اَلْجِبِلَّةَ ایسی مخلوق یا جماعت جس کی تعداد بہت زیادہ ہو اسی لیے اس کے ساتھ الْاَوَّلِيْنَ جمع آیا ہے یہاں علامت یْنَ کے الگ ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔
14. اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿178﴾	بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں۔ ﴿178﴾
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوْنِ ﴿179﴾	پس اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ ﴿179﴾
وَمَآ اَسْــَٔلُکُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ	اور میں تم سے اس (تبلیغ) پر کوئی اجرت نہیں مانگتا
اِنْ اَجْرِیَ	نہیں ہے میری اجرت
اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿180﴾	مگر سب جہانوں کے رب کے ذمے۔ ﴿180﴾
اَوْفُوا الْکَیْلَ	تم ماپ پورا دیا کرو
وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿181﴾	اور تم کم دینے والوں میں سے مت بنو۔ ﴿181﴾
وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿182﴾	اور تم سیدھے ترازو کے ساتھ وزن کرو۔ ﴿182﴾
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَهُمْ	اور تم لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دو
وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿183﴾	اور تم زمین میں فسادی بن کر مت پھرو۔ ﴿183﴾
وَاتَّقُوا الَّذِیْ خَلَقَکُمْ	اور تم ڈرو (اس سے) جس نے تمہیں پیدا کیا
وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿184﴾ قَالُوْٓا	اور پہلی مخلوق کو۔ ﴿184﴾ انہوں نے کہا
اِنَّمَآ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِیْنَ ﴿185﴾	بے شک تو سحر زدہ لوگوں میں سے ہے۔ ﴿185﴾
وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا	اور تو نہیں ہے مگر ہمارے جیسا ایک انسان
وَاِنْ نَّظُنُّکَ لَمِنَ الْکٰذِبِیْنَ ﴿186﴾	اور بیشک ہم تجھے یقیناً جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔ ﴿186﴾
فَاَسْقِطْ عَلَیْنَا کِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ	سو تو ہم پر آسمان سے کچھ ٹکڑے گرا دے
اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿187﴾	اگر تو سچوں میں سے ہے۔ ﴿187﴾
قَالَ رَبِّیْٓ اَعْلَمُ	(شعیب نے) کہا میرا رب خوب جاننے والا ہے
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿188﴾	اس کو جو تم عمل کرتے ہو۔ ﴿188﴾
فَکَذَّبُوْهُ	چنانچہ انہوں نے اسے جھٹلایا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- رَسُوْلٌ : رسول، رسالت، مرسل۔
- اَمِیْنٌ : امین، امانت، صادق وامین۔
- فَاتَّقُوْا : تقویٰ، متقی۔
- اَطِیْعُوْنِ : اطاعت، مطیع۔
- اَسْــَٔلُکُمْ : سوال، سائل، مسئول۔
- عَلَیْهِ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- اَجْرٍ : اجر، اجرت، اجر وثواب۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
- الْعٰلَمِیْنَ : عالم اسلام، عالم عقبیٰ۔
- اَوْفُوْا : وفا، ایفائے عہد، وفادار۔
- الْمُخْسِرِیْنَ : خسارہ، خائب وخاسر۔
- وَزِنُوْا : وزن، میزان، وزنی۔
- الْمُسْتَقِیْمِ : صراط مستقیم، خط مستقیم۔
- النَّاسَ : عوام الناس۔
- اَشْیَآءَ : شے، اشیائے خورد ونوش۔
- فِیْ : فی الحال، فی الفور۔
- مُفْسِدِیْنَ : فساد، فسادی، فاسد مادہ۔
- اتَّقُوْا : تقویٰ، متقی۔
- خَلَقَکُمْ : خالق، مخلوق، خلق خدا۔
- الْمُسَحَّرِیْنَ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
- اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
- بَشَرٌ : بشر، بشری تقاضا، نور وبشر۔
- نَّظُنُّکَ : سوءِ ظن، بدظن، ظن غالب۔
- الْکٰذِبِیْنَ : کذب بیانی، کذّاب، کاذب۔
- فَاَسْقِطْ : ساقط، سقوط ڈھاکہ۔
- السَّمَآءِ : کتب سماویہ، ارض وسما۔
- اَعْلَمُ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
- بِمَا : ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
- تَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔

فَاَخَذَهُمْ [1][2]	عَذَابُ	يَوْمِ الظُّلَّةِ ط [3]	اِنَّهٗ
تو (آ) پکڑا انہیں	عذاب (نے)	سائبان کے دن (کے)	یقیناً وہ

كَانَ	عَذَابَ	يَوْمٍ عَظِيْمٍ [4] (189)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ [5]
تھا	عذاب	بہت بڑے دن کا	بے شک	اس میں

لَاٰيَةً ط [6][7]	وَمَا [8]	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ [9] (190)
یقیناً ایک نشانی	اور نہیں	تھے	ان کے اکثر	سب ایمان لانے والے

ع 10 16 14

وَاِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ [6][10]	الْعَزِيْزُ [4]	الرَّحِيْمُ ع [4] (191)
اور بے شک	آپ کا رب	یقیناً وہی	نہایت غالب	بہت رحم والا (ہے)

وَ	اِنَّهٗ	لَتَنْزِيْلُ [6]	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط (192)
اور	بیشک وہ	یقیناً نازل کیا ہوا	سب جہانوں کے رب (کی طرف سے)

نَزَلَ	بِهِ [11]	الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ لا (193)
اترا	اس کو (لے کر)	روح الامین فرشتہ امانت دار (جبریل علیہ السلام)

عَلٰى قَلْبِكَ	لِتَكُوْنَ [12]	مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ لا [9] (194)
آپ کے دل پر	تاکہ آپ ہو جائیں	ڈرانے والوں میں سے

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ط [11] (195)	وَ	اِنَّهٗ	لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ [6] (196)
واضح عربی زبان کے ساتھ	اور	بیشک وہ	یقیناً پہلے لوگوں کی کتابوں میں (ہے)

اَوَ	لَمْ	يَكُنْ	لَّهُمْ [13]	اٰيَةً [7]	اَنْ
اور کیا	نہیں	وہ تھا	ان کے لیے	ایک نشانی	کہ

يَّعْلَمَهٗ [14]	عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ط (197)	وَلَوْ	نَزَّلْنٰهُ [14][15]
وہ جانتے ہیں اُسے	بنی اسرائیل کے علماء	اور اگر	ہم نے نازل کیا (ہوتا) اُسے

عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ لا (198)	فَقَرَاَهٗ [1][14]	عَلَيْهِمْ	مَّا [8]
بعض عجمیوں پر	پھر وہ پڑھتا اُسے	ان پر	نہ

كَانُوْا	بِهٖ [11]	مُؤْمِنِيْنَ ط [9] (199)	كَذٰلِكَ [5]	سَلَكْنٰهُ [14][15]
ہوتے وہ سب	اس پر	سب ایمان لانے والے	اسی طرح	ہم نے چلایا اُسے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] فعل کے آخر میں هُمْ کا ترجمہ انہیں ہوتا ہے

[3] يَوْمِ الظُّلَّةِ روایات میں ہے کہ اس قوم پر اللہ تعالیٰ نے سات دن تک سخت گرمی اور دھوپ مسلط کر دی پھر بادلوں کا ایک سایہ آیا یہ سب گرمی سے بچنے کے لیے اسکے نیچے آگئے پھر ان پر آگ کے شعلے برسنے لگے اور زلزلے سے زمین لرز اٹھی ایک سخت چنگھاڑ نے انہیں ہمیشہ کی نیند سلا دیا۔

[4] فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] ذٰلِكَ کا اصل ترجمہ وہ یا اس ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا اِس بھی کر دیا جاتا ہے۔

[6] شروع میں "لَ" تاکید کی علامت ہے جس کا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[7] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[8] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[9] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[11] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[12] فعل کے شروع میں لِ اور آخر میں زبر ہو تو اس لِ کا ترجمہ تاکہ کیا جاتا ہے۔

[13] لَهُمْ میں لَ دراصل لِ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے "لَ" استعمال ہو جاتا ہے۔

[14] ہٗ کا فعل کے آخر میں ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

[15] نَا اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے پہلے حرف پر سکون ہو تو ترجمہ ہم نے کیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ	تو انہیں سائبان کے دن والے عذاب نے آپکڑا
اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿189﴾	یقیناً وہ بہت بڑے دن کا عذاب تھا۔ ﴿189﴾
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ	بے شک اس میں یقیناً ایک نشانی ہے
وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿190﴾	اور ان کے اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے۔ ﴿190﴾
وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ	اور بے شک آپ کا رب یقیناً وہی نہایت غالب
ع 10/16/14 الرَّحِيْمُ ﴿191﴾ وَاِنَّهٗ	بہت رحم والا ہے۔ ﴿191﴾ع اور بیشک وہ (قرآن)
لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿192﴾	یقیناً سب جہانوں کے رب کا نازل کیا ہوا ہے۔ ﴿192﴾
نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ﴿193﴾	اس کو روح الامین (جبریل) لے کر اُترے ہیں۔ ﴿193﴾
عَلٰى قَلْبِكَ	آپ کے دل پر
لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿194﴾	تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ ﴿194﴾
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ﴿195﴾	واضح عربی زبان میں۔ ﴿195﴾
وَاِنَّهٗ	اور بے شک وہ (یعنی اس کا ذکر)
لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ ﴿196﴾	یقیناً پہلے لوگوں کی کتابوں میں (بھی موجود) ہے۔ ﴿196﴾
اَوَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اٰيَةً اَنْ	اور کیا ان کے لیے یہ ایک نشانی نہیں تھی کہ
يَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿197﴾	اسے بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں۔ ﴿197﴾
وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ	اور اگر ہم اسے نازل کرتے
عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ﴿198﴾	عجمیوں میں سے بعض پر۔ ﴿198﴾
فَقَرَاَهٗ عَلَيْهِمْ	پھر وہ اسے ان پر پڑھتا (تو بھی)
مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ﴿199﴾	وہ اس پر ایمان لانے والے نہ ہوتے۔ ﴿199﴾
كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ	اسی طرح ہم نے اس (انکار) کو چلایا (یعنی داخل کیا)

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- فَاَخَذَهُمْ : اخذ، ماخوذ، مؤاخذہ۔
- عَذَابُ : عذاب قبر، عذاب آخرت۔
- يَوْمِ : یوم، ایام، چند یوم۔
- الظُّلَّةِ : ظل سبحانی، ظل عرش۔
- عَظِيْمٍ : عظیم، اعظم، معظم، تعظیم۔
- فِيْ : فی الحال، فی سبیل اللہ۔
- لَاٰيَةً : آیت، آیات قرآنی۔
- وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
- اَكْثَرُ : کثیر، اکثر، کثرت۔
- الرَّحِيْمُ : رحمت، رحم، مرحوم۔
- لَتَنْزِيْلُ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
- الْعٰلَمِيْنَ : عالم اسلام، عالم برزخ۔
- الْاَمِيْنُ : امین، امانت، صادق وامین۔
- عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم۔
- قَلْبِكَ : قلبی تعلق، امراض قلب۔
- مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
- الْمُنْذِرِيْنَ : بشارت وانذار، نذیر۔
- بِلِسَانٍ : لسان، لسانی تعصب۔
- مُّبِيْنٍ : بیان، دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر۔
- لَفِيْ : فی الحال، فی الحقیقت۔
- الْاَوَّلِيْنَ : اوّل وآخر، اوّلین فرصت۔
- يَّعْلَمَهٗ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
- بَنِيْٓ : ابنائے جامعہ، ابن الوقت۔
- بَعْضِ : بعض اوقات، بعض دفعہ۔
- الْاَعْجَمِيْنَ : عرب وعجم، عجمی حضرات۔
- فَقَرَاَهٗ : قاری، مقابلہ حسن قرات۔
- بِهٖ : بالکل، بالواسطہ، بالمشافہ۔
- مُؤْمِنِيْنَ : ایمان، مؤمن، امن۔
- كَذٰلِكَ : کما حقہ، کالعدم۔
- سَلَكْنٰهُ : مسلک، سلوک، مسالک۔

فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ [1] ط (200)	لَا	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ [2]
جرم کرنے والوں کے دلوں میں	نہیں	وہ سب ایمان لائیں گے	اس پر

حَتّٰى	يَرَوُا [3]	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ (201) لا	فَيَاْتِيَهُمْ [4]
یہاں تک کہ	وہ سب دیکھ لیں	دردناک عذاب	پس وہ آپڑے گا ان پر

بَغْتَةً	وَّ [5]	هُمْ	لَا	يَشْعُرُوْنَ (202) لا
اچانک	اس حال میں کہ	وہ	نہیں	وہ سب شعور رکھتے ہوں گے

فَيَقُوْلُوْا [4]	هَلْ	نَحْنُ	مُنْظَرُوْنَ [6] (203) ط	اَفَبِعَذَابِنَا [2][4]
تو وہ سب کہیں گے	کیا	ہم	سب مہلت دیے جانے والے ہیں	تو کیا ہمارے عذاب کو

يَسْتَعْجِلُوْنَ [7] (204)	اَفَرَءَيْتَ [4]	اِنْ	مَّتَّعْنٰهُمْ
وہ سب جلدی طلب کررہے ہیں	کیا پس آپ نے دیکھا	اگر	ہم فائدہ دیں انہیں

سِنِيْنَ (205) لا	ثُمَّ	جَآءَهُمْ	مَّا	كَانُوْا
برسوں	پھر	آجائے ان کے پاس	جس کا	وہ سب تھے

يُوْعَدُوْنَ [8] (206) لا	مَآ [9]	اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا
وہ سب وعدہ دیے جاتے	نہیں	کفایت کرے گا	ان سے	جو

كَانُوْا	يُمَتَّعُوْنَ [8] (207) ط	وَ	مَآ	اَهْلَكْنَا
وہ سب تھے	وہ سب فائدہ پہنچائے جاتے	اور	نہیں	ہم نے ہلاک کی

مع 9

مِنْ قَرْيَةٍ [10][11]	اِلَّا	لَهَا	مُنْذِرُوْنَ [1] (208)	ذِكْرٰى	وَ
کوئی بستی	مگر	اس کے لیے	سب ڈرانے والے	یاد دہانی (کے لیے)	اور

مَا	كُنَّا [12]	ظٰلِمِيْنَ (209)	وَ	مَا	تَنَزَّلَتْ [13]
نہیں	ہیں ہم	سب ظلم کرنے والے	اور	نہیں	اُترے

بِهِ [2]	الشَّيٰطِيْنُ [14] (210)	وَ	مَا	يَنْۢبَغِيْ	لَهُمْ
اس کو (لے کر)	شیاطین	اور	نہ	وہ لائق ہے	ان کے لیے

وَ	مَا	يَسْتَطِيْعُوْنَ (211) ط	اِنَّهُمْ	عَنِ السَّمْعِ
اور	نہ	وہ سب استطاعت رکھتے ہیں	بیشک وہ	سننے سے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] بِـ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر اور کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[3] يَرَوُا دراصل يَرْءَيُوْنَ تھا، قاعدے کے مطابق ء کی زبر پچھلے حرف کو دے کر اُسے حذف کیا گیا ہے اور اسی طرح ی اور آخر سے ن کو حذف گیا ہے، پھر اگلے لفظ سے ملانے کے لیے وُ کو پیش دی گئی ہے۔

[4] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[5] وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[6] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] یـ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] مَا اَغْنٰى عَنْهُمْ کا ایک ترجمہ اُن کے کس کام آئے گا بھی کیا جاتا ہے۔

[10] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[12] كُنَّا دراصل كَوْنْنَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق و کو ہٹا کر ك کو پیش دی جاتی ہے اور ن کو ن میں مدغم کیا جاتا ہے۔

[13] علامت "تـ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے اور تْ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[14] جیسا کہ کفار مردود خیال کرتے تھے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿200﴾	مجرموں کے دلوں میں۔ ﴿200﴾
لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ	وہ اس پر ایمان نہیں لائیں گے
حَتّٰى یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ﴿201﴾	یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔ ﴿201﴾
فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً	پس وہ ان پر اچانک آپڑے گا
وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿202﴾	اس حال میں کہ وہ شعور نہیں رکھتے ہوں گے۔ ﴿202﴾
فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿203﴾	تو وہ کہیں گے کیا ہم مہلت دیے جانے والے ہیں؟ ﴿203﴾
اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿204﴾	تو کیا وہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں ﴿204﴾
اَفَرَءَیْتَ	پس کیا آپ نے دیکھا (یعنی غور کیا)
اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿205﴾	اگر ہم انہیں برسوں فائدہ دیں۔ ﴿205﴾
ثُمَّ جَآءَهُمْ	پھر ان کے پاس آجائے (وہ عذاب)
مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿206﴾	جس کا وہ وعدہ دیے جاتے تھے۔ ﴿206﴾
مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ	(تو) ان سے (وہ چیزیں) کفایت نہیں کریں گی
مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿207﴾	جن سے وہ فائدہ پہنچائے جاتے تھے۔ ﴿207﴾
وَمَاۤ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ اِلَّا	اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر (یہ کہ)
لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿208﴾	اس کے لیے ڈرانے والے (بھیجے گئے)۔ ﴿208﴾
ذِكْرٰى وَمَا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿209﴾ مع 9	یاد دہانی (کے لیے) اور ہم ظلم کرنے والے نہیں تھے ﴿209﴾
وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّیٰطِیْنُ ﴿210﴾	اور اس (قرآن) کو لے کر شیاطین نہیں اُترے ﴿210﴾
وَمَا یَنْۢبَغِیْ لَهُمْ	اور نہ یہ ان کے لائق ہے
وَمَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿211﴾	اور نہ وہ (یہ) کر سکتے ہیں۔ ﴿211﴾
اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ	بے شک وہ (تو اس کے) سننے سے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فِیْ : فی الحال، فی الحقیقت۔
قُلُوْبِ : امراضِ قلب، قلوب واذہان۔
الْمُجْرِمِیْنَ : جرم، مجرم، جرائم۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
یُؤْمِنُوْنَ : مؤمن، امین، ایمان۔
حَتّٰى : حتیٰ کہ، حتی الامکان۔
یَرَوْا : رویتِ باری تعالیٰ، مرئی۔
الْعَذَابَ : عذابِ قبر، عذابِ آخرت۔
الْاَلِیْمَ : عذابِ الیم، رنج والم۔
یَشْعُرُوْنَ : عقل وشعور، شعوری طور پر۔
فَیَقُوْلُوْا : قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
یَسْتَعْجِلُوْنَ : عجلت، مہرِ معجّل۔
مَّتَّعْنٰهُمْ : متاعِ کارواں، مال ومتاع۔
سِنِیْنَ : سنِ پیدائش، سنِ وفات۔
یُوْعَدُوْنَ : وعدہ، وعید، مسیحِ موعود۔
اَغْنٰى : غنی، مستغنی، استغناء۔
وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
اَهْلَكْنَا : ہلاک، مہلک بیماریاں۔
مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
قَرْیَةٍ : قریہ قریہ بستی بستی۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل، الا یہ کہ۔
مُنْذِرُوْنَ : بشارت وانذار، نذیر۔
ذِكْرٰى : ذکر، اذکار، تذکیر۔
ظٰلِمِیْنَ : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
تَنَزَّلَتْ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
الشَّیٰطِیْنُ : شیطان، شیاطین۔
یَسْتَطِیْعُوْنَ : حسبِ استطاعت۔
السَّمْعِ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔

لَمَعۡزُوۡلُوۡنَ [1] (212) ط	فَلَا	تَدۡعُ [2]	مَعَ اللّٰهِ
یقیناً سب دور رکھے گئے ہوئے ہیں	تو نہ	تو پکار	اللہ کے ساتھ

اِلٰهًا [3]	اٰخَرَ	فَتَكُوۡنَ [4]	مِنَ الۡمُعَذَّبِيۡنَ [5] (213) ج
کوئی معبود	دوسرا	ورنہ آپ ہو جائیں گے	عذاب دیے جانے والوں میں سے

وَ	اَنۡذِرۡ	عَشِيۡرَتَكَ [6]	الۡاَقۡرَبِيۡنَ (214) لا	وَ
اور	آپ ڈرائیں	اپنے رشتہ دار	سب قریبی	اور

اخۡفِضۡ	جَنَاحَكَ [7][6]	لِمَنِ	اتَّبَعَكَ
آپ جھکا دیں	اپنا بازو	(اس) کے لیے جو	پیروی کرے آپ کی

مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (215) ج	فَاِنۡ [4]	عَصَوۡكَ [8]	فَقُلۡ [9][4]
مؤمنوں میں سے	پھر اگر	وہ سب نافرمانی کریں آپ کی	تو آپ کہہ دیں

اِنِّيۡ	بَرِیۡٓءٌ	مِّمَّا [10]	تَعۡمَلُوۡنَ (216) ج	وَ	تَوَكَّلۡ [11]
بلاشبہ میں	بے تعلق (ہوں)	(اس) سے جو	تم سب کرتے ہو	اور	مکمل بھروسا کیجیے

عَلَى الۡعَزِيۡزِ	الرَّحِيۡمِ (217) لا	الَّذِیۡ	يَرٰٮكَ	حِيۡنَ
نہایت غالب پر	بہت رحم کرنے والا	جو	وہ دیکھتا ہے آپ کو	جب

تَقُوۡمُ (218) لا	وَ	تَقَلُّبَكَ [11]	فِی السّٰجِدِيۡنَ [12] (219)
آپ کھڑے ہوتے ہیں	اور	آپ کے پھرنے (کو)	سجدہ کرنے والوں میں

اِنَّهٗ	هُوَ السَّمِيۡعُ [13]	الۡعَلِيۡمُ (220)	هَلۡ
بلاشبہ وہ	ہی خوب سننے والا	خوب جاننے والا	کیا

اُنَبِّئُكُمۡ [14]	عَلٰى مَنۡ	تَنَزَّلُ [15][11]	الشَّيٰطِيۡنُ (221) ط
میں خبر دوں تمہیں	کس پر	نازل ہوتے ہیں	شیاطین

تَنَزَّلُ [15][11]	عَلٰى	كُلِّ	اَفَّاكٍ	اَثِيۡمٍ (222) لا
وہ نازل ہوتے ہیں	پر	ہر	زبردست جھوٹا	بہت گناہ گار

يُّلۡقُوۡنَ [16]	السَّمۡعَ	وَ	اَكۡثَرُهُمۡ	كٰذِبُوۡنَ (223) ط
وہ سب لا ڈالتے ہیں	سنی ہوئی باتیں	اور	ان کے اکثر	سب جھوٹے ہیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] مَفۡعُوۡلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کیا گیا ہوا کا مفہوم ہے۔

[2] تَدۡعُ دراصل تَدۡعُوۡ تھا قاعدے کے مطابق آخر سے وْ کو حذف کیا گیا ہے۔

[3] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[4] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ اور کبھی ورنہ بھی کیا جاتا ہے۔

[5] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[6] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[7] یعنی ان کے ساتھ تواضع اور محبت کے ساتھ پیش آئیں۔

[8] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[9] قُلۡ قَوۡلٌ سے بنا ہے، گرامر کے اصول کے مطابق درمیان سے "و" محذوف ہے۔

[10] مِمَّا دراصل مِنۡ + مَا کا مجموعہ ہے۔

[11] علامت "تَ" اور شدّ میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[12] یعنی جماعت میں آپ کا قیام سے رکوع اور رکوع سے سجدے میں جانا ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے۔

[13] هُوَ کے بعد اَلۡ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔

[14] كُمۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں یا تم سے کیا جاتا ہے۔

[15] یہ دراصل تَتَنَزَّلُ تھا ایک تَ تخفیف کی غرض سے قاعدے کیمطابق حذف ہے

[16] یہ دراصل يُلۡقِيُوۡنَ تھا قاعدے کے مطابق ی کی پیش پچھلے حرف کو دے کر ی کو حذف کیا گیا ہے۔

لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿212﴾	یقیناً دور رکھے گئے ہیں۔ ﴿212﴾
فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ	تو آپ اللہ کے ساتھ نہ پکاریں
اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ	کسی دوسرے معبود کو ورنہ آپ ہو جائیں گے
مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿213﴾	عذاب دیے جانے والوں میں سے۔ ﴿213﴾
وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ﴿214﴾	اور آپ اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں۔ ﴿214﴾
وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ	اور آپ اپنا بازو اس کے لیے جھکا دیجیے جو
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿215﴾	مومنوں میں سے آپ کی پیروی کرے۔ ﴿215﴾
فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ	پھر اگر (وہ لوگ) آپ کی نافرمانی کریں تو آپ کہہ دیں
اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿216﴾	بلاشبہ میں بےتعلق ہوں اس سے جو تم کرتے ہو ﴿216﴾
وَتَوَكَّلْ	اور آپ بھروسا کیجیے
عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ﴿217﴾	نہایت غالب بہت رحم کرنے والے (رب) پر۔ ﴿217﴾
الَّذِيْ يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ﴿218﴾	جو آپکو دیکھتا ہے جب آپ (نماز کیلیے) کھڑے ہوتے ہیں ﴿218﴾
وَتَقَلُّبَكَ	اور آپ کے پھرنے (یعنی اُٹھنے بیٹھنے) کو
فِي السّٰجِدِيْنَ ﴿219﴾	سجدہ کرنے والوں میں (یعنی جماعت کے ساتھ)۔ ﴿219﴾
اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿220﴾	بلاشبہ وہی ہے خوب سننے والا خوب جاننے والا۔ ﴿220﴾
هَلْ اُنَبِّئُكُمْ	(اے پیغمبر ان سے کہو) کیا میں تمھیں خبر دوں
عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ﴿221﴾	شیاطین کس پر نازل ہوتے ہیں۔ ﴿221﴾
تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِيْمٍ ﴿222﴾	وہ ہر بہت جھوٹے سخت گناہ گار پر نازل ہوتے ہیں ﴿222﴾
يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ	وہ سنی سنائی باتیں (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں
وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ﴿223﴾	اور ان کے اکثر جھوٹے ہیں۔ ﴿223﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَمَعْزُوْلُوْنَ : معزول کرنا۔
فَلَا : لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
تَدْعُ : دعا، دعوت، الداعی الی الخیر۔
مَعَ : مع اہل وعیال، معیّت۔
اِلٰهًا : الہ العالمین، یاالٰہی۔
اٰخَرَ : اُخروی زندگی، آخری۔
مِنَ : منجانب، من حیث القوم۔
الْمُعَذَّبِيْنَ : عذاب قبر، عذاب آخرت۔
الْاَقْرَبِيْنَ : قرب، قریب، تقرب۔
اتَّبَعَكَ : اتباع، تابع، متبع سنت۔
عَصَوْكَ : معصیت، عاصی۔
فَقُلْ : قول، اقوال، اقوال زریں۔
بَرِيْٓءٌ : بری الذمہ، اعلان براءت۔
مِّمَّا : ماتحت، ماجرا، مافوق الفطرت۔
تَعْمَلُوْنَ : عمل، عامل، معمول، تعمیل۔
تَوَكَّلْ : توکل، متوکل علی اللہ۔
عَلٰى : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
يَرٰىكَ : مرئی وغیر مرئی اشیاء۔
تَقُوْمُ : مقیم، اقامت گاہ، قائم مقام۔
وَ : لیل ونہار، شان وشوکت۔
فِيْ : فی الحال، فی الحقیقت۔
السَّمِيْعُ : سمع وبصر، آلۂ سماعت۔
الْعَلِيْمُ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
اُنَبِّئُكُمْ : نبی، نبوت، انبیا۔
تَنَزَّلُ : نازل، نزول، منزل من اللہ۔
كُلِّ : کل نمبر، کل کائنات۔
يُّلْقُوْنَ : القاء۔
اَكْثَرُهُمْ : کثرت، اکثر، کثیر۔
كٰذِبُوْنَ : کذب بیانی، کذّاب، کاذب۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

وَ	الشُّعَرَآءُ	يَتَّبِعُهُمُ	الْغَاوٗنَ ط [1] (224)	اَ	لَمْ	تَرَ [2]
اور	شاعر لوگ	وہ پیروی کرتے ہیں ان کی	سب گمراہ لوگ	کیا	نہیں	آپ نے دیکھا

اَنَّهُمْ	فِيْ كُلِّ وَادٍ	يَّهِيْمُوْنَ لا (225)	وَاَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ
بے شک وہ	ہر وادی میں	وہ سب سر مارتے پھرتے ہیں	اور بیشک وہ	وہ سب کہتے ہیں

مَا	لَا يَفْعَلُوْنَ لا [3] (226)	اِلَّا الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
جو	نہیں وہ سب کرتے	مگر جو	وہ سب ایمان لائے	اور

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ [4]	وَ	ذَكَرُوا	اللّٰهَ [5]	كَثِيْرًا
ان سب نے عمل کیے	نیک	اور	ان سب نے یاد کیا	اللہ (کو)	کثرت سے

وَّ	انْتَصَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ مَا [6]	ظُلِمُوْا ط [7]	وَ	سَيَعْلَمُ
اور	ان سب نے بدلہ لیا	(اس کے) بعد کہ	وہ سب ظلم کیے گئے	اور	عنقریب وہ جان لیں گے

الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْٓا	اَيَّ	مُنْقَلَبٍ	يَّنْقَلِبُوْنَ ع (227)
جنہوں نے	سب نے ظلم کیا	کون سی	لوٹنے کی جگہ	وہ سب لوٹ کر جائیں گے

ع 11 36 15

اٰيَاتُهَا: 93 — 27 سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ 48 — رُكُوْعَاتُهَا: 7

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ قف	تِلْكَ [8]	اٰيٰتُ [4]	الْقُرْاٰنِ	وَ	كِتَابٍ مُّبِيْنٍ لا (1)	هُدًى
طٰسٓ	یہ	آیات	قرآن (کی)	اور	واضح کتاب	ہدایت

وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ لا [9] (2)	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ [4][5]
اور	خوشخبری	سب ایمان والوں کیلیے	(وہ) جو	وہ سب قائم کرتے ہیں	نماز

وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ [4][5]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ [10]	هُمْ
اور	وہ سب ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	وہ سب	آخرت پر	وہ

يُوْقِنُوْنَ (3)	اِنَّ	الَّذِيْنَ	لَا	يُؤْمِنُوْنَ [3]	بِالْاٰخِرَةِ [10]
وہ سب یقین رکھتے ہیں	بیشک	جو	نہیں	وہ سب ایمان رکھتے	آخرت پر

زَيَّنَّا	لَهُمْ [11]	اَعْمَالَهُمْ [12]	فَهُمْ	يَعْمَهُوْنَ ط (4)
ہم نے مزین کر دیے	ان کیلیے	ان کے اعمال	پس وہ سب	وہ سب بھٹکتے پھرتے ہیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] یہ دراصل اَلْغَاوُوْنَ تھا، قرآنی کتابت میں دوسری وٗ کو اُلٹا پیش سے ظاہر کیا گیا ہے۔

[2] لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے اور تَرَ دراصل تَرَءَیُ تھا قاعدے کے مطابق ء کی زبر پچھلے حرف کو دے کر اُسے اور ی کو حذف کیا گیا ہے۔

[3] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[4] ات اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[5] فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

[6] لفظ بَعْدِ سے پہلے اگر مِنْ ہو تو اس مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی اور اسکے بعد مَا کا ترجمہ کہ کیا جاتا ہے۔

[7] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے ان سے مراد وہ مومن ہیں جو کافروں کی مذمتی شاعری کا جواب دیتے ہیں مثلاً: سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ وغیرہ۔

[8] تِلْكَ کا اصل ترجمہ وہ ہوتا ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ یا یہی بھی کر دیا جاتا ہے۔

[9] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بسبب، بوجہ، بذریعہ اور کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[11] لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[12] هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿224﴾ اور شاعر لوگ، ان کی پیروی گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ ﴿224﴾

اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ — کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ بے شک وہ

فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ ﴿225﴾ — (خیال کی) ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں۔ ﴿225﴾

وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ ﴿226﴾ — اور بیشک وہ (وہ بات) کہتے ہیں جو (خود) نہیں کرتے ﴿226﴾

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا — مگر وہ (لوگ) جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ — اور انہوں نے نیک عمل کیے

وَذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا — اور انہوں نے اللہ کو کثرت سے یاد کیا

وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا — اور انہوں نے بدلہ لیا اس کے بعد کہ وہ ظلم کیے گئے

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا — اور عنقریب جان لیں گے (وہ لوگ) جنہوں نے ظلم کیا

اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿227﴾ — (کہ) لوٹنے کی کون سی جگہ وہ لوٹ کر جائیں گے ﴿227﴾ ع 11 36 15

اٰيَاتُهَا: 93 | 27 سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ 48 | رُكُوْعَاتُهَا: 7

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

طٰسٓ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ — طٰسٓ یہ قرآن کی آیات ہیں

وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿1﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى — اور واضح کتاب کی۔ ﴿1﴾ ہدایت اور خوشخبری ہے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿2﴾ الَّذِيْنَ — ایمان والوں کے لیے ﴿2﴾ (وہ لوگ) جو

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ — نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں

وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ﴿3﴾ — اور وہی آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ﴿3﴾

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ — بیشک وہ (لوگ) جو آخرت پر ایمان (یقین) نہیں رکھتے

زَيَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ — ہم نے ان کے لیے ان کے اعمال مزین کر دیے

فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ﴿4﴾ — پس وہ بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ﴿4﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

الشُّعَرَآءُ	شعر، شاعر، شعراء کرام۔
يَتَّبِعُهُمُ	اتباع، تابع، متبع سنّت، تابعی۔
تَرَ	رؤیت باری تعالیٰ، مرئی، ریا۔
فِيْ	فی الحال، فی الحقیقت۔
كُلِّ	کل نمبر، کل تعداد۔
وَادٍ	وادی، وادیٔ کشمیر۔
يَقُوْلُوْنَ	قول، مقولہ، اقوال زریں۔
مَا	ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
لَا	لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
يَفْعَلُوْنَ	فعل، فاعل، مفعول، افعال۔
اِلَّا	الاماشاءاللہ، الاقلیل، الا یہ کہ۔
اٰمَنُوْا	امن، ایمان، مؤمن۔
عَمِلُوْا	عمل، اعمال، عامل، معمول۔
الصّٰلِحٰتِ	صلح، صالح، اصلاح۔
ذَكَرُوْا	ذکر، اذکار، تذکرہ، مذاکرہ۔
ظُلِمُوْا	ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
مُنْقَلَبٍ	انقلاب، انقلابی اقدام۔
اٰيٰتُ	آیت، آیات، آیتیں۔
وَ	لیل ونہار، شان وشوکت۔
كِتَابٍ	کتاب، کتب، مکتبہ، کتابیں۔
مُّبِيْنٍ	بیان، دلیل بین، مبیّنہ طور پر
هُدًى	ہادیٔ برحق، ہادیٔ کائنات۔
بُشْرٰى	بشارت، مبشر، بشیر۔
لِلْمُؤْمِنِيْنَ	ایمان، مؤمن، امن۔
يُقِيْمُوْنَ	مقیم، اقامت گاہ، قائم مقام
الصَّلٰوةَ	صوم وصلوٰۃ، مصلی۔
بِالْاٰخِرَةِ	اُخروی زندگی، یوم آخرت۔
يُوْقِنُوْنَ	یقین محکم، یقین کامل۔
زَيَّنَّا	مزین، زینت، تزئین۔
اَعْمَالَهُمْ	عمل، عامل، معمول، تعمیل۔

أُولٰٓئِكَ [1]	الَّذِيْنَ	لَهُمْ [2]	سُوْٓءُ الْعَذَابِ	وَ	هُمْ
یہی (لوگ)	جو (کہ)	ان کے لیے	برا عذاب (ہے)	اور	وہ

فِي الْاٰخِرَةِ [3]	هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ [4][5] ﴿5﴾	وَ	اِنَّكَ لَتُلَقَّى [6][7]
آخرت میں	وہی سب بہت زیادہ خسارہ پانے والے	اور	بلاشبہ آپ کو یقیناً دیا جاتا ہے

الْقُرْاٰنَ [8]	مِنْ لَّدُنْ	حَكِيْمٍ	عَلِيْمٍ ﴿6﴾	اِذْ	قَالَ
قرآن	کی طرف (پاس) سے	بہت حکمت والا	خوب علم والا	جب	کہا

مُوْسٰى	لِاَهْلِهٖٓ	اِنِّيْٓ	اٰنَسْتُ	نَارًا ط [8]
موسیٰ (نے)	اپنے گھر والوں سے	بے شک میں	میں نے دیکھی ہے	آگ

سَاٰتِيْكُمْ [9]	مِّنْهَا	بِخَبَرٍ [10][11]	اَوْ	اٰتِيْكُمْ [9]
عنقریب میں لاؤں گا تمہارے پاس	اس سے	کوئی خبر	یا	میں لاؤں گا تمہارے پاس

بِشِهَابٍ [10][11]	قَبَسٍ	لَّعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ [12] ﴿7﴾	فَلَمَّا	جَآءَهَا
کوئی انگارہ	سلگتا ہوا	تاکہ تم	تم سب تاپو	پھر جب	وہ آیا اس کے پاس

نُوْدِيَ [13]	اَنْۢ	بُوْرِكَ [13]	مَنْ	فِي النَّارِ [14]	وَ
آواز دی گئی اسے	کہ	برکت دی گئی ہے	جو	آگ میں (قریب)	اور

مَنْ	حَوْلَهَا ط [15]	وَ	سُبْحٰنَ	اللّٰهِ	رَبِّ
جو	اس کے ارد گرد	اور	پاک ہے	اللہ	رب

الْعٰلَمِيْنَ ﴿8﴾	يٰمُوْسٰٓى	اِنَّهٗٓ	اَنَا	اللّٰهُ	الْعَزِيْزُ
سب جہانوں (کا)	اے موسیٰ	بیشک یہ حقیقت ہے	میں	اللہ	بہت غالب

الْحَكِيْمُ لا ﴿9﴾	وَ	اَلْقِ	عَصَاكَ ط	فَلَمَّا	رَاٰهَا
بہت حکمت والا	اور	تم ڈال دو	اپنی لاٹھی	پھر جب	اس نے دیکھا اسے

تَهْتَزُّ [16]	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰى	مُدْبِرًا
وہ حرکت کر رہی ہے	گویا کہ وہ	ایک سانپ (ہے)	وہ لوٹا	پیٹھ پھیر کر

وَّ	لَمْ	يُعَقِّبْ ط	يٰمُوْسٰى	لَا	تَخَفْ قف [17]
اور	نہ	اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا	اے موسیٰ	مت	تو ڈر

الثلثة

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1 أُولٰٓئِكَ کا اصل ترجمہ وہ لوگ ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ یہ لوگ بھی کر دیا جاتا ہے۔

2 لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

3 ۃ اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

4 هُمْ کے بعد اَلْ میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے

5 اسم کے شروع میں علامت "أ" میں صفت کے زیادہ ہونے کا مفہوم ہے۔

6 كَ اور تُ دونوں کو ملا کر ترجمہ آپ کیا گیا ہے

7 علامت تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا ہوتا ہے

8 فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔

9 سَاٰتِيْكُمْ کا ترجمہ ہے میں آؤں گا اگر اس فعل کے بعد اُسی جملے میں بِ ہو تو ترجمہ عنقریب میں لاؤں گا ہوتا ہے۔

10 یہاں بِ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

11 ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

12 تَصْطَلُوْنَ دراصل تَصْتَلِيُوْنَ تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے تَ کو ط سے بدلا گیا ہے اور ی کی پیش پچھلے حرف کو دے کر اُسے حذف کیا گیا ہے۔

13 فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

14 مَنْ فِي النَّارِ کا مفہوم آگ کے قریب ہے اور مراد موسیٰ علیہ السلام ہیں۔

15 مَنْ حَوْلَهَا سے مراد فرشتے ہیں۔

16 تَ فعل کے شروع میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

17 اگر لَا کے بعد فعل کے آخر میں سکون ہو تو اس میں کام نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَهُمْ	یہی وہ (لوگ ہیں) جن کے لیے
سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ	برا عذاب ہے اور وہ آخرت میں
هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ﴿5﴾	وہی سب سے زیادہ خسارہ پانے والے ہیں۔ ﴿5﴾
وَاِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ	اور بلاشبہ آپ کو یقیناً قرآن دیا (سکھلایا) جاتا ہے
مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ عَلِيْمٍ ﴿6﴾	بہت حکمت والے خوب علم والے کی طرف سے۔ ﴿6﴾
اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖٓ	جب موسیٰ نے اپنے گھر والوں سے کہا
اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا ؕ	بے شک میں نے آگ دیکھی ہے
سَاٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ	عنقریب میں تمہارے پاس اس سے کوئی خبر لاؤں گا
اَوْ اٰتِيْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ	یا میں تمہارے پاس کوئی سلگتا ہوا انگارہ لاؤں گا
لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿7﴾	تاکہ تم تاپ لو۔ ﴿7﴾
فَلَمَّا جَآءَهَا نُوْدِيَ	پھر جب وہ اس کے پاس آئے (تو) وہ آواز دیے گئے
اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ	کہ جو آگ میں ہے (اسے) برکت دی گئی ہے
وَمَنْ حَوْلَهَا ؕ	اور جو اس کے ارد گرد ہے
وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿8﴾	اور اللہ پاک ہے (جو) تمام جہانوں کا رب ہے۔ ﴿8﴾
يٰمُوْسٰٓى اِنَّهٗٓ	اے موسیٰ بے شک یہ حقیقت ہے
اَنَا اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۙ ﴿9﴾	(کہ) میں اللہ ہوں بہت غالب، بہت حکمت والا۔ ﴿9﴾
وَاَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا	اور ڈال دو اپنی لاٹھی پھر جب اس نے دیکھا اسے
تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ	وہ حرکت کر رہی ہے گویا کہ وہ ایک سانپ ہے
وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ	(تو) وہ پیٹھ پھیر کر لوٹا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھا
يٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۣ	(اللہ نے فرمایا) اے موسیٰ مت ڈرو

الثلثة

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

سُوْٓءُ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
الْعَذَابِ : عذاب قبر، عذاب آخرت۔
فِيْ : فی الحال، فی الحقیقت۔
الْاٰخِرَةِ : فکر آخرت، اُخروی زندگی۔
الْاَخْسَرُوْنَ : خسارہ، خائب وخاسر۔
لَتُلَقّٰى : القاء۔
مِنْ : منجانب، من وعن، منجملہ۔
حَكِيْمٍ : حکیم، حکمت۔
عَلِيْمٍ : علم، عالم، تعلیم، معلومات۔
قَالَ : قول، اقوال، اقوال زریں۔
لِاَهْلِهٖ : اہل وعیال، اہل خانہ، اہلیہ۔
نَارًا : نارِ جہنم، نوری وناری مخلوق۔
بِخَبَرٍ : خبر، اخبار، مخبر، خبردار، باخبر۔
نُوْدِيَ : ندا، منادی، ندائے ملت۔
بُوْرِكَ : برکت، برکات، مبارک۔
فِيْ : فی الحال، فی الحقیقت۔
وَ : رحم وکرم، شان وشوکت۔
حَوْلَهَا : ماحول، محکمہ ماحولیات۔
سُبْحٰنَ : سبحان تیری قدرت۔
رَبِّ : رب العالمین، ربوبیت۔
الْعٰلَمِيْنَ : عالم اسلام، عالم برزخ۔
يٰمُوْسٰى : یارب، یاالٰہی، یااللہ۔
اَلْقِ : القاء کرنا۔
عَصَاكَ : عصائے موسیٰ، عصابردار۔
رَاٰهَا : رؤیت باری تعالیٰ، مرئی۔
مُدْبِرًا : ادبار زمانہ، دُبر، تدبیر۔
يُعَقِّبْ : عقبی دروازہ، عقب، تعاقب۔
لَا : لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
تَخَفْ : خوف وہراس، خائف۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اِنِّیْ	لَا یَخَافُ [1]	لَدَیَّ	الْمُرْسَلُوْنَ [2] ۖ (10)	اِلَّا مَنْ	ظَلَمَ [3]
بیشک میں	نہیں وہ ڈرتے	میرے پاس	سب بھیجے گئے ہوئے	مگر جس نے	ظلم کیا

ثُمَّ	بَدَّلَ	حُسْنًۢا	بَعْدَ سُوْٓءٍ	فَاِنِّیْ	غَفُوْرٌ
پھر	بدل دیا (اسے)	نیکی (سے)	برائی کے بعد	تو بیشک میں	بہت بخشنے والا

رَّحِیْمٌ (11)	وَ	اَدْخِلْ [4]	یَدَكَ [5]	فِیْ جَیْبِكَ	تَخْرُجْ [6]
بہت رحم کرنے والا	اور	تو داخل کر	اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا

بَیْضَآءَ [6]	مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ۫قف	فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ [7][6]	اِلٰی فِرْعَوْنَ	وَ
سفید	بغیر کسی بیماری کے	نو معجزوں میں	فرعون کی طرف	اور

قَوْمِهٖ ؕ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا	فٰسِقِیْنَ (12)	فَلَمَّا
اس کی قوم	بے شک وہ	سب ہیں	لوگ	سب نافرمان	پھر جب

جَآءَتْهُمْ [6]	اٰیٰتُنَا	مُبْصِرَةً [8][6]	قَالُوْا	هٰذَا
آئیں ان کے پاس	ہماری نشانیاں	آنکھیں کھول دینے والی	ان سب نے کہا	یہ

سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۚ (13)	وَ	جَحَدُوْا	بِهَا [9]	وَ	اسْتَیْقَنَتْهَآ [6]
واضح جادو (ہے)	اور	ان سب نے انکار کیا	ان کا	حالانکہ	یقین کر چکے تھے ان کا

اَنْفُسُهُمْ [10]	ظُلْمًا	وَّ	عُلُوًّا ؕ	فَانْظُرْ [4]	كَیْفَ	كَانَ [11]
ان کے دل	ظلم	اور	تکبر (کی وجہ سے)	پس آپ دیکھیے	کیسا	ہوا

ع 1 14 16

عَاقِبَةُ [6]	الْمُفْسِدِیْنَ [8] ع (14)	وَ	لَقَدْ [12]	اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	وَ
انجام	فساد کرنے والوں (کا)	اور	بلاشبہ یقیناً	ہم نے دیا	داؤد علیہ السلام	اور

سُلَیْمٰنَ	عِلْمًا ۚ [13]	وَ	قَالَا [14]	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ
سلیمان علیہ السلام (کو)	ایک علم	اور	ان دونوں نے کہا	سب تعریف	اللہ ہی کے لیے

الَّذِیْ	فَضَّلَنَا	عَلٰی كَثِیْرٍ	مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ (15)	وَ
جس نے	فضیلت دی ہمیں	اکثر پر	اپنے سب مومن بندوں میں سے	اور

وَرِثَ	سُلَیْمٰنُ	دَاوٗدَ	وَقَالَ	یٰٓاَیُّهَا [15]	النَّاسُ
وارث بنے	سلیمان علیہ السلام	داؤد علیہ السلام (کے)	اور اس نے کہا	اے	لوگو

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] لَا کے بعد فعل کے آخر میں پیش ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[2] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[3] یعنی ظالم کو اللہ سے ضرور ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں اللہ اُس کو پکڑ نہ لے۔

[4] فعل کے شروع میں "اَ" اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔

[5] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[6] ة، آء، ات، تْ اور ة سب مؤنث کی علامتیں ہیں، انکا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہوتا

[7] نو معجزات یہ ہیں: لاٹھی، ہاتھ، قحط سالی، پھلوں کی کمی، طوفان، ٹڈی دل، کھٹمل یا جوئیں، مینڈک اور خون یہ وہ معجزات ہیں جو فرعون اور اسکی قوم نے دیکھے ورنہ کچھ مزید معجزات بھی تھے مثلاً: من وسلویٰ، لاٹھی کا پتھر پر مارنا، بادلوں کا سایہ کرنا۔

[8] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] بِـ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے

[10] هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں تو ترجمہ انکا، انکی، انکے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[11] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

[12] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[13] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[14] فعل کے آخر میں "ا" میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[15] یَا اور اَیُّهَا دونوں کا ترجمہ اے کیا گیا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ⑩ صلے	بیشک میرے پاس رسول نہیں ڈرا کرتے۔ ⑩
اِلَّا مَنْ ظَلَمَ	مگر جس نے ظلم کیا
ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًاۢ بَعْدَ سُوْٓءٍ	پھر برائی کے بعد (اسے) نیکی سے بدل دیا
فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ⑪	تو بیشک میں بہت بخشنے والا بہت رحم کرنے والا ہوں ⑪
وَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْ جَیْبِكَ	اور تو اپنا ہاتھ اپنے گریبان میں داخل کر
تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ قف	وہ کسی بیماری کے بغیر سفید (چمکتا ہوا) نکلے گا
فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ	(ان دو معجزوں کے ساتھ جو) نو معجزوں میں سے ہیں
اِلٰی فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ط	فرعون اور اس کی قوم کی طرف (جاؤ)
اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ⑫	بے شک وہ نافرمان لوگ ہیں۔ ⑫
فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰیٰتُنَا	پھر جب ان کے پاس ہماری نشانیاں آئیں (یعنی معجزات)
مُبْصِرَةً قَالُوْا	آنکھیں کھول دینے والی (تو) انہوں نے کہا
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ⑬ ج وَجَحَدُوْا بِهَا	یہ (تو) واضح جادو ہے ⑬ اور انہوں نے انکا انکار کر دیا
وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اَنْفُسُهُمْ	حالانکہ ان کے دل ان کا یقین کر چکے تھے
ظُلْمًا وَّعُلُوًّا ط فَانْظُرْ	ظلم اور تکبر کی وجہ سے (انکار کیا)، پس آپ دیکھیے
كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ⑭ ع	فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ ⑭ (ع 1 14 16)
وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ عِلْمًا ج	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے داؤد اور سلیمان کو ایک علم دیا
وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ	اور ان دونوں نے کہا سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے
الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ	جس نے ہمیں اکثر پر فضیلت دی
مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ⑮ وَوَرِثَ	اپنے مومن بندوں میں سے۔ ⑮ اور وارث بنے
سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ	سلیمان داؤد کے اور اس نے کہا اے لوگو!

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

لَا : لاعلاج، لاتعداد، لاعلم۔
یَخَافُ : خوف وہراس، خائف۔
الْمُرْسَلُوْنَ : رسول، مرسل، رسالت۔
اِلَّا : الاماشاءاللہ، الاقلیل۔
ظَلَمَ : ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
بَدَّلَ : تغیر وتبدل، تبدیلی، متبادل۔
بَعْدَ : بعد ازنماز، بعد از طعام۔
سُوْٓءٍ : علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
غَفُوْرٌ : مغفرت، استغفر اللہ۔
اَدْخِلْ : داخل، دخول، وزیر داخلہ۔
یَدَكَ : ید بیضا، ید طولیٰ، رفع الیدین
تَخْرُجْ : خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
بَیْضَآءَ : ید بیضا، ابیض، بیاض۔
قَوْمِهٖ : قوم، قومیت، اقوام عالم۔
فٰسِقِیْنَ : فسق وفجور، فاسق فاجر۔
مُبْصِرَةً : بصر، بصارت، بصیرت۔
قَالُوْا : قول، اقوال، اقوال زریں۔
هٰذَا : لہٰذا، ہٰذا من فضل ربی۔
سِحْرٌ : سحر، سحر بیانی، مسحور کن آواز۔
مُّبِیْنٌ : بیان، دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر
اسْتَیْقَنَتْهَا : یقین، یقیناً، یقینی طور پر۔
اَنْفُسُهُمْ : نفسا نفسی، نظام تنفس، نفس
عَاقِبَةُ : عالم عقبیٰ، عاقبت نااندیش۔
الْمُفْسِدِیْنَ : فساد، فسادی، فاسد مادہ۔
فَضَّلَنَا : فضل، فضیلت، افضل۔
عَلٰی : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
مِّنْ : منجانب، من حیث القوم۔
عِبَادِهٖ : عابد، عبادت، معبود۔
وَرِثَ : وارث، وراثت، ورثا۔
النَّاسُ : عوام الناس، بعض الناس۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

عَلِّمْنَا [1]	مَنْطِقَ الطَّيْرِ	وَ	اُوْتِيْنَا [1]	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ط
ہم سکھلائے گئے	پرندوں کی بولی	اور	ہم دیئے گئے	ہر چیز سے

اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ الْفَضْلُ [2]	الْمُبِيْنُ (16)	وَحُشِرَ [1]	لِسُلَيْمٰنَ
بیشک	یہ	یقیناً یہی فضل (ہے)	واضح	اور اکٹھے کیے گئے	سلیمان کے لیے

جُنُوْدُهٗ	مِنَ الْجِنِّ	وَ	الْاِنْسِ	وَالطَّيْرِ	فَهُمْ [3]
اس کے لشکر	جنوں سے	اور	انسانوں	اور پرندوں (سے)	پھر وہ

يُوْزَعُوْنَ [4] (17)	حَتّٰٓى	اِذَآ	اَتَوْا	عَلٰى وَادِ النَّمْلِ لا
وہ سب الگ الگ تقسیم کیے جاتے تھے	حتیٰ کہ	جب	وہ سب آئے	چیونٹیوں کی وادی پر

قَالَتْ [5]	نَمْلَةٌ [5]	يٰٓاَيُّهَا [6]	النَّمْلُ	ادْخُلُوْا	مَسٰكِنَكُمْ ج
کہا	ایک چیونٹی (نے)	اے	چیونٹیو	تم سب داخل ہو جاؤ	اپنے گھروں (میں)

لَا يَحْطِمَنَّكُمْ [8][7]	سُلَيْمٰنُ	وَ	جُنُوْدُهٗ لا	وَ	هُمْ
واقعی کچل نہ دیں تمہیں	سلیمان علیہ السلام	اور	اس کے لشکر	اس حال میں کہ	وہ سب

لَا	يَشْعُرُوْنَ [9] (18)	فَتَبَسَّمَ [10][3]	ضَاحِكًا	مِّنْ قَوْلِهَا	وَ
نہ	وہ سب شعور رکھتے ہوں	تو وہ مسکرایا	ہنستے ہوئے	اس کی بات سے	اور

قَالَ	رَبِّ	اَوْزِعْنِيْٓ [11]	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ [12]
اس نے کہا	(اے میرے) رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر کروں	تیری نعمت (کا)

الَّتِيْٓ	اَنْعَمْتَ	عَلَيَّ [13]	وَ	عَلٰى وَالِدَيَّ [14]	وَ	اَنْ
جو	تو نے انعام کی	مجھ پر	اور	میرے والدین پر	اور	یہ کہ

اَعْمَلَ	صَالِحًا	تَرْضٰىهُ	وَ	اَدْخِلْنِيْ [11]	بِرَحْمَتِكَ [12]
میں عمل کروں	نیک	تو پسند کرے اسے	اور	تو داخل فرما مجھے	اپنی رحمت سے

فِيْ عِبَادِكَ [12]	الصّٰلِحِيْنَ (19)	وَ	تَفَقَّدَ [10]	الطَّيْرَ [15]
اپنے بندوں میں	نیک	اور	اس نے جائزہ لیا	پرندوں کا

فَقَالَ [3]	مَا [16]	لِيَ	لَآ	اَرَى	الْهُدْهُدَ [15] صلے
تو اس نے کہا	کیا (ہے)	میرے لیے	نہیں	میں دیکھتا	ہُدہُد

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
2. هُوَ کے بعد اَلْ ہو تو اس میں تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ ہی کیا جاتا ہے۔
3. لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔
4. فعل کے شروع میں علامت یُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر ہو تو اس میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔
5. تْ اور ةٌ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔
6. یَا اور اَیُّهَا دونوں کا ترجمہ اے کیا گیا ہے۔
7. کُمْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہیں یا تم سے کیا جاتا ہے۔
8. نَّ فعل کے آخر میں تاکید کی علامت ہے اسی لیے ترجمہ واقعی کیا گیا ہے۔
9. لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔
10. علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔
11. یْ اگر فعل کے آخر میں ہو تو درمیان میں نِ کا اضافہ اور ترجمہ مجھے کیا جاتا ہے۔
12. كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
13. عَلَيَّ دراصل عَلٰى + یَ کا مجموعہ ہے۔
14. وَالِدَيَّ دراصل وَالِدَيْنِ + یَ تھا قاعدے کے مطابق نِ حذف ہو گیا ہے۔
15. فعل کے بعد ایسا اسم جس کے آخر میں زبر ہو وہ اسم اس فعل کا مفعول ہوتا ہے۔
16. مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ	ہمیں پرندوں کی بولی سکھلائی گئی ہے
وَ اُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ	اور ہمیں (ضرورت کی) ہر چیز سے (حصہ) دیا گیا ہے
اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿16﴾	بے شک یہ یقیناً یہی واضح فضل ہے۔ ﴿16﴾
وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ	اور سلیمان کے لیے اس کے لشکر اکٹھے کیے گئے
مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَالطَّيْرِ	(جو) جنوں سے اور انسانوں اور پرندوں (سے تھے)
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿17﴾	پھر وہ الگ الگ تقسیم کیے جاتے تھے۔ ﴿17﴾
حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ ۙ	یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے
قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ	(تو) ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیو
ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ ۚ	تم اپنے گھروں (بلوں) میں داخل ہو جاؤ
لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ ۙ	(کہیں) سلیمان اور اُس کے لشکر واقعی تمہیں کچل نہ دیں
وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿18﴾	اس حال میں کہ وہ شعور نہ رکھتے ہوں۔ ﴿18﴾
فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا	تو وہ ہنستے ہوئے مسکرائے اس (چیونٹی) کی بات سے
وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ	اور کہا اے میرے رب تو مجھے توفیق دے
اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ	کہ میں تیری (اس) نعمت کا شکر کروں جو
اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ	تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر انعام کی
وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ	اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جسے تو پسند کرے
وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ	اور اپنی رحمت سے مجھے داخل فرما
فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿19﴾	اپنے نیک بندوں میں۔ ﴿19﴾
وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ	اور اس نے پرندوں کا جائزہ لیا
فَقَالَ مَا لِيَ لَآ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ	تو کہا مجھے کیا ہے (کہ) میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

- عُلِّمْنَا : علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
- مَنْطِقَ : حیوان ناطق، ناطقہ بند کرنا۔
- الطَّيْرِ : طائر، طیارہ، اے طائر لاہوتی
- مِنْ : منجانب، من حیث القوم۔
- كُلِّ : کل نمبر، کل کائنات، کلی طور پر
- شَيْءٍ : شے، اشیاء، اشیائے خورد و نوش
- هٰذَا : لہٰذا، ہٰذا من فضل ربی۔
- الْفَضْلُ : فضل و کرم، فضیلت، فضائل
- الْمُبِيْنُ : بیان، دلیل بیّن، مبیّنہ طور پر۔
- حُشِرَ : حشر، محشر، حشر نشر۔
- الْجِنِّ : جن، جنات، جن و انس۔
- الْاِنْسِ : جنّ و اِنس، انسان، انسانیت۔
- حَتّٰٓى : حتیٰ کہ، حتی الامکان۔
- ادْخُلُوْا : دخل، داخل، دخول، مدخل۔
- مَسٰكِنَكُمْ : ساکن، سکون، مسکن، سکنہ۔
- يَشْعُرُوْنَ : عقل و شعور، شعوری طور پر۔
- فَتَبَسَّمَ : تبسم۔
- ضَاحِكًا : تضحیک، مضحکہ خیز۔
- قَوْلِهَا : قول، اقوال، اقوال زریں۔
- اَشْكُرَ : شاکر، اظہار تشکر، شکر گزار۔
- نِعْمَتَكَ : نعمت، انعام، منعم حقیقی۔
- عَلَيَّ : علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
- اَعْمَلَ : عمل، عامل، تعمیل۔
- صَالِحًا : اعمال صالحہ، اصلاح، صلح
- تَرْضٰىهُ : راضی، رضا، رضائے الٰہی۔
- اَدْخِلْنِيْ : داخل، دخول، وزیر داخلہ۔
- بِرَحْمَتِكَ : رحمت، رحم، رحمٰن۔
- عِبَادِكَ : عابد، عبادت، معبود۔
- الصّٰلِحِيْنَ : اعمال صالحہ، صلاح۔
- اَرٰى : رویت باری تعالیٰ، مرئی۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

اَمْ	كَانَ	مِنَ الْغَآىِٕبِيْنَ [1] ۝20	لَاُعَذِّبَنَّهٗ [2]
یا	ہے وہ	غائب ہونے والوں میں سے	ضرور بالضرور میں سزا دوں گا اسے

عَذَابًا شَدِيْدًا	اَوْ	لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ [2][3]	اَوْ
سخت سزا	یا	ضرور بالضرور میں ذبح کر دوں گا اسے	یا

لَيَاْتِيَنِّيْ [2][4]	بِسُلْطٰنٍ [5]	مُّبِيْنٍ ۝21	فَمَكَثَ
وہ ضرور بالضرور لائیگا میرے پاس	کوئی دلیل	واضح	پھر وہ ٹھہرا

غَيْرَ بَعِيْدٍ [6]	فَقَالَ	اَحَطْتُّ	بِمَا [7]	لَمْ
تھوڑی سی دیر	پس اس نے کہا	میں نے احاطہ کیا ہے	(اس) کا جو	نہیں

تُحِطْ [8]	بِهٖ [7]	وَ	جِئْتُكَ	مِنْ سَبَاٍ	بِنَبَاٍ [5]
تو نے احاطہ کیا	اس کا	اور	میں آیا ہوں آپ کے پاس	سبا سے	ایک خبر کے ساتھ

يَّقِيْنٍ ۝22	اِنِّيْ	وَجَدْتُّ	امْرَاَةً [5]	تَمْلِكُهُمْ	وَ
یقینی	بیشک میں	میں نے پایا	ایک عورت (کو)	حکومت کرتی ہے ان پر	اور

اُوْتِيَتْ [9]	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	لَهَا	عَرْشٌ [5]	عَظِيْمٌ [10] ۝23
وہ دی گئی ہے	ہر چیز سے	اور	اس کا	ایک تخت	عظیم الشان

وَجَدْتُّهَا	وَ	قَوْمَهَا	يَسْجُدُوْنَ	لِلشَّمْسِ [11]
میں نے پایا ہے اسے	اور	اس کی قوم (کو)	وہ سب سجدہ کرتے ہیں	سورج کو

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ [12]	وَ	زَيَّنَ [13]	لَهُمُ [14]	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ [15]
اللہ کے سوا	اور	مزین کر دیا	ان کے لیے	شیطان (نے)	ان کے اعمال

فَصَدَّهُمْ [15]	عَنِ السَّبِيْلِ	فَهُمْ [16]	لَا	يَهْتَدُوْنَ ۝24
پس اس نے روک دیا انہیں	راستے سے	پس وہ سب	نہیں	وہ سب ہدایت پاتے

اَلَّا [17]	يَسْجُدُوْا	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	يُخْرِجُ	الْخَبْءَ
یہ کہ نہ	وہ سب سجدہ کرتے	اللہ کو	جو	وہ نکالتا ہے	چھپی چیزیں

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	يَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	اور	وہ جانتا ہے

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. فَاعِلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں کرنے والے کا مفہوم ہے۔
2. لَ اور نّ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔
3. یہاں لَاَاذْبَحَنَّهٗ میں ایک "ا" قرآنی کتابت میں زائد ہے۔
4. يَاْتِيْ فعل کا ترجمہ ہے وہ آئے گا اگر اس کے بعد بِ ہو تو ترجمہ وہ لائے گا کیا جاتا ہے۔
5. ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔
6. غَيْرَ بَعِيْدٍ کا مذکورہ ترجمہ مفہومی کیا گیا ہے۔
7. بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے
8. لَمْ کے بعد فعل کا ترجمہ گزرے ہوئے زمانے میں کیا جاتا ہے۔
9. فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔
10. فَعِيْلٌ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے۔
11. لِ کا عموماً ترجمہ کے لیے ہوتا ہے، کبھی ضرورتاً ترجمہ کو بھی کیا جاتا ہے۔
12. یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔
13. فعل کے درمیان میں شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔
14. لَهُمْ میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔
15. هُمْ یا هِمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ ان کا، ان کی، ان کے یا اپنا، اپنی، اپنے اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُنہیں کیا جاتا ہے۔
16. علامت هُمْ اگر الگ استعمال ہو تو ترجمہ وہ سب کیا جاتا ہے۔
17. اَلَّا دراصل اَنْ + لَا کا مجموعہ ہے۔

● سرخ رنگ: ایک علامت کے لیے ● نیلا رنگ: دوسری علامت کے لیے ● کالا رنگ: اصل لفظ کے لیے

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ﴿20﴾	یا (واقعی) وہ غائب ہونے والوں میں سے ہے۔ ﴿20﴾
لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِيْدًا	ضرور بالضرور میں اسے سخت سزا دوں گا
اَوْ لَاَاذْبَحَنَّهٗٓ اَوْ	یا ضرور بالضرور میں اسے ذبح کر دوں گا یا
لَيَاْتِيَنِّيْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿21﴾	ضرور بالضرور وہ میرے پاس کوئی واضح دلیل لائے گا ﴿21﴾
فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيْدٍ	پھر وہ (کچھ دیر جو) زیادہ نہ تھی ٹھہرا (کہ ہدہد آ گیا)
فَقَالَ اَحَطْتُّ	پس اس نے کہا میں نے احاطہ کیا ہے
بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَ	(اس بات) کا جس کا آپ نے احاطہ نہیں کیا اور
جِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۢ بِنَبَاٍ يَّقِيْنٍ ﴿22﴾	میں آپ کے پاس سبا سے ایک یقینی خبر لایا ہوں ﴿22﴾
اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً تَمْلِكُهُمْ	بیشک میں نے ایک عورت کو پایا (جو) ان پر حکومت کرتی ہے
وَاُوْتِيَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	اور وہ (ضرورت کی) ہر چیز دی گئی ہے
وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِيْمٌ ﴿23﴾	اور اس کا ایک عظیم الشان تخت ہے۔ ﴿23﴾
وَجَدْتُّهَا وَقَوْمَهَا	میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا ہے
يَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ	(کہ) وہ سورج کو سجدہ کرتے ہیں
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَزَيَّنَ لَهُمُ	اللہ کے سوا اور ان کے لیے مزین کر دیا
الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ	شیطان نے ان کے اعمال کو
فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ	پس اس نے انہیں (اصل) راستے سے روک دیا ہے
فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿24﴾	پس وہ ہدایت نہیں پاتے۔ ﴿24﴾
اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ	(انہیں کیا ہوا) کہ وہ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے
الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ	جو چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ	آسمانوں اور زمین میں اور وہ جانتا ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مِنَ	: منجانب، من وعن، مجملہ۔
الْغَآئِبِيْنَ	: غائب۔
لَاُعَذِّبَنَّهٗ	: عذابِ الٰہی، عذاب۔
شَدِيْدًا	: شدید، شدت، تشدد۔
لَاَاذْبَحَنَّهٗ	: ذبح خانہ، ذبیحہ، مذبوحہ۔
مُّبِيْنٍ	: بیان، بیّن دلیل، مبیّنہ طور پر
غَيْرَ	: غیر، اغیار، دیارِ غیر۔
بَعِيْدٍ	: بُعد، بعید از قیاس۔
فَقَالَ	: قول، مقولہ، اقوالِ زریں۔
اَحَطْتُّ	: احاطہ، محیط۔
وَ	: لیل ونہار، شان وشوکت۔
بِنَبَاٍ	: نبی، نبوت، انبیاء۔
يَّقِيْنٍ	: یقینِ محکم، یقینِ کامل۔
وَجَدْتُّ	: وجود، موجود، وجدان۔
تَمْلِكُهُمْ	: مالک، ملکیت، مملکت۔
كُلِّ	: کل نمبر، کل کائنات۔
شَيْءٍ	: شے، اشیاء۔
عَرْشٌ	: عرش عظیم، عرش معلیٰ۔
عَظِيْمٌ	: عظیم، اعظم، معظم، تعظیم۔
قَوْمَهَا	: قوم، اقوام، اقوامِ عالم۔
يَسْجُدُوْنَ	: سجدہ، مسجودِ ملائکہ، ساجد۔
لِلشَّمْسِ	: الحمدللہ، لہٰذا / شمس وقمر۔
زَيَّنَ	: مزین، زیب وزینت۔
اَعْمَالَهُمْ	: عمل، عامل، تعمیل، اعمال۔
السَّبِيْلِ	: اللہ کوئی سبیل نکالے گا۔
لَا	: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
يَهْتَدُوْنَ	: ہادیٔ برحق، ہدایت۔
يُخْرِجُ	: خارج، اخراج، خروج۔
فِيْ	: فی الحال، فی الحقیقت۔
يَعْلَمُ	: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

السجدة 8

مَا [1]	تُخۡفُوۡنَ	وَ	مَا [1]	تُعۡلِنُوۡنَ ﴿25﴾	اَللّٰهُ
جو	تم سب چھپاتے ہو	اور	جو	تم سب ظاہر کرتے ہو	اللہ

لَآ اِلٰهَ [2]	اِلَّا	هُوَ	رَبُّ	الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ﴿26﴾ السجدة	قَالَ [3]
نہیں کوئی معبود	مگر	وہ	رب	عرشِ عظیم (کا)	اس نے کہا

سَنَنۡظُرُ	اَ	صَدَقۡتَ	اَمۡ	كُنۡتَ	مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿27﴾
عنقریب ہم دیکھیں گے	کیا	تونے سچ کہا ہے	یا	تو ہے	جھوٹوں میں سے

اِذۡهَبۡ	بِّكِتٰبِىۡ هٰذَا [4]	فَاَلۡقِهۡ [5]	اِلَيۡهِمۡ	ثُمَّ	تَوَلَّ [6]
تو جا	میرے اس خط کے ساتھ	پس توڈال اسے	ان کی طرف	پھر	ہٹ جا

عَنۡهُمۡ	فَانۡظُرۡ	مَاذَا	يَرۡجِعُوۡنَ ﴿28﴾	قَالَتۡ [7]	يٰۤاَيُّهَا
ان سے	پس تو دیکھ	کیا	وہ سب (جواب) لوٹاتے ہیں	کہا	اے

الۡمَلَؤُا	اِنِّىۡۤ	اُلۡقِىَ [8]	اِلَىَّ [9]	كِتٰبٌ [10]	كَرِيۡمٌ ﴿29﴾
درباریو	بے شک میں	وہ ڈالا گیا ہے	میری طرف	ایک خط	عزت والا

اِنَّهٗ	مِنۡ سُلَيۡمٰنَ	وَ	اِنَّهٗ	بِسۡمِ اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ
بیشک وہ	سلیمان علیہ السلام (کی طرف) سے	اور	بیشک وہ	اللہ کے نام سے	بہت رحم کرنے والا

الرَّحِيۡمِ ﴿30﴾ لا	اَلَّا [11]	تَعۡلُوۡا	عَلَىَّ [12]	وَاۡتُوۡنِىۡ [13]
بہت مہربان	یہ کہ نہ	تم سب سرکشی کرو	میرے مقابلے میں	اور تم سب آجاؤ میرے پاس

مُسۡلِمِيۡنَ ﴿31﴾ ع [14]	قَالَتۡ [7]	يٰۤاَيُّهَا	الۡمَلَؤُا	اَفۡتُوۡنِىۡ [13]
سب فرمانبرداری کرنے والے	اس نے کہا	اے	درباریو	تم سب مشورہ دو مجھے

فِىۡۤ اَمۡرِىۡ ج	مَا [1]	كُنۡتُ	قَاطِعَةً [15]	اَمۡرًا [10]
میرے معاملے میں	نہیں	ہوں میں	قطعی فیصلہ کرنے والی	کسی کام (کا)

حَتّٰى	تَشۡهَدُوۡنِ ﴿32﴾ [16]	قَالُوۡا	نَحۡنُ	اُولُوۡا قُوَّةٍ [15]
حتی کہ	تم سب حاضر ہو میرے پاس	ان سب نے کہا	ہم	قوت والے

وَّ	اُولُوۡا بَاۡسٍ شَدِيۡدٍ ۙ	وَّ	الۡاَمۡرُ	اِلَيۡكِ
اور	سخت جنگ والے	اور	معاملہ (حکم)	تیرے پاس

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[2] لَآ کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے اور ترجمہ کوئی نہیں کیا جاتا ہے۔

[3] قَالَ دراصل قَوَلَ تھا، گرامر کے اصول کے مطابق وٗ کو "ا" سے بدلا گیا ہے۔

[4] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے

[5] فَاَلۡقِهۡ دراصل فَاَلۡقِهٖ تھا تخفیف کے لیے ہٖ کو ساکن کیا گیا ہے۔

[6] علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔

[7] تۡ فعل کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[8] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[9] اِلَىَّ دراصل اِلٰى + ىۡ کا مجموعہ ہے، اسی "ىۡ" کا ترجمہ میری کیا گیا ہے۔

[10] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[11] اَلَّا دراصل اَنۡ + لَا کا مجموعہ ہے۔

[12] عَلَىَّ دراصل عَلٰى + ىۡ کا مجموعہ ہے۔

[13] ىۡ اگر فعل کے آخر میں ہو تو درمیان میں نِ کا اضافہ ضروری ہوتا ہے۔

[14] اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[15] ةٌ اسم کے آخر میں واحد مؤنث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[16] یہ دراصل تَشۡهَدُوۡنِىۡ تھا وقف کی وجہ سے آخر سے ىۡ حذف ہے۔

مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿25﴾	جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو۔ ﴿25﴾
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	(وہ) اللہ ہے (کہ) نہیں کوئی معبود مگر وہی
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿26﴾ السجدة	(جو) عرشِ عظیم کا رب ہے۔ ﴿26﴾
قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ	(سلیمان نے) کہا عنقریب ہم دیکھیں گے کیا تو نے سچ کہا ہے
اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿27﴾	یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔ ﴿27﴾
اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا	تو میرے اس خط کو لے جا
فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ	پس تو اسے ان کی طرف ڈال پھر تو ان سے ہٹ جا
فَانْظُرْ مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿28﴾	پھر تو دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ ﴿28﴾
قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ	(ملکہ نے) کہا اے درباریو (سردارو) بے شک میں
اُلْقِيَ اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿29﴾	میری طرف ایک عزت والا خط ڈالا گیا ہے۔ ﴿29﴾
اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ	بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿30﴾ لا	اللہ کے نام سے ہے جو بہت رحم کرنیوالا بہت مہربان ہے۔ ﴿30﴾ لا
اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ	یہ کہ تم میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو
وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿31﴾ ع	اور میرے پاس فرمانبرداری کرتے ہوئے آجاؤ۔ ﴿31﴾ ع
قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ	(ملکہ نے) کہا اے درباریو! تم مجھے مشورہ دو
فِيْۤ اَمْرِيْ ج مَا كُنْتُ	میرے (اس) معاملے میں نہیں ہوں میں
قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ ﴿32﴾	کسی کام کا قطعی فیصلہ کرنے والی حتی کہ تم حاضر (نہ) ہو ﴿32﴾
قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ	انہوں نے کہا ہم قوت والے ہیں
وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ ۙ	اور سخت جنگ والے ہیں
وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ	اور معاملہ تیرے سپرد ہے (یعنی اختیار تیرے پاس ہے)

السجدة 8 — ع 2/17/17

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مَا	ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
تُخْفُوْنَ	مخفی، خفیہ، اخفا۔
تُعْلِنُوْنَ	علی الاعلان، علانیہ طور پر۔
اِلَّا	الاماشاءاللہ، الاقلیل، الایہ کہ۔
الْعَظِيْمِ	عظیم، عظمت، معظم۔
قَالَ	قول، اقوال، اقوال زریں۔
سَنَنْظُرُ	نظر، نظارہ، منظر، منظور نظر۔
صَدَقْتَ	صداقت، صادق وامین۔
مِنَ	منجانب، من حیث القوم۔
هٰذَا	الہذا، ہذامن فضل ربی۔
فَاَلْقِهْ	القاء کرنا۔
اِلَيْهِمْ	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
يَرْجِعُوْنَ	رجوع، رجعت پسندی۔
قَالَتْ	قول، مقولہ، اقوال زریں۔
اِلَيَّ	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
كِتٰبٌ	کتاب، کتب، کاتب، کتابت
كَرِيْمٌ	کرم، اکرام، محترم ومکرم۔
وَ	لیل ونہار، رحم وکرم۔
اَفْتُوْنِيْ	فتویٰ، مفتی، دارالافتاء۔
فِيْۤ	فی الحال، فی الحقیقت۔
اَمْرِيْ	امر، آمر، مامور، امارت، امور
قَاطِعَةً	قطع تعلقی، قطعاً، قاطع۔
اَمْرًا	امر، آمر، مامور۔
حَتّٰى	حتی کہ، حتی الامکان۔
تَشْهَدُوْنِ	شاہد، شہادت، مشاہدہ۔
اُولُوْا	اولوالعزم۔
قُوَّةٍ	قوت، قوی، مقوی۔
شَدِيْدٍ	شدید، شدت، مشدد، تشدد۔
الْاَمْرُ	امر، آمر، مامور۔
اِلَيْكِ	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

فَانْظُرِيْ [1]	مَاذَا	تَاْمُرِيْنَ [2] (33)	قَالَتْ [3]	اِنَّ	الْمُلُوْكَ
پس تو دیکھ	کیا	تو حکم دیتی ہے	اس نے کہا	بے شک	بادشاہ

اِذَا	دَخَلُوْا [4]	قَرْيَةً [3][5]	اَفْسَدُوْهَا [6]	وَ
جب	وہ سب داخل ہوتے ہیں	کسی بستی میں	وہ سب خراب کر دیتے ہیں اسے	اور

جَعَلُوْٓا	اَعِزَّةَ [7]	اَهْلِهَآ	اَذِلَّةً ۚ [7]	وَ	كَذٰلِكَ [8]
وہ سب کر دیتے ہیں	عزت والوں کو	اس کے رہنے والوں کو	ذلیل	اور	اسی طرح

يَفْعَلُوْنَ (34)	وَ	اِنِّيْ	مُرْسِلَةٌ [3][9]	اِلَيْهِمْ
وہ سب کریں گے	اور	بے شک میں	بھیجنے والی	ان کی طرف

بِهَدِيَّةٍ [3][5]	فَنٰظِرَةٌۢ [3]	بِمَ [10]	يَرْجِعُ	الْمُرْسَلُوْنَ [9] (35)
کسی تحفہ کے ساتھ	پھر دیکھنے والی	کس کے ساتھ	وہ لوٹتے ہیں	سب بھیجے جانے والے

فَلَمَّا	جَآءَ	سُلَيْمٰنَ	قَالَ	اَ	تُمِدُّوْنَنِ [11]
توجب	(قاصد) آیا	سلیمان علیہ السلام (کے پاس)	اس نے کہا	کیا	تم سب مدد کرتے ہو میری

بِمَالٍ ز	فَمَآ	اٰتٰىنِۦَ [12]	اللّٰهُ	خَيْرٌ	مِّمَّآ [13]
مال کے ساتھ	توجو	دیا ہے مجھے	اللہ نے	بہتر	اس سے جو

اٰتٰىكُمْ ۚ	بَلْ	اَنْتُمْ	بِهَدِيَّتِكُمْ	تَفْرَحُوْنَ (36)
اس نے دیا ہے تمہیں	بلکہ	تم	اپنے ہدیہ سے	تم سب خوش ہوتے ہو

اِرْجِعْ	اِلَيْهِمْ	فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ [14]	بِجُنُوْدٍ
تو واپس جا	ان کی طرف	پس ضرور بالضرور ہم آئیں گے انکے پاس	لشکروں کے ساتھ

لَّا قِبَلَ [15]	لَهُمْ	بِهَا	وَ	لَنُخْرِجَنَّهُمْ [14]
نہیں کوئی مقابلے کی طاقت	ان کو	ان کے ساتھ	اور	ضرور بالضرور ہم نکال دیں گے انہیں

مِّنْهَآ	اَذِلَّةً [7]	وَّهُمْ	صٰغِرُوْنَ (37)	قَالَ	يٰٓاَيُّهَا
اس سے	بے عزت (کر کے)	اور وہ	سب ذلیل (ہوں گے)	کہا	اے

الْمَلَؤُا	اَيُّكُمْ	يَاْتِيْنِيْ	بِعَرْشِهَا	قَبْلَ	اَنْ
اہل دربار	تم میں سے کون	وہ لائے گا میرے پاس	اس کے تخت کو	پہلے	کہ

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] فعل کے شروع میں أ اور آخر میں ی ہو تو اس فعل میں واحد مؤنث کو حکم دینے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] تَاْمُرِيْنَ کے آخر میں علامت يْنَ جمع مذکر کی نہیں بلکہ یہ واحد مؤنث کو مخاطب کرنے کی علامت ہے۔

[3] تْ اور ۃ مؤنث کی علامتیں ہیں، ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[4] اِذَا کے بعد عموماً فعل ماضی کا ترجمہ مستقبل میں کیا جاتا ہے۔

[5] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[6] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگائی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[7] یہاں ۃ واحد مؤنث کی علامت نہیں بلکہ یہ جمع کے لیے ہے۔

[8] کَ اسم کے شروع میں تشبیہ کے لیے آتا ہے، ترجمہ: مثل، مانند یا طرح کیا جاتا ہے۔

[9] اسم کے شروع میں مُـ اور آخر سے پہلے زیر میں کرنیوالے کا اور اگر آخر سے پہلے زبر ہو تو کیا جانے والے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[10] بِمَ دراصل بِمَا تھا تخفیف کے لیے آخر سے الف حذف ہے۔

[11] تُمِدُّوْنَنِ دراصل تُمِدُّوْنَنِيْ تھا تخفیف کے لیے آخر سے یْ حذف ہے۔

[12] اٰتٰىنِ دراصل اٰتٰىنِيْ تھا اسی یْ کو زبر دے کر اگلے لفظ سے ملایا گیا ہے۔

[13] مِمَّا دراصل مِنْ + مَا کا مجموعہ ہے۔

[14] لَـ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے۔

[15] لَا کے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی ہوتی ہے۔

فَانْظُرِيْ مَاذَا تَأْمُرِيْنَ ﴿33﴾ قَالَتْ	پس تو دیکھ تو (ہمیں) کیا حکم دیتی ہے ﴿33﴾ اس نے کہا
اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً	بیشک بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں
اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا	(تو) اسے خراب کر دیتے ہیں اور وہ کر دیتے ہیں
اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ	اسکے رہنے والوں میں سے عزت والوں کو ذلیل
وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿34﴾	اور اسی طرح یہ (بھی) کریں گے۔ ﴿34﴾
وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ	اور بے شک میں بھیجنے والی ہوں (یعنی بھیجتی ہوں)
اِلَيْهِمْ بِهَدِيَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ	ان کی طرف کوئی تحفہ پھر دیکھنے والی ہوں (یعنی دیکھتی ہوں)
بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿35﴾	قاصد کس (جواب) کے ساتھ لوٹتے ہیں۔ ﴿35﴾
فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ	تو جب (قاصد) سلیمان کے پاس آیا (تو) اُس نے کہا
اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ ۫	کیا تم مال کے ساتھ میری مدد کرتے ہو (بہلاتے ہو)
فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ مِّمَّآ	تو اللہ نے جو مجھے دیا ہے وہ بہتر ہے اس سے جو
اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ	اس نے تمہیں دیا ہے، بلکہ تم ہی اپنے ہدیہ سے
تَفْرَحُوْنَ ﴿36﴾ اِرْجِعْ	(جسے میں واپس کرتا ہوں) خوش ہوتے رہو۔ ﴿36﴾ واپس جا
اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ	ان کی طرف پس ضرور بالضرور ہم انکے پاس آئیں گے
بِجُنُوْدٍ	(ایسے) لشکروں کے ساتھ (کہ)
لَّا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا	جن سے مقابلے کی اُن میں کوئی طاقت نہیں
وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَآ	اور بلاشبہ ہم ضرور انہیں اس (علاقے) سے نکال دیں گے
اَذِلَّةً وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿37﴾	بے عزت کر کے اس حال میں کہ وہ ذلیل ہوں گے ﴿37﴾
قَالَ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ	(سلیمان نے) کہا اے اہل دربار تم میں سے کون
يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ	میرے پاس اس کا تخت لائے گا اس سے پہلے کہ

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

فَانْظُرِيْ : نظر، نظارہ، منظر، منظور نظر۔
تَأْمُرِيْنَ : امر، آمر، مامور، امور۔
قَالَتْ : قول، اقوال، اقوال زریں۔
الْمُلُوْكَ : ملوکیت، ملک فہد۔
دَخَلُوْا : دخل، داخل، دخول، مدخل۔
قَرْيَةً : قریہ قریہ بستی بستی، ام القریٰ۔
اَفْسَدُوْهَا : فساد، فسادی، فاسد مادہ۔
اَعِزَّةَ : عزت و ذلت، عزت و احترام۔
اَهْلِهَا : اہل خانہ، اہل بیت، اہل حق۔
كَذٰلِكَ : کماحقہ، کالعدم۔
يَفْعَلُوْنَ : فعل، فاعل، مفعول، افعال۔
مُرْسِلَةٌ : رسول، مرسل، رسالت۔
بِهَدِيَّةٍ : ہدیہ، ہدیہ مبارکہ۔
يَرْجِعُ : رجوع، رجعت پسندی۔
تُمِدُّوْنَنِ : مدد، امداد، مددگار، ممد و معاون
بِمَالٍ : مال و دولت، مال و جان۔
خَيْرٌ : خیریت، خیرخواہی، صبح بخیر۔
مِّمَّا : منجانب، منجملہ/ماحول، ماجرا۔
بِهَدِيَّتِكُمْ : ہدیہ، ہدیہ مبارکہ۔
تَفْرَحُوْنَ : فرحت بخش، مفرح قلب۔
اِرْجِعْ : رجوع، رجعت پسندی۔
اِلَيْهِمْ : مکتوب الیہ، مرسل الیہ۔
لَا : لاتعداد، لاجواب، لاعلم۔
قِبَلَ : مقابلہ، بالمقابل۔
لَنُخْرِجَنَّهُمْ : خارج، خروج، وزیر خارجہ۔
مِّنْهَا : منجانب، من حیث القوم۔
اَذِلَّةً : ذلت و رسوائی، ذلت آمیز۔
وَ : لیل و نہار، شان و شوکت۔
بِعَرْشِهَا : عرش الٰہی، عرش و فرش۔
قَبْلَ : قبل از وقت، قبل الکلام۔

يَاْتُوْنِيْ [1][2]	مُسْلِمِيْنَ (38)	قَالَ	عِفْرِيْتٌ [3]
وہ سب آئیں میرے پاس	سب فرمانبردار (ہوکر)	کہا	ایک قوی ہیکل جن (نے)

مِّنَ الْجِنِّ	اَنَا	اٰتِيْكَ [4]	بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ
جنوں میں سے	میں	میں لے آؤں گا آپ کے پاس	اس کو	قبل	کہ

تَقُوْمَ	مِنْ مَّقَامِكَ ج [5]	وَ	اِنِّيْ	عَلَيْهِ	لَقَوِيٌّ [6][7]
آپ اٹھیں	اپنی جگہ سے	اور	بیشک میں	اس پر	یقیناً بہت طاقت رکھنے والا

اَمِيْنٌ (39)	قَالَ	الَّذِيْ	عِنْدَهٗ	عِلْمٌ [3]	مِّنَ الْكِتٰبِ
امانت دار (ہوں)	اس نے کہا	جو	اس کے پاس	ایک علم	کتاب سے

اَنَا	اٰتِيْكَ [4]	بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	يَّرْتَدَّ [8]	اِلَيْكَ
میں	میں لے آتا ہوں آپکے پاس	اس کو	پہلے	کہ	لوٹے (یعنی جھپکے)	آپ کی طرف

طَرْفُكَ ط [5]	فَلَمَّا [9]	رَاٰهُ [10]	مُسْتَقِرًّا	عِنْدَهٗ	قَالَ	هٰذَا
آپ کی آنکھ	پھر جب	اس نے دیکھا اُسے	رکھا ہوا	اپنے پاس	کہا	یہ

مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ قف	لِيَبْلُوَنِيْٓ [2]	ءَ	اَشْكُرُ	اَمْ
میرے رب کے فضل سے (ہے)	تاکہ وہ آزمائے مجھے	کیا	میں شکر کرتا ہوں	یا

اَكْفُرُ ط	وَ	مَنْ	شَكَرَ	فَاِنَّمَا [9][11]	يَشْكُرُ
میں ناشکری کرتا ہوں	اور	جس نے	شکر کیا	تو بیشک صرف	وہ شکر کرتا ہے

لِنَفْسِهٖ ج	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ [9]	رَبِّيْ	غَنِيٌّ [7]
اپنی ذات کے لیے	اور	جس نے	ناشکری کی	تو بیشک	میرا رب	بڑا بے پرواہ

كَرِيْمٌ [7] (40)	قَالَ	نَكِّرُوْا	لَهَا [12]	عَرْشَهَا	نَنْظُرْ
بہت کرم کرنے والا	کہا	تم سب (صورت) بدل دو	اس کیلیے	اس کا تخت	ہم دیکھیں

اَ	تَهْتَدِيْٓ	اَمْ	تَكُوْنُ	مِنَ الَّذِيْنَ	لَا	يَهْتَدُوْنَ [13] (41)
کیا	وہ راہ پاتی ہے	یا	وہ ہے	(اُن) سے جو	نہیں	وہ سب راہ پاتے

فَلَمَّا [9]	جَآءَتْ [14]	قِيْلَ	اَ	هٰكَذَا	عَرْشُكِ ط
پھر جب	وہ آئی	کہا گیا	کیا	اسی طرح ہے	تیرا تخت

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] وْا کے بعد اگر کوئی اور علامت لگانی ہو تو اس کا "ا" حذف ہو جاتا ہے۔

[2] اگر فعل کے آخر میں یْ آئے تو فعل اور اس یْ کے درمیان نِ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

[3] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[4] اٰتِيْ کا ترجمہ ہے میں آؤں گا جب اس کے بعد بِ ہو تو اس کا ترجمہ میں لاؤں گا یا لاتا ہوں ہوتا ہے۔

[5] كَ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔

[6] شروع میں "لَ" تاکید کی علامت ہے جس کا ترجمہ ضرور یا یقیناً کیا جاتا ہے۔

[7] اس سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں مبالغہ کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ خوب یا بہت کیا گیا ہے۔

[8] یہاں یہ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[9] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[10] هٗ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ اُسے کیا جاتا ہے۔

[11] اِنَّ کے ساتھ اگر مَا آجائے تو اس میں صرف یوں ہی ہے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[12] لَهَا میں "لَ" دراصل "لِ" تھا پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[13] لَا کے بعد فعل کے آخر میں وْنَ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے۔

[14] تْ فعل کے آخر میں واحد مونث کی علامت ہے، اس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

يَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿38﴾	وہ میرے پاس فرمانبردار ہو کر آئیں۔ ﴿38﴾
قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ	جنوں میں سے ایک قوی ہیکل جن نے کہا
اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ	میں آپ کے پاس اس کو لے آؤں گا اس سے قبل کہ
تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَاِنِّيْ عَلَيْهِ	آپ اپنی جگہ سے اُٹھیں اور بے شک میں اس پر
لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿39﴾	یقیناً طاقت رکھنے والا امانت دار ہوں۔ ﴿39﴾
قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ	(اور) جس کے پاس کتاب کا ایک علم تھا اس نے کہا
اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ	میں اس کو آپ کے پاس لے آتا ہوں
قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ ؕ	اس سے پہلے کہ آپ کی طرف آپ کی آنکھ جھپکے
فَلَمَّا رَاٰهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ	پھر جب اس نے اسے اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا
قَالَ هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّيْ ۖ قف	(تو) کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے
لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ	تاکہ وہ آزمائے مجھے کیا میں شکر کرتا ہوں
اَمْ اَكْفُرُ ؕ وَمَنْ شَكَرَ	یا میں ناشکری کرتا ہوں اور جس نے شکر کیا
فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ	تو بیشک صرف وہ اپنی ذات کے لیے شکر کرتا ہے
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّيْ	اور جس نے ناشکری کی تو بے شک میرا رب
غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿40﴾ قَالَ	بڑا بے پروا بہت کریم ہے۔ ﴿40﴾ (سلیمان علیہ السلام نے) کہا
نَكِّرُوْا لَهَا عَرْشَهَا	اس کے لیے اس کے تخت کی صورت بدل دو
نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْٓ	ہم دیکھیں کیا وہ راہ پاتی ہے (یعنی پہچانتی ہے)
اَمْ تَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿41﴾	یا وہ (ان لوگوں) میں سے ہے جو راہ نہیں پاتے۔ ﴿41﴾
فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ	پھر جب وہ آئی (اسے) کہا گیا
اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ	کیا تیرا تخت اسی طرح ہے

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

مُسْلِمِيْنَ	مسلم، مسلمان، اسلام، تسلیم۔
الْجِنِّ	جن، جنات۔
قَبْلَ	قبل از وقت، قبل الکلام۔
تَقُوْمَ	مقیم، اقامت گاہ، قائم مقام۔
عَلَيْهِ	علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
لَقَوِيٌّ	قوت، قوی، مقوی۔
اَمِيْنٌ	امانت، امین۔
عِلْمٌ	علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
الْكِتٰبِ	کتاب، کتب، کاتب، کتابت
يَّرْتَدَّ	رد، مردود، تردید، مرتد۔
اِلَيْكَ	مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔
رَاٰهُ	رویت باری تعالیٰ، مرئی، ریا۔
مُسْتَقِرًّا	قول وقرار، مستقر، استقرار۔
عِنْدَهٗ	عند الطلب، عند اللہ، عندیہ۔
قَالَ	قول، اقوال، اقوال زریں۔
هٰذَا	لہٰذا، ہذا من فضل ربی۔
مِنْ	منجانب، من وعن، منجملہ۔
فَضْلِ	فضل و کرم، فضل ربی۔
لِيَبْلُوَنِيْٓ	بلا، دور ابتلا، مبتلا۔
اَشْكُرُ	شاکر، اظہار تشکر، شکر گزار۔
اَكْفُرُ	کفر، کافر، کفرانِ نعمت۔
يَشْكُرُ	شاکر، اظہار تشکر، شکر گزار۔
لِنَفْسِهٖ	نفسا نفسی، نظام تنفس، نفس۔
رَبِّيْ	رب، ربوبیت، رب العلمین۔
غَنِيٌّ	غنی، مستغنی، استغناء۔
كَرِيْمٌ	کرم، اکرام، تکریم، محترم و مکرم۔
عَرْشَهَا	عرش الٰہی، عرش و فرش۔
نَنْظُرْ	نظر، نظارہ، منظر، منظور نظر۔
تَهْتَدِيْٓ	ہادی برحق، ہادی کائنات۔
لَا	لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔

• کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے • نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے • سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالَتْ [1]	كَاَنَّهٗ	هُوَ ج [2]	وَ	اُوْتِيْنَا [3]	الْعِلْمَ
اس نے کہا	گویا یہ	وہی (ہے)	اور	ہم دیئے گئے تھے	علم
مِنْ قَبْلِهَا	وَ	كُنَّا	مُسْلِمِيْنَ (42)	وَ	صَدَّهَا [4]
اس سے پہلے	اور	ہم ہیں	سب فرمانبردار	اور	روکا اُسے
مَا	كَانَتْ [1]	تَّعْبُدُ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط [5]	اِنَّهَا	كَانَتْ [1]
جس (کی)	وہ تھی	وہ عبادت کرتی	اللہ کے سوا	بیشک وہ	تھی
مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ (43)	قِيْلَ	لَهَا [6]	ادْخُلِي [7]	الصَّرْحَ ج	فَلَمَّا
کافر لوگوں میں سے	کہا گیا	اس سے	تو داخل ہو	محل (میں)	پھر جب
رَاَتْهُ [1]	حَسِبَتْهُ [1]	لُجَّةً [1]	وَّكَشَفَتْ [1]	عَنْ سَاقَيْهَا ط [8]	
اس نے دیکھا اسے	اس نے سمجھا اسے	گہرا پانی	اور اس نے کپڑا اُٹھایا	اپنی دونوں پنڈلیوں سے	
قَالَ	اِنَّهٗ	صَرْحٌ	مُّمَرَّدٌ	مِّنْ قَوَارِيْرَ ۬	قَالَتْ [1]
کہا	بے شک وہ	ایک محل (فرش ہے)	جڑا ہوا	شیشوں سے	وہ کہنے لگی
رَبِّ [9]	اِنِّيْ	ظَلَمْتُ	نَفْسِيْ	وَ	اَسْلَمْتُ
(اے میرے) رب	بے شک میں	میں نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	میں مطیع ہوگئی
مَعَ سُلَيْمٰنَ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (44) ع	وَ	لَقَدْ [10]	اَرْسَلْنَآ ع 3 13 18
سلیمان علیہ السلام کے ساتھ	اللہ کیلیے	سب جہانوں کا رب	اور	بلاشبہ یقیناً	ہم نے بھیجا
اِلٰى ثَمُوْدَ	اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
ثمود کی طرف	ان کے بھائی	صالح	کہ	تم سب عبادت کرو	اللہ کی
فَاِذَا	هُمْ	فَرِيْقٰنِ [11]	يَخْتَصِمُوْنَ (45)	قَالَ	يٰقَوْمِ [12]
تو اچانک	وہ	دو گروہ	وہ سب جھگڑ رہے تھے	کہا	اے (میری) قوم
لِمَ	تَسْتَعْجِلُوْنَ [13]	بِالسَّيِّئَةِ [1]	قَبْلَ	الْحَسَنَةِ ج [1]	
کس لیے	تم سب جلدی چاہتے ہو	برائی کو	پہلے	بھلائی (کے)	
لَوْلَا	تَسْتَغْفِرُوْنَ [13]	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ [14] (46)	
کیوں نہیں	تم سب مغفرت طلب کرتے	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم سب رحم کیے جاؤ	

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] تْ، ةٌ، تَ یہ سب مؤنث کی علامتیں ہیں ان کا الگ ترجمہ ممکن نہیں۔

[2] کیونکہ اُس میں کچھ تبدیلی کی گئی تھی اس لیے پورے وثوق سے اپنا نہیں کہا بلکہ نہایت محتاط جواب دیا۔

[3] فعل کے شروع میں پیش اور آخر سے پہلے زیر ہو تو اس میں کیا گیا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[4] صَدَّ کا فاعل غیر اللہ کی عبادت ہے اور بعض نے صَدَّ کا فاعل سلیمان علیہ السلام کو بنایا ہے یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اُسے غیر اللہ کی عبادت سے روکا۔

[5] یہاں مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں۔

[6] لَهَا میں "لَ" دراصل "لِ" تھا یہ پڑھنے میں آسانی کے لیے لَ استعمال ہو جاتا ہے۔

[7] فعل کے شروع میں "اُ" اور آخر میں یْ ہو تو اس میں واحد مؤنث کو حکم دینے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[8] سَاقَيْهَا دراصل سَاقَيْنِ+هَا تھا گرامر کے اصول کے مطابق نِ کو حذف کیا گیا ہے۔

[9] یہ دراصل يَارَبِّيْ تھا، شروع سے یَا اور آخر سے "یْ" تخفیف کے لیے حذف ہیں۔

[10] لَ اور قَدْ دونوں تاکید کی علامتیں ہیں۔

[11] انِ دونوں علامتوں میں کسی چیز کے تعداد میں دو ہونے کا مفہوم ہے۔

[12] يٰقَوْمِ دراصل يَاقَوْمِيْ تھا آخر سے یْ تخفیف کے لیے حذف ہے۔

[13] فعل کے شروع میں اِسْتَ میں طلب کرنے، مانگنے یا چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے شروع میں علامت تَ کی وجہ سے اِسْتَ کا "ا" حذف ہو گیا ہے۔

[14] تُ پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ	اس نے کہا گویا یہ وہی ہے
وَ اُوْتِيْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا	اور ہم اس سے پہلے ہی علم دیے گئے تھے
وَكُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿42﴾	(سلیمان کی عظمتِ شان کا) اور ہم فرمانبردار ہیں۔ ﴿42﴾
وَ صَدَّهَا	اور اسے (اللہ کی عبادت سے اس چیز نے) روکے رکھا
مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ	جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی (یعنی غیر اللہ کی عبادت نے)
اِنَّهَا كَانَتْ مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿43﴾	بے شک وہ کافر لوگوں میں سے تھی۔ ﴿43﴾
قِيْلَ لَهَا ادْخُلِي الصَّرْحَ ۚ	اس سے کہا گیا تو (اس) محل میں داخل ہو
فَلَمَّا رَاَتْهُ حَسِبَتْهُ لُجَّةً	پھر جب اس نے اسے دیکھا (تو) اسے گہرا پانی سمجھا
وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ	اور اپنی پنڈلیوں سے کپڑا اُٹھایا (سلیمان نے) کہا بیشک وہ
صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِيْرَ ؕ قَالَتْ	ایک شیشوں سے جڑا ہوا محل ہے، وہ کہنے لگی
رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ	اے میرے رب بیشک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا
وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمٰنَ لِلّٰهِ	اور میں سلیمان کے ساتھ اللہ کے لیے مطیع ہو گئی
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿44﴾ ع	(جو) سب جہانوں کا رب ہے۔ ﴿44﴾ ع
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ	اور بلاشبہ یقیناً ہم نے (قوم) ثمود کی طرف بھیجا
اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا	ان کے بھائی صالح کو کہ تم اللہ کی عبادت کرو تو اچانک
هُمْ فَرِيْقٰنِ يَخْتَصِمُوْنَ ﴿45﴾	وہ (مسلمان اور کافر) دو گروہ ہو کر آپس میں جھگڑ رہے تھے ﴿45﴾
قَالَ يٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ	(صالح نے) کہا اے میری قوم کیوں تم جلدی طلب کرتے ہو
بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ ۚ	برائی (عذاب) کو بھلائی (رحمت) سے پہلے
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ	تم اللہ سے مغفرت طلب کیوں نہیں کرتے
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿46﴾	تاکہ تم رحم کیے جاؤ۔ ﴿46﴾

ع 3 13 18

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالَتْ	قول، اقوال، اقوال زریں۔
وَ	لیل و نہار، شان و شوکت۔
الْعِلْمَ	علم، عالم، معلوم، تعلیم۔
مِنْ	منجانب، من حیث القوم۔
قَبْلِهَا	قبل از وقت، قبل الکلام۔
مُسْلِمِيْنَ	مسلم، مسلمان، اسلام، تسلیم۔
تَعْبُدُ	عابد، عبادت، معبود۔
مِنْ	منجانب، من حیث القوم۔
قَوْمٍ	قوم، اقوام، من حیث القوم۔
كٰفِرِيْنَ	کفر، کافر، کفار، کفار مکہ۔
ادْخُلِي	دخل، داخل، دخول، مدخل۔
رَاَتْهُ	رؤیت، رؤیت باری تعالیٰ۔
ظَلَمْتُ	ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
نَفْسِيْ	نفس، نفسا نفسی، نظام تنفس۔
اَسْلَمْتُ	مسلم، مسلمان، اسلام، تسلیم۔
مَعَ	مع اہل و عیال، معیّت۔
لِلّٰهِ	لہٰذا، الحمدللہ۔
الْعٰلَمِيْنَ	عالم اسلام، عالم برزخ۔
اَرْسَلْنَآ	رسول، مرسل، رسالت۔
اِلٰى	الداعی الی الخیر، رجوع الی اللہ
اَخَاهُمْ	اخوت، مواخات۔
اعْبُدُوا	عابد، عبادت، معبود۔
فَرِيْقٰنِ	فریق، فریقین، تفریق، فرقہ۔
يٰقَوْمِ	قوم، اقوام، قومیت۔
تَسْتَعْجِلُوْنَ	عجلت، مہر معجّل۔
بِالسَّيِّئَةِ	علمائے سوء، اعمال سیّئہ۔
قَبْلَ	قبل از وقت، قبل از غذا۔
الْحَسَنَةِ	حسن، محسن، تحسین، احسان۔
تَسْتَغْفِرُوْنَ	مغفرت، استغفار۔
تُرْحَمُوْنَ	رحمت، رحم، مرحوم۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

قَالُوا	اطَّيَّرْنَا [1]	بِكَ [2]	وَ	بِمَنْ [2]	مَّعَكَ ط
ان سب نے کہا	ہم نے منحوس پایا	تجھ کو	اور	(ان) کو جو	تیرے ساتھ

قَالَ	طٰٓئِرُكُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ [3]	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ
اس نے کہا	تمہاری نحوست	اللہ کے پاس ہے	بلکہ	تم	لوگ

تُفْتَنُوْنَ [4] (47)	وَكَانَ	فِي الْمَدِيْنَةِ	تِسْعَةُ	رَهْطٍ [5]
تم سب آزمائے جارہے ہو	اور تھے	شہر میں	نو	اشخاص

يُّفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا	يُصْلِحُوْنَ (48)
وہ سب فساد کرتے تھے	زمین میں	اور	نہیں	وہ سب اصلاح کرتے تھے

قَالُوْا	تَقَاسَمُوْا [6]	بِاللّٰهِ [2]	لَنُبَيِّتَنَّهٗ [7]
ان سب نے کہا	تم سب آپس میں قسم کھاؤ	اللہ کی	ضرور بالضرور ہم رات کو حملہ کریں گے اس پر

وَ	اَهْلَهٗ	ثُمَّ	لَنَقُوْلَنَّ [7]	لِوَلِيِّهٖ [8]	مَا [9]
اور	اس کے گھر والوں (پر)	پھر	ضرور بالضرور ہم کہیں گے	اس کے وارث سے	نہیں

شَهِدْنَا	مَهْلِكَ	اَهْلِهٖ	وَ	اِنَّا [10]	لَصٰدِقُوْنَ (49)
ہم موجود (تھے)	ہلاکت کے وقت	اسکے گھر والوں (کی)	اور	بیشک ہم	واقعی سب سچ بولنے والے

وَ	مَكَرُوْا	مَكْرًا [11]	وَّمَكَرْنَا	مَكْرًا [11]	وَّهُمْ
اور	ان سب نے چال چلی	ایک چال	اور ہم نے تدبیر کی	ایک تدبیر	اور وہ سب

لَا	يَشْعُرُوْنَ (50)	فَانْظُرْ [12]	كَيْفَ	كَانَ [13]	عَاقِبَةُ
نہیں	وہ سب شعور رکھتے تھے	پھر آپ دیکھیں	کیسا	ہوا	انجام

مَكْرِهِمْ لا	اَنَّا [10]	دَمَّرْنٰهُمْ	وَ	قَوْمَهُمْ	اَجْمَعِيْنَ (51)
ان کی چال	بیشک ہم نے	ہم نے ہلاک کردیا انہیں	اور	ان کی قوم کو	سب کے سب

فَتِلْكَ	بُيُوْتُهُمْ	خَاوِيَةًۢ	بِمَا [9] [2]	ظَلَمُوْا ط
تو یہ	ان کے گھر	خالی (ویران گرے ہوئے)	اس وجہ سے جو	ان سب نے ظلم کیا

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لِّقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ (52)
بے شک	اس میں	یقیناً نشانی ہے	(ایسے) لوگوں کے لیے	(جو) وہ سب جانتے ہیں

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

[1] یہ دراصل تَطَيَّرْنَا تھا، پڑھنے میں آسانی کے لیے ت کو ط سے بدل کر ط کو ط میں ادغام کیا گیا ہے اور پڑھنے کے لیے شروع میں اَ کا اضافہ کیا گیا ہے جب اس فعل کے بعد بِ یا مِنْ ہو تو اس میں بُرا شگون لینے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[2] بِ کا عموماً ترجمہ سے، ساتھ کبھی پر کبھی کا، کی، کے، کو کبھی بدلے میں کیا جاتا ہے۔

[3] یعنی جیسے تم سمجھتے ہو اہل ایمان میں کوئی نحوست نہیں بلکہ تمہاری نحوست کا سبب اللہ کے پاس ہے اسی کے اختیار میں ہے اور اُس کا سبب تمہارا کفر ہے۔

[4] ت پر پیش اور آخر سے پہلے زبر میں کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا کا مفہوم ہوتا ہے۔

[5] رَهْطٍ تین سے لے کر دس تک کی جماعت کو کہتے ہیں۔

[6] اس فعل میں "ت" اور "ا" میں کام کو باہمی طور پر کرنے کا مفہوم ہوتا ہے۔

[7] لَ فعل کے شروع میں اور آخر میں نّ میں تاکید در تاکید کا مفہوم ہوتا ہے اسی لیے ترجمہ ضرور بالضرور کیا گیا ہے۔

[8] قَالَ، يَقُوْلُ کے روٹ سے کسی فعل کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔

[9] مَا کا ترجمہ عموماً جو، جس کبھی کیا، کس کبھی نہیں، نہ اور کبھی کہ بھی کیا جاتا ہے۔

[10] اِنَّا دراصل اِنَّ + نَا کا مجموعہ ہے۔

[11] ڈبل حرکت میں اسم کے عام ہونے کا مفہوم ہے، ترجمہ ایک یا کوئی کیا جاتا ہے۔

[12] لفظ کے شروع میں فَ کا ترجمہ عموماً پس، تو، پھر اور کبھی سو اور چنانچہ بھی کیا جاتا ہے۔

[13] كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔

قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ	انہوں نے کہا ہم نے آپ کو منحوس پایا ہے
وَبِمَنْ مَّعَكَ ؕ قَالَ	اور ان کو (بھی) جو تیرے ساتھ ہیں، اس نے کہا
طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ	تمہاری نحوست (بری قسمت) اللہ کے پاس ہے
بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ﴿47﴾	بلکہ تم وہ لوگ ہو (جو) آزمائے جارہے ہو۔ ﴿47﴾
وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ	اور (اس) شہر میں نو (9) شخص (سرغنے) تھے
يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ	وہ زمین میں فساد پھیلاتے تھے
وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿48﴾	اور وہ اصلاح نہیں کرتے تھے۔ ﴿48﴾
قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ	انہوں نے کہا تم آپس میں اللہ کی قسم کھاؤ
لَنُبَيِّتَنَّهٗ	(کہ) ضرور بالضرور ہم رات کو حملہ کریں گے اس پر
وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ	اور اس کے گھر والوں پر پھر ضرور بالضرور ہم کہیں گے
لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا	اس کے وارث سے (کہ) ہم موجود نہیں تھے
مَهْلِكَ اَهْلِهٖ	اس کے گھر والوں کی ہلاکت کے وقت
وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿49﴾	اور بے شک ہم واقعی سچ بولنے والے ہیں۔ ﴿49﴾
وَمَكَرُوْا مَكْرًا وَّمَكَرْنَا مَكْرًا	اور انہوں نے ایک چال چلی اور ہم نے (بھی) ایک تدبیر کی
وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿50﴾ فَانْظُرْ	اور وہ شعور نہیں رکھتے تھے۔ ﴿50﴾ پھر آپ دیکھیں
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا	ان کی چال کا کیسا انجام ہوا کہ بے شک ہم نے
دَمَّرْنٰهُمْ وَقَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿51﴾	ہلاک کر دیا انہیں اور ان کی قوم سب کو۔ ﴿51﴾
فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ خَاوِيَةًۢ	تو یہ ان کے گھر ہیں (جو) خالی (ویران گرے ہوئے) ہیں
بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ	اس وجہ سے جو انہوں نے ظلم کیا بیشک اس میں
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿52﴾	یقیناً نشانی (عبرت) ہے ان لوگوں کیلیے (جو) علم رکھتے ہوں ﴿52﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

قَالُوا	: قول، اقوال، اقوالِ زریں۔
وَ	: مال و دولت، عفو و درگزر۔
مَّعَكَ	: مع اہل و عیال، معیّت۔
عِنْدَ	: عند اللہ، عند الطلب، عندیہ۔
بَلْ	: بلکہ۔
قَوْمٌ	: قوم، اقوام، قومیت۔
تُفْتَنُوْنَ	: فتنہ و فساد، فتنہ پرور، فتان۔
فِي	: فی الحال، فی الحقیقت۔
الْمَدِيْنَةِ	: مدینہ منورہ، تمدن۔
يُّفْسِدُوْنَ	: فساد، فسادی، فاسد مادہ۔
الْاَرْضِ	: ارض و سماء، قطعہ اراضی۔
لَا	: لاتعداد، لاعلاج، لاجواب۔
يُصْلِحُوْنَ	: صالح، صلح، اعمالِ صالحہ۔
تَقَاسَمُوْا	: قسم کھانا، قسمیں۔
اَهْلَهٗ	: اہل و عیال، اہلِ بیت۔
لِوَلِيِّهٖ	: ولی، اولیائے کرام، مولیٰ۔
شَهِدْنَا	: شاہد، شہادت، مشاہدہ۔
مَهْلِكَ	: ہلاک، مہلک بیماریاں۔
لَصٰدِقُوْنَ	: صداقت، صادق و امین۔
مَكَرُوْا	: مکر و فریب، مکار۔
يَشْعُرُوْنَ	: عقل و شعور، شعوری طور پر۔
فَانْظُرْ	: نظر، نظارہ، منظر، منظور نظر
عَاقِبَةُ	: تعاقب، عاقبت نااندیش۔
اَجْمَعِيْنَ	: جمع، جامع، مجمع، جماعت۔
بُيُوْتُهُمْ	: بیت اللہ، بیت المقدس۔
بِمَا	: ماحول، ماجرا، مافوق الفطرت۔
ظَلَمُوْا	: ظلم، ظالم، مظلوم، مظالم۔
فِيْ	: فی الحال، فی الحقیقت۔
لَاٰيَةً	: آیت، آیات قرآنی۔
يَّعْلَمُوْنَ	: علم، عالم، معلوم، تعلیم۔

وَ	اَنْجَيْنَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا
اور	ہم نے نجات دی	(اُن کو) جو	سب ایمان لائے	اور	وہ سب تھے

يَتَّقُوْنَ ﴿53﴾	وَ	لُوْطًا	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖٓ [1]
وہ سب ڈرتے	اور	لوط (کو)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے

اَ	تَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ	وَ [2]	اَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ [3][4] ﴿54﴾
کیا	تم سب آتے ہو	بے حیائی (کو)	حالانکہ	تم سب دیکھتے ہو

اَ	ئِنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الرِّجَالَ	شَهْوَةً
کیا	بے شک تم	یقیناً تم سب آتے ہو	مردوں (کے پاس)	لذت (کے لیے)

مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ط [5]	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ	تَجْهَلُوْنَ ﴿55﴾
عورتوں کے سوا	بلکہ	تم	لوگ	تم سب جہالت والے کام کرتے ہو

فَمَا	كَانَ [6]	جَوَابَ	قَوْمِهٖٓ	اِلَّآ	اَنْ	قَالُوْٓا
تو نہ	تھا	جواب	اس کی قوم (کا)	مگر	(یہ) کہ	ان سب نے کہا

اَخْرِجُوْٓا [7]	اٰلَ لُوْطٍ	مِّنْ قَرْيَتِكُمْ ج [8]	اِنَّهُمْ	اُنَاسٌ
تم سب نکال دو	لوط کے گھر والوں (کو)	اپنی بستی سے	بیشک وہ	لوگ

يَّتَطَهَّرُوْنَ [9] ﴿56﴾	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗٓ
وہ سب بہت پاکباز بنتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے گھر والوں (کو)

اِلَّا	امْرَاَتَهٗ ز	قَدَّرْنٰهَا	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿57﴾	وَ
سوائے	اس کی بیوی کے	ہم نے فیصلہ کر دیا تھا اس کا	پیچھے رہنے والوں میں سے	اور

اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا ج	فَسَآءَ	مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ [10][11] ع ﴿58﴾
ہم نے برسائی	ان پر	بارش	پس بری تھی	ڈرائے گئے ہوئے لوگوں کی بارش

ع 14 19

قُلِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	وَسَلٰمٌ	عَلٰى عِبَادِهِ	الَّذِيْنَ
آپ کہہ دیجیے	سب تعریف	اللہ کیلیے	اور سلام	اس کے بندوں پر	جنہیں

اصْطَفٰى ط	آٰللّٰهُ [12]	خَيْرٌ	اَمَّا [13]	يُشْرِكُوْنَ ط ﴿59﴾
اس نے چن لیا	کیا اللہ	بہتر	یا جنہیں	وہ سب شریک ٹھہراتے ہیں۔

قرآنی الفاظ کی ضروری وضاحت

1. قَالَ، يَقُوْلُ کے روٹ سے کسی فعل کے بعد لِ کا ترجمہ سے کیا جاتا ہے۔
2. وَ کا ترجمہ عموماً اور ہوتا ہے، کبھی حالانکہ یا جبکہ کبھی قسم ہے بھی کیا جاتا ہے۔
3. اَنْتُمْ اور تَ دونوں کا ترجمہ تم کیا گیا ہے۔
4. یا تو دل کی بصارت مراد ہے کہ یہ جاننے کے باوجود کہ یہ بے حیائی کا کام ہے پھر بھی کرتے ہو یا پھر ظاہری بصارت مراد ہے کہ اتنے سرکش ہو گئے ہو کہ یہ کام آنکھوں کے سامنے کرتے ہو چھپنے کی تکلیف بھی نہیں کرتے ۔
5. مِنْ کے بعد اگر لفظ دُوْنِ ہو تو مِنْ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہوتی ۔
6. كَانَ کا ترجمہ عموماً تھا کبھی ہو، ہوا اور ہے بھی کیا جاتا ہے۔
7. فعل کے شروع میں اَ اور آخر میں سکون ہو تو اس فعل میں کام کرنے کا حکم ہوتا ہے۔
8. كُمْ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تمہارا، تمہاری، تمہارے یا اپنا، اپنی، اپنے کیا جاتا ہے۔
9. علامت "تَ" اور شد میں کام کو اہتمام سے کرنے کا مفہوم ہے۔
10. اسم کے شروع میں مُ اور آخر سے پہلے زبر میں کیا ہوا کا مفہوم ہوتا ہے۔
11. قوم لوط پر عذاب کی صورت یہ تھی کہ پہلے انکی بستیوں کو انکے اوپر الٹ دیا گیا اور پھر ان پر تہ بہ تہ پتھروں کی بارش ہوئی۔
12. یہ دراصل اَاَللّٰهُ تھا۔ دوسرے ہمزہ کو "ا" سے بدل کر اسے کھڑی زبر سے ظاہر کیا گیا ہے۔
13. اَمَّا دراصل اَمْ+مَا کا مجموعہ ہے۔

وَ اَنۡجَیۡنَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	اور ہم نے ان لوگوں کو جو ایمان لائے نجات دی
وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿53﴾ وَ لُوۡطًا اِذۡ	اور وہ ڈرتے تھے۔ ﴿53﴾ اور لوط کو (ہم نے بھیجا) جب
قَالَ لِقَوۡمِہٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَۃَ	اس نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بے حیائی (یعنی بدفعلی) کو آتے ہو
وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿54﴾ اَئِنَّکُمۡ	حالانکہ تم دیکھتے ہو۔ ﴿54﴾ کیا بے شک تم
لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَہۡوَۃً	واقعی مردوں کے پاس لذت (حاصل کرنے) کے لیے آتے ہو
مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ بَلۡ اَنۡتُمۡ	عورتوں کے سوا (یعنی عورتوں کو چھوڑ کر) بلکہ تم
قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ ﴿55﴾	ایسے لوگ ہو (کہ) تم جہالت والے کام کرتے ہو۔ ﴿55﴾
فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ	تو اس کی قوم کا جواب نہ تھا
اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوۡۤا	مگر یہ کہ انہوں نے کہا
اَخۡرِجُوۡۤا اٰلَ لُوۡطٍ مِّنۡ قَرۡیَتِکُمۡ ۚ	لوط کے گھر والوں (یا ماننے والوں) کو اپنی بستی سے نکال دو
اِنَّہُمۡ اُنَاسٌ یَّتَطَہَّرُوۡنَ ﴿56﴾	بے شک وہ لوگ بہت پاکباز بنتے ہیں۔ ﴿56﴾
فَاَنۡجَیۡنٰہُ وَ اَہۡلَہٗۤ	تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی
اِلَّا امۡرَاَتَہٗ ۫ قَدَّرۡنٰہَا	سوائے اس کی بیوی کے، ہم نے اس کا فیصلہ کر دیا تھا
مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿57﴾	(کہ وہ) پیچھے رہنے والوں میں سے ہو گی۔ ﴿57﴾
وَ اَمۡطَرۡنَا عَلَیۡہِمۡ مَّطَرًا ۚ	اور ہم نے ان پر (پتھروں کی) بارش برسائی
فَسَآءَ مَطَرُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿58﴾ ع 14/19	پس ڈرائے گئے لوگوں کی بارش بُری تھی۔ ﴿58﴾ ع
قُلِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ	آپ کہہ دیجیے سب تعریف اللہ کے لیے ہے
وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِہِ	اور سلام ہے اس کے (ان) بندوں پر
الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ؕ آٰللّٰہُ خَیۡرٌ	جنہیں اس نے چن لیا، کیا اللہ بہتر ہے
اَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿59﴾	یا وہ جنہیں یہ (اس کا) شریک ٹھہراتے ہیں۔ ﴿59﴾

قرآنی الفاظ کا اُردو استعمال

وَ	مال و دولت، عفو و درگزر۔
اَنۡجَیۡنَا	فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
اٰمَنُوۡا	ایمان، مؤمن، امن۔
یَتَّقُوۡنَ	تقویٰ، متقی۔
لِقَوۡمِہٖۤ	قوم، اقوام، قومیت۔
الۡفَاحِشَۃَ	فحش گوئی، فاحشہ عورت۔
تُبۡصِرُوۡنَ	بصر، بصارت، بصیرت۔
الرِّجَالَ	رجال کار، قحط الرجال۔
شَہۡوَۃً	شہوت، اشتہاء، شہوت پرست
مِّنۡ	منجانب، من وعن، مجملہ۔
النِّسَآءِ	تربیت نسواں، نسوانیت۔
بَلۡ	بلکہ۔
تَجۡہَلُوۡنَ	جاہل، جہالت، مجہول۔
جَوَابَ	جواب، جوابی کاروائی۔
قَوۡمِہٖۤ	قوم، اقوام، من حیث القوم۔
اِلَّاۤ	الا ماشاء اللہ، الا قلیل، الا یہ کہ۔
قَالُوۡۤا	قول، مقولہ، اقوال زریں۔
اَخۡرِجُوۡۤا	خارج، خروج، اخراج۔
مِّنۡ	منجانب، من وعن، من جملہ۔
قَرۡیَتِکُمۡ	قریہ قریہ، بستی بستی، ام القریٰ۔
اُنَاسٌ	عوام الناس، عامۃ الناس۔
یَّتَطَہَّرُوۡنَ	طاہر، مطہر، ازواج مطہرات۔
فَاَنۡجَیۡنٰہُ	فرقہ ناجیہ، نجات دہندہ۔
قَدَّرۡنٰہَا	مقدر، تقدیر۔
عَلَیۡہِمۡ	علیحدہ، علی الاعلان، علی العموم
فَسَآءَ	علمائے سوء، اعمال سیئہ۔
الۡمُنۡذَرِیۡنَ	بشارت و انذار، نذیر۔
اصۡطَفٰی	محمد مصطفی ﷺ
خَیۡرٌ	خیریت، خیر خواہی، صبح بخیر۔
یُشۡرِکُوۡنَ	شرک، شریک، مشرک۔

● کالا رنگ: اُردو میں مستعمل الفاظ کے لیے ● نیلا رنگ: بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کے لیے ● سرخ رنگ: نئے الفاظ کے لیے

تعارف و مقاصد "بیت القرآن"

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہدایت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان بنایا ہے، جس کا اظہار اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار فرمایا ہے: ﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾ سورۃ القمر: 17

اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، پھر کوئی نصیحت لینے والا ہے۔؟

اب اسے ہر انسان تک پہنچانا اور اس کے متعلق اس تاثر کو دور کرنا کہ یہ بہت مشکل کتاب ہے۔ تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے "بیت القرآن" کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

جس کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1 قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان فہم بنانے کی کوشش کرنا۔

2 قرآنی تعلیمات پر مبنی ایسی عام فہم کتب کی اشاعت کرنا جن سے قرآن فہمی میں مدد ملے۔

3 قرآنی گرامر کو آسان تر بنانے کی کوشش کرنا۔

4 قرآن مجید سے متعلقہ موضوعات پر مختلف سیمینارز منعقد کرانا۔

5 قرآن فہمی کیلئے شارٹ کورسز کا انعقاد کرانا۔

6 گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے قرآن مجید کا ترجمہ سکھانا۔

7 قرآن فہمی کے لیے ٹیچر ٹریننگ کورسز منعقد کرانا۔

8 انٹرنیٹ کے ذریعے فہم قرآن میں مدد دینا۔ (www.bait-ul-quran.org)

9 پاور پوائنٹ سلائیڈز کے ذریعے قرآن فہمی کو آسان بنانا۔ (الحمدللہ مکمل قرآن کریم تیار ہے، اساتذہ کرام اسے حاصل کر سکتے ہیں۔)

10 عامۃ المسلمین کو اَحکامِ الٰہی کے مطابق اپنے نبی محترم حضرت محمد ﷺ سے عقیدت و محبت کے ساتھ آپ ﷺ کی مسنون زندگی کو اپنانے اور اس کی سیرت کو دنیا پر غالب کرنے کی کوشش کرنا۔

آپ بھی اس عظیم کارِ خیر میں شریک ہو سکتے ہیں، جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ سکولز، کالجز، یونیورسٹیز اور عوامی حلقوں میں "بیت القرآن" کا منفرد اور آسان ترجمہ "مصباح القرآن" اور "تجویدی قاعدہ" متعارف کروائیں، اسے مفت تقسیم فرمائیں اور اس عظیم مشن کو جاری رکھنے کے لیے اَصحابِ خیر ہر ممکن تعاون فرمائیں، جزاکم اللہ خیراً۔

الداعی الی الخیر: "بیت القرآن" (رجسٹرڈ) لاہور، پاکستان